فتاویٰ کفر

اور

ناجی جماعت

مؤلف

برہان احمد ظفر دُرّانی

:: ناشر ::

ظفر اینڈ سنز ممبئی

سن اشاعت — جون سنہ ۱۹۹۶ء

تعداد — ۲۰۰۰

مؤلف — برہان احمد ظفر دُرّانی

ناشر — ظفر اینڈ سنز ممبئی

عناوین

نمبر شمار | | صفحہ نمبر

اور حوالوں کی فوٹو کاپی شائع کرنا ممکن نہیں البتہ نمونے کے طور پر چند ضروری حوالوں کی اصل فوٹو کاپی کتاب کے آخر میں شائع کی جارہی ہیں جو یقیناً باعثِ تسکین ثابت ہوں گی۔

حاصل! میری اس کتاب کو تالیف کرنے کی وجہ صرف اور صرف صراطِ مستقیم ہے جس پر جماعتِ ناجیہ صبر و استقامت کے ساتھ رواں دواں ہے اور انشاءاللہ وہ دن دور نہیں کہ مسلمان جہالت کی موت سے بچنے کیلئے فوج در فوج جماعت میں داخل ہو کر اپنی عاقبت سدھارتے ہوئے مالکِ حقیقی سے انعام پائیں گے۔ ہمارا جہاد اخلاقِ محمدی کے ساتھ حق کی تبلیغ ہے۔

الف

پیشِ لفظ

قارئین کرام! اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کی بات کرتے وقت جہاں نظریاتی اختلافات ہوں وہاں فوراً یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آپ کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں حالانکہ اسلام وہ خالص واحد دین ہے جسمیں کوئی بھی فرقہ نہیں تھا مگر افسوس یہ نظریاتی اختلافات ہی فرقوں کی پیدائش کے باعث بنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل میں تو بہتر فرقے ہوئے لیکن میری امت میں تہتر ہو جائیں گے۔ اسلئے ان فرقوں کا وجود میں آنا بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی صداقت پر دال ہے لیکن قابلِ افسوس پہلو ان کا ایکدوسرے کو کافر بنانا ہے۔ عبرت ۔۔۔۔

مسلمانوں میں جسقدر بھی فرقے ہوئے ہیں ان تمام ہی فرقوں کے علماء نے آپسمیں ایک دوسرے کو اسلام دشمن یعنی کافر کی سند عطا کی ہے لیکن سب سے حیرت انگیز تاریخ کا صرف وہ منفرد باب ہے اور وہ ہے خلافِ شریعت طاقت کا طاغوتی مظاہرہ جسنے آنسوؤں کو بھی رونے پر مجبور کر دیا پاکستان کی قومی اسمبلی کا فتویٰ جو جماعتِ ناجیہ پر نافذ کیا گیا جسمیں علماء کے سبھی سند یافتہ فرقے متفق ہو گئے نتیجتاً جماعتِ حق کو اسلام سے خارج کر دیا گیا۔ اسکے بعد افرادِ جماعت جہاں بھی خالص دینِ اسلام کی سنّتِ نبوی کے مطابق تبلیغ کرتے ہیں پاکستان کے غیر شرعی فیصلے کا حوالہ دیکر بھرپور مخالفت کی جاتی ہے میں نے اس کتاب میں مسلمانوں کے فرقوں مولویوں کے آپسی کفر کے فتوؤں اور جماعتِ ناجیہ پر پاکستانی قومی اسمبلی کے وضع کردہ فیصلے کا عوامی زبان میں جائزہ پیش کیا ہے اور حتی المقدور کوشش یہ کی ہے کہ حوالہ اصل کتاب سے من و عن دیا جائے گو کہ تمام کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے ہر زمانہ میں انبیاء کے سلسلہ کو جاری فرمایا۔ ایمان لانے یا انکار کرنے کا اختیار انسانوں پر چھوڑا۔ اور ہر دو گروہوں کے لئے انعام اور سزا کی تفصیل بیان فرما دی۔ انسانی فطرت مذہب کے معاملہ میں کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ انبیاء کے پیغام حق دینے کے ساتھ ہی اکثر لوگ انکار کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور بہت کم ایسے ہوتے ہیں جن کی سعید فطرت صداقت کو قبول کرتی ہے۔ دنیا میں کوئی ایک نبی بھی ایسا پیدا نہیں ہوا جس کو دعوےٰ کے ساتھ ہی لوگوں نے قبول کر لیا ہو۔ چنانچہ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ (یٰس آیت: ۳۱)

یعنی ہائے افسوس (انکار کیطرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)

اسی طرح سورۃ الزخرف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ (الزخرف آیت ۸)

یعنی اور ان کے پاس کوئی نبی نہ آتا تھا کہ وہ اس سے ہنسی نہ کرتے ہوں۔

قرآن کریم کی اس شہادت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا یہ بات ہر نبی کے ساتھ ہر زمانہ میں ہوئی۔ اگرچند ایمان لانے والے پیدا ہوئے تو اکثریت انکار کرنے والوں کی مقابلہ میں کھڑی ہوگئی۔ خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ

يُوْحِىْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○

(الانعام آیت : ۱۱۳)

یعنی اور ہم نے انسانوں اور جنّوں میں سے سرکشوں کو اسی طرح ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا۔ اُن میں سے بعض بعض کو دھوکا دینے کے لئے (ان کے دل میں) بُرے خیال ڈال دیتے ہیں جو محض ملمع کی بات ہوتی ہے۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس تُو اُن کو بھی اور اُن کے جھوٹ کو بھی نظرانداز کردے۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○

(الفرقان آیت : ۳۲)

یعنی اور ہم نے اسی طرح مجرموں میں سے سب نبیوں کے دشمن بنائے ہیں اور تیرا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کے لحاظ سے (بالکل) کافی ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر بات کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیا ہے۔ یہ آیات کسی تبصرہ کی محتاج نہیں ہیں۔ انبیاء کی تاریخ پر نظر کریں تو ہمیں ان آیات کی صداقت روز روشن کی طرح صاف نظر آتی ہے۔ ان آیات میں خدا تعالیٰ نے نبی کے دشمنوں کی نشاندہی کر دی ہے دشمن ان لوگوں میں سے پیدا ہوتے ہیں جو سرکش ہوں ملمع ساز اور جھوٹے ہوں دھوکے باز ہوں یا پھر مجرم ہوں۔ ہر نبی کے زمانہ میں ایسے لوگ ہی نبی کے دشمن بنتے رہے۔

انبیاء کی تاریخ آپس میں بہت ملتی جلتی ہے۔ انبیاء کا کردار اُن کے ماننے والوں کا کردار دوسرے زمانہ میں آنے والے نبی کے کردار اور اُن کے ماننے والوں کے کردار سے بہت ملتا ہے۔ پھر انبیاء کے مخالفوں کے کردار بھی آپس میں ملتے ہیں۔ جو سلوک ایک نبی کے ساتھ اور اس کے ماننے والوں کے ساتھ مخالفوں نے کیا وہی سلوک دوسرے نبی اور اس کے ماننے والوں

سے کیا گیا۔ اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ (حٰم السجدہ آیت ۴۴)

یعنی تجھ سے صرف وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تجھ سے پہلے رسولوں سے کہی گئی تھیں تیرا رب بڑا بخشش والا ہے اور اس کا عذاب بھی دردناک ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک مقام پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝ أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ (الذّٰریٰت آیت ۵۳-۵۴)

یعنی اسی طرح اس سے پہلے جو رسول آتے رہے ان کو لوگوں نے یہی کہا تھا کہ وہ دلفریب باتیں بنانے والے یا مجنون ہیں۔ کیا وہ اس بات کے کہنے) کی ایک دوسرے کو وصیت کر گئے ہیں (ہرگز نہیں) بلکہ وہ سب کے سب سرکش لوگ ہیں۔ (اسی لئے ایک ہی قسم کے گندے خیالات اُن کے دل میں پیدا ہوتے ہیں)۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ انبیاء پر ایمان لانے والے لوگوں کو انکار کرنے والوں کی طرف سے ہمیشہ تکالیف کا سامنا رہا۔ ایمان لانے والے ستائے اور مارے جاتے اور مال واسباب سے محروم کئے جاتے رہے اور کسی ایک جگہ بھی ایسا دیکھنے کو نہیں ملتا کہ ایمان لانے والوں نے انکار کرنے والوں کے ساتھ اس قسم کا سلوک کیا ہو۔ انبیاء کی تاریخ بتاتی ہے کہ اس زمانہ کے بڑے بڑے لوگوں نے انبیاء اور اُن پر ایمان لانے والوں پر کفر کے فتوے دیئے اور اُن کی جانوں اور مالوں کو حلال قرار دیا اور جائز سمجھا۔ یہ کفر کے فتوے ایمان لانے والوں پر ہمیشہ سے لگتے رہے ہیں۔ اور انہیں فتوؤں کی بدولت ہر زمانہ میں لوگوں کا

خون بہایا جاتا رہا۔
حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں کا واقعہ قرآن کریم میں درج ہے۔
دونوں بیٹوں نے قربانی کی، ایک کی قربانی قبول ہوئی دوسرے کی نہ ہوئی۔ تو جس بیٹے کی قربانی قبول نہ ہوئی تھی اس نے اپنے بھائی پر فتویٰ جاری کیا اور کہا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا اور پھر ایسا ہی کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جب لوگوں میں تبلیغ کی تو اس پر اُن بڑے لوگوں نے جنہوں نے اس کی قوم میں سے انکار کیا تھا اُسے کہا کہ ہم تجھے اپنے جیسے ایک آدمی کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور نہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سوائے ان لوگوں کے جو سرسری نظر میں ہم میں سے حقیر ترین نظر آتے ہیں کسی نے تیری پیروی اختیار کی ہو۔ اور ہم اپنے اوپر تمہاری کسی قسم کی کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔ (ہود آیت ۲۸)
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فتویٰ دیا گیا اور یہ فیصلہ کیا کہ ان کو آگ میں ڈال دیا جائے اس کے سوائے اور کوئی علاج نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے جب ساحروں سے مقابلہ کیا تو ساحر ہار گئے اور حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آئے تو فرعون نے اُن کے خلاف فتویٰ دیا کہ تم میری اجازت کے بغیر اس موسیٰؑ پر ایمان لے آئے ہو اس کی سزا یہ ہے کہ میں تمہارے ہاتھ اور پیر مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا اور تم کو صلیب دوں گا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب دعویٰ فرمایا تو اُن کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا اور یہودی فریسیوں نے آپ کے خلاف بھی فتویٰ دیا جیسا کہ لکھا ہے۔
"پھر وہ یسوع کو سردار کاہن کے پاس لے گئے اور سب سردار کاہن اور بزرگ اور فقیہہ اس کے ہاں جمع ہو گئے۔ اور پطرس فاصلے پر اُس کے پیچھے پیچھے سردار کاہن کے دیوان خانے کے اندر تک گیا۔ اور پیادوں کے ساتھ بیٹھ کر آگ تاپنے لگا۔ اور سردار کاہن اور سارے صدر عدالت والے یسوع کے مار ڈالنے کے واسطے اُس کے خلاف

گواہی ڈھونڈھنے لگے مگر نہ پائی۔ کیونکہ بہتیروں نے اُس پر جھوٹی
گواہیاں تو دیں لیکن اُن کی گواہیاں متفق نہ تھیں پھر بعض نے اُٹھ کر
اُس پر یہ جھوٹی گواہی دی کہ ہم نے اُسے یہ کہتے سُنا ہے کہ مَیں
اس مقدس کو جو ہاتھ سے بنا ہے ڈھاؤنگا اور تین دن میں دوسرا بناؤں
گا جو ہاتھ سے نہ بنا ہو۔ لیکن اس پر بھی اُن کی گواہی متفق نہ نکلی۔ پھر
سردار کاہن نے بیچ میں کھڑے ہوکر یسوع سے پوچھا کہ تو کچھ جواب
نہیں دیتا؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں۔ مگر وہ چپکا ہی
رہا اور کچھ جواب نہ دیا۔ سردار کاہن نے اس سے پھر سوال کیا اور کہا
کیا تو اس ستودہ کا بیٹا مسیح ہے۔ یسوع نے کہا ہاں میں ہوں اور
تم ابن آدم کو قادرِ مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں
کے ساتھ آتے دیکھو گے۔ سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کے
کہا اب ہمیں گواہوں کی کیا حاجت رہی۔ تم نے یہ کفر سُنا تمہاری
کیا رائے ہے۔ اُن سب نے فتویٰ دیا کہ وہ قتل کے لائق ہے
تب بعض اُس پر تھوکنے اور اُس کا منہ ڈھانپنے اور اُس کے مکے
مارنے اور اُس سے کہنے لگے۔ نبوت کی باتیں سُنا اور پیادوں
نے اُسے طمانچے مار مار کے اپنے قبضے میں لیا۔"

(مرقس باب ۱۴ آیت ۵۳ تا ۶۵)

کفر کے فتوے دینا ایک دیرینہ بات ہے۔ جب بھی کسی عالم نے اپنے خیالات
کے خلاف کوئی بات پائی تو کفر کا فتویٰ جڑ دیا اور قسما قسم کے اس کو خطاب دیئے
جیسے جادوگر۔ پاگل۔ جھوٹا۔ مکار۔ فریبی وغیرہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جن کے بارے میں تمام مذاہب کی کتب میں پیشگوئیاں موجود تھیں اور لوگ
منتظر بھی تھے جب آپ کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو لوگوں نے اس اصدق
الصادقین کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا۔ پھر ایسا ہونا ضروری تھا چونکہ یہ سنتِ

انبیاء میں سے تھا کہ آپ کے ساتھ بھی وہی سلوک ہو جو سابقہ انبیاء سے ہو چکا ہے اور پھر آئندہ کے لئے یہ ایک نشان بھی ٹھہرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے جب نبوت کے انعام سے نوازا تو پہلے پہلے آپ لوگوں میں خاموش تبلیغ کرتے رہے۔ لیکن جب آپؐ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے تبلیغ کو عام کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کوہِ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے پکار کر اور ہر قبیلہ کا نام لے لے کر قریش کو بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا "اے قریش! اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے کو تیار ہے تو کیا تم میری بات کو مانو گے"؟ بظاہر یہ ایک بالکل ناقابل قبول بات تھی مگر سب نے کہا "ہاں ہم ضرور مانیں گے کیونکہ ہم نے تمہیں ہمیشہ صادق القول پایا ہے"۔ آپ نے فرمایا" تو سنو! میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے عذاب کا لشکر تمہارے قریب پہنچ چکا ہے۔ خدا پر ایمان لاؤ تا اس عذاب سے بچ جاؤ"۔ جب قریش نے یہ الفاظ سنے تو کھل کھلا کر ہنس پڑے اور آپ کے چچا ابو لہب نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا تَبًّا لَكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا " محمد تو ہلاک ہو! کیا اس غرض سے تم نے ہم کو جمع کیا تھا"؟ پھر سب لوگ ہنسی مذاق کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔ (طبری و خمیس)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام تر واقعات تاریخ اسلام میں بھرے پڑے ہیں کہ آپ نے لوگوں کو کس کس طرح دعوت اسلام دی مخالفوں نے آپؐ کے ساتھ اور آپؐ کے ماننے والوں کے ساتھ کس کس قسم کے سلوک کئے۔ الغرض کفر بازی مخالفین کا شیوہ رہا اور کفر کے فتوے دینے والے انبیاء کے مقابلہ میں ہمیشہ ناکام ہوئے اور الٰہی جماعتیں ہمیشہ ترقی کرتی چلی گئیں۔

موجودہ دور میں خدا تعالیٰ نے چاہا کہ وہ سابقہ انبیاء سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرے تا دین اسلام کی حقانیت و صداقت لوگوں پر ظاہر ہو اور قرآن کا وعدہ لیظھرہ علی الدین کلہ پوری شان کے ساتھ ظاہر ہو۔ اپنے اسی وعدہ

کے موافق خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا پس آپ کی بعثت کے ساتھ یہ بھی لازمی تھا کہ سابقہ انبیاء کی تاریخ اس زمانہ میں بھی دہرائی جاتی اور لوگ انکار کرتے اور آپ کے خلاف بھی کفر کے فتوے دیتے

خدا تعالیٰ کی طرف سے جتنے بھی انبیاء آئے اگر اُن کی زندگیوں پر غور کیا جائے تو اُسے دو دوروں میں تقسیم ہوا پائیں گے۔ ایک وہ دور جو انہوں نے دعویٰ سے پہلے گزارا اور دوسرا وہ دور جو دعویٰ کے بعد گزارتے ہیں۔ لیکن لوگوں کے ردّ عمل کے لحاظ سے ان ہر دو دوروں میں زمین آسمان کا فرق دکھائی دیتا ہے نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد ہر اچھی بات لوگوں کی نظروں میں بری لگنی شروع ہو جاتی ہے ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ دعویٰ نبوت سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کے نزدیک کیا مقام تھا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے۔ غریبوں اور ناداروں کی مدد کرتے بیواؤں کا خیال رکھتے آپؐ کو لوگ امین اور صدوق کے لقب سے یاد کرتے لیکن جیسے ہی آپ نے دعویٰ فرمایا آپ کا ہر کام لوگوں کو بُرا دکھنے لگا۔ صدوق اور امین کہلانے والا شخص نعوذ باللہ جھوٹا اور بد دیانت نظر آنے لگا۔ جبکہ قرآن کریم اس کے بالمقابل لوگوں کے سامنے یہ چیلنج دیتا رہا اور آج بھی دیتا ہے کہ

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖٓ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (یونس آیت ۱۷)

یعنی پس یقیناً اس سے پہلے میں ایک عرصہ دراز تم میں گزار چکا ہوں کیا پھر (بھی) تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

انبیاء کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی ان کی سچائی کی ایک دلیل ہوتی ہے۔ ایک شخص بچپن اور جوانی جن لوگوں میں گزارتا ہے وہ لوگ اس کی زندگی اور اس کے چال چلن سے پوری طرح واقف ہوتے ہیں ایسا شخص جس کا بچپن اور جوانی بے عیب ہو اور کوئی ایک شخص بھی اس کی زندگی پر انگلی نہ اٹھا سکے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ بڑھاپے میں اس کا کردار بگڑ جائے ایسا ممکن نہیں ہوتا اسی بات کو

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں بیان فرمایا ہے۔ اور یہی بات تمام انبیاء کی **صداقت کا ایک معیار** ہوتی ہے۔

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السّلام نے جب تک مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا تھا اُس وقت تک آپ تمام علماءِ امت کی نظر میں سب سے بڑے مجاہد اسلام تھے اور پھر ایسے کہ آپ کا ہم پلہ پیش کرنے سے دُنیا قاصر تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جب کتاب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی جس میں صداقت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے دلائل جمع کئے گئے تھے تو اُس پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے لکھا (جو بعد میں آپ کے شدید مخالف ہوئے):

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی جانی قلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک کتاب بتادے جس میں فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ سماج و برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ نصرت حالی کا بیڑا اٹھالیا ہو اور مخالفین اسلام و منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرے۔ اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزا بھی چکھا دے"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۶۹)

یہی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دعویٰ کے بعد آپ کے اشد ترین مخالفوں میں داخل ہو گئے اور سارے ہندوستان میں گھوم

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کُفر کے فتوے جمع کئے اور اپنی بد باطنی کا ثبوت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر ثبت کر گئے۔ اسی بات کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں :۔

" اور امید تھی کہ عقلمند لوگ ان کتابوں کو شکر گزاری کی نظر سے دیکھیں گے اور خُدا تعالیٰ کی جناب میں سجدات شکر بجالاویں گے کہ عین ضرورت کے وقت میں اس نے یہ روحانی نعمتیں عطا فرمائیں لیکن افسوس کہ بعض علماء کی فتنہ اندازی کی وجہ سے معاملہ برعکس ہوا۔ اور بجائے اس کے کہ لوگ خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ایک شور و غوغا سخت ناشکری کا ایسا برپا کر دیا کہ وہ تمام حقائق اور لطائف اور نکات اور معارفِ الٰہیہ کلماتِ کُفر قرار دیئے گئے اور اسی بناء پر اس عاجز کا نام بھی کافر اور ملحد اور زندیق اور دجّال رکھا گیا۔ بلکہ دنیا کے تمام کافروں اور دجّالوں سے بدتر قرار دیا گیا۔ اس فتنہ اندازی کے اصل بانی مبانی ایک شیخ صاحب محمد حسین نام ہیں جو بٹالہ ضلع گورداسپور میں رہتے ہیں اور جیسے اس زمانہ کے اکثر ملّاں تکفیر میں مستعجل ہیں اور قبل اس کے جو کسی قول کی تہہ تک پہنچیں اس کے قائل کو کافر ٹھہرا دیتے ہیں یہ عادت شیخ صاحب موصوف میں اوروں کی نسبت بہت کچھ بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور اب تک جو ہم پر ثابت ہوا ہے وہ یہی ہے کہ شیخ صاحب کی فطرت کو تدبر اور غور اور حسن ظن کا حصہ قسّام ازل سے بہت ہی کم ملا ہے۔ اسی وجہ سے پہلے سب سے استفتا کا کاغذ ہاتھ میں لے کر ہر یک طرف یہی صاحب دوڑے۔ چنانچہ سب سے پہلے کافر اور مرتد ٹھہرانے میں میاں نذیر حسین صاحب دہلوی نے قلم اٹھائی اور بٹالوی صاحب کے استفتا کو اپنی کُفر کی شہادت سے مزیّن کیا اور میاں نذیر حسین نے جو اس عاجز کو بلا توقف و تامل کافر ٹھہرادیا۔ باوجود اس کے جو میں پہلے اس سے ان کی طرف صاف تحریر کر چکا تھا کہ میں کسی عقیدۂ متفق علیہا اہل اسلام سے منحرف

نہیں ہوں ...... غرض بانیٔ استفتا بٹالوی صاحب اور اوّل المکفرین میاں نذیر حسین صاحب اور باقی سب اُن کے پَیرو ہیں۔ جو اکثر بٹالوی صاحب کی دلجوئی اور دہلوی صاحب کے حق استادی کی رعایت سے ان کے قدم پہ قدم رکھتے گئے۔ یُوں تو ان علماء کا کسی کو کافر ٹھہرانا کوئی نئی بات نہیں یہ عادت تو اس گروہ میں خاص کر اس زمانہ میں بہت ترقی کر گئی ہے اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو دین سے خارج کر رہا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۲ تا ۳۲)

موجودہ زمانہ میں اس بات سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر قرار دیتا اور مانتا ہے بلکہ بعض معمولی معمولی باتوں کو لے کر ایک دوسرے کو کافر کافر کہہ کر پکارتے ہیں۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ آگے لکھوں گا۔ لیکن اس جگہ میں آپؑ پر لگائے گئے کفر کے فتوے کو آپ کی صداقت کے نشان کے طور پر بیان کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے ماننے والوں کو لوگ صابی کے نام سے پکارا کرتے تھے جس کے معنی بے دین کے ہوتے ہیں جو کہ کافر کے ہم پلّہ ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ہر شخص یہی کہتا تھا کہ عمر صابی ہو گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک دعویٰ نبوت نہیں فرمایا تھا اس وقت تک سب لوگ آپ کی عزّت و تکریم کرتے تھے لیکن دعویٰ کے بعد آپ سے سب نے نظریں پلٹ لیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جب دعویٰ فرمایا تو آپ کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا جیسا کہ آپ اوپر کے اقتباس میں پڑھ چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ والی آیت نازل فرمائی اور دنیا والوں کے سامنے یہ چیلنج رکھ دیا کہ اگر تم سچے ہو تو پھر اس کی سابقہ زندگی پر ایک بڑا نشان لگا کر بتاؤ لیکن تمام مکفرین ایسا کرنے سے عاجز تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دعویٰ فرمایا اور آپ پر بھی کُفر کے فتوے دیئے گئے تو آپ نے بھی دنیا والوں کے سامنے قرآن کریم کی اسی آیت

کو پیش فرمایا اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اپنی صداقت کی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" اب دیکھو خُدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پورا کر دیا ہے کہ میرے دعوی پر ہزار دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے کہ تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کیطرف بلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے اور تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اُس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے ۔"

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ نمبر ۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی ایسی پاک و مطہر تھی کہ آپ کا بڑے سے بڑا مخالف بھی آپکی سابقہ زندگی پر کوئی اعتراض نہیں کر سکا قرآن کریم کی پیش کردہ دلیل آپ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے ۔

آج کے دور میں جب بھی کسی سے بات کی جائے تو اس کا اوّل جواب یہ ہوتا کہ آپ کو تو کافر کہا گیا ہے ۔ آپ کافر ہیں اس لئے ہم آپ سے بات کرنا نہیں چاہتے۔ کچھ عرصہ قبل مالیگاؤں میں ایسا ہی واقعہ پیش آیا وہاں کے ایس پی جناب ہمانشو راے اور ڈی ایس پی بین کمار سنگھ یہ چاہتے تھے کہ ہماری علماء کے ساتھ اُن کی موجودگی میں بات ہو لیکن وہاں کے علماء ہم سے بات کرنے کو تیار نہ ہوئے ۔ ایک دن مقرر کیا گیا شہر کے سولہ بڑے بڑے علماء آئے بار بار زور ڈالنے پر بھی انھوں نے ہم لوگوں سے بات کرنے پر آمادگی ظاہر نہ کی بلکہ ہمارے پاس بیٹھنے کو بھی تیار نہ ہوئے ۔ وجہ پوچھی تو ایس ۔ پی صاحب نے اور ڈی ۔ ایس ۔ پی صاحب نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ کافر ہیں ہم ان سے بات

نہیں کریں گے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ اُن سے یہ سوال کریں کہ وہ آپ کو کیا مانتے ہیں کافر یا مسلمان اگر کافر مانتے ہیں تو پھر وہ آپ سے کس طرح بات کر رہے ہیں۔ نیز انہیں کہیں کہ چلو بھلے ہی یہ لوگ کافر ہیں لیکن ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ وہ ہمیں مسلمان بنانے کے لئے ہی ہم سے بات کریں۔ اس پر اُن کا جواب یہ تھا کہ ہم اُنہیں مسلمان بھی بنانا نہیں چاہتے ایسا کہنے والے مالیگاؤں کے تمام فرقوں کے جیّد علماء تھے جو آپس میں پھٹے ہوئے ہیں لیکن ہمارے خلاف اکٹھے ہو کر آئے تھے۔

کافر:۔ عربی لغت کے لحاظ سے کفر کے معنی انکار کے ہوتے ہیں۔ جو شخص بھی کسی بات سے انکار کر دے اُس کو عربی میں کافر کہا جاتا ہے۔ لیکن اصطلاحی معنی خُدا اور اس کے رسول کا انکار کرنے والے کے ہیں۔ یہ لفظ اپنے اصطلاحی معنوں میں اس قدر کثرت سے استعمال ہوا ہے کہ لغوی معنی اس کے اصطلاحی معنوں میں چھپ گئے ہیں۔ کافر کا لفظ اس قدر عام ہو گیا کہ ایک عالم کی بات اگر دوسرے عالم کی بات سے یا ایک کے خیالات دوسرے کے خیالات سے ٹکرا جاتے تو اسے فوراً کافر کے خطاب سے نواز دیا جاتا رہا اسلام میں یہ سلسلہ خلافت حقہ اسلامیہ کے اختتام کے ساتھ ہی شروع ہو گیا پھر ایسا چلا کہ اس کی زد سے نہ کوئی فرقہ بچ سکا اور نہ کوئی عالم بس ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی ایک دوڑ دکھائی دیتی ہے علماء نے اس میدان میں اس قدر ترقی کی کہ قرآن و حدیث کی تعلیم کو یکسر بھلا دیا بالکل وہی نقشہ دکھائی دیتا ہے جو قرآن کریم میں اس طرح کھینچا گیا ہے کہ آنکھیں رکھتے ہیں مگر دیکھتے نہیں، کان رکھتے ہیں مگر وہ سنتے نہیں دل رکھتے ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں

مُسلمان کون؟ خُدا تعالیٰ قُرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ...... (النساء آیت ۹۵)

یعنی اے ایماندارو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو چھان بین کر لیا کرو اور جو تمہیں سلام کہے اُسے (یہ) نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں۔

ایک طرف قرآن کریم کا یہ حکم اور دوسری طرف علماء کے کفر کے فتوے۔ غور کریں اور دیکھیں کہ کیا یہ قرآن کریم کے حکم کی صریح خلاف ورزی نہیں؟ قرآن کریم کے اس ارشاد کے بعد کسی مولوی کو کیا حق رہ جاتا ہے کہ وہ سلام کرنے والے کو کافر کہے۔ قرآن کریم نے تو ایک دوسرے مقام پر اس بات کو اور بھی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے فرماتا ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ

(الحجرات آیت ۱۵)

یعنی اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو اُن سے کہدے کہ تم حقیقتاً ایمان نہیں لائے۔ لیکن تم یہ کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں (ہم نے فرمانبرداری قبول کر لی ہے) کیونکہ (اے اعراب) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں حقیقتاً داخل نہیں ہوا ہے

قرآن کریم کی یہ آیت عرب کے بدوؤں کا یہ حال بیان کر رہی ہے کہ ان کے دلوں میں ایمان نہیں اور دل ایمان سے خالی ہیں پھر بھی خدا اُن کو یہ اختیار دیتا ہے کہ تم اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہو۔ غور کریں اور سوچیں کہ ایک مولوی کو کیا حق بنتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو اسے کافر قرار دے؟ جب خدا ایک ایسے شخص کو جس کے دل میں ایمان کی حلاوت رچی بسی نہیں اُس کو بھی یہ اجازت دیتا ہے کہ تو اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتا ہے تو پھر اس کے بعد کسی مولوی کا کیا حق باقی رہتا ہے کہ وہ کسی مسلمان کو کافر کہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ كَفَّرَ رَجُلاً مُسْلِماً فَاِنْ كَانَ كَافِراً وَاِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرُ" (ابوداؤد کتاب السنة)

یعنی جب کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کافر ٹھہرائے تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے

اس تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ایک مسلمان موحد اہل قبلہ کو کافر کہہ دینا نہایت نازک امر ہے۔ بالخصوص جبکہ وہ مسلمان بارہا اپنی تحریرات و تقریرات میں ظاہر کر دے کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ اور رسول اور اللہ جلّشانہٗ کے ملائک اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور بعث بعد الموت پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم میں ظاہر فرمایا ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اُن تمام احکام صوم و صلوٰۃ کا پابند بھی ہوں جو اللہ اور رسول صلعم نے بیان فرمائے ہیں تو ایسے مسلمان کو کافر قرار دینا اور اس کا نام اکفر اور دجّال رکھنا کیا یہ اُن لوگوں کا کام ہے جن کا شعار تقویٰ اور خُدا ترسی سیرت اور نیک ظنّی عادت ہو۔"

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صـ۲۳)

جماعت احمدیہ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جماعت بھی اُن لوگوں کو جو مسیح موعود علیہ السلام کو تسلیم نہیں کرتے کافر سمجھتی ہے۔ اوّل بات تو یہ ہے کہ جماعت کسی کو اوّلاً کافر قرار دے کر دین اسلام سے خارج نہیں کرتی البتہ جو شخص جماعت کو کافر قرار دے تو مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں خود کافر قرار پاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ وضاحت کافی ہے آپ فرماتے ہیں۔

"یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے پھر جب کہ دو سو مولوی نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کُفر کا فتویٰ لکھا گیا اور انہیں کے فتوے سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صـ۱۶۴)

اسلام میں فرقہ بندی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی آپسی فرقہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میری امّت میں تہتّر فرقے ہوں گے اور ساتھ ہی یہ بات بھی بیان فرمائی کہ ان میں سے بہتّر ناری ہوں گے

اور ایک جنتی (مشکوٰۃ شریف صـ۵) آج مسلمانوں کا ہر فرقہ اپنے آپ کو جنتی قرار دیتے ہوئے دوسرے کو ناری بیان کر رہا ہے اس تعلق سے بحث آگے آئے گی۔
بس اس وقت یہاں فرقہ ہائے اسلام کے ایک دوسرے کے خلاف دیئے گئے فتوؤں کے چند نمونے پیش کرتا ہوں تاکہ قارئین اندازہ کریں کہ اگر جماعت احمدیہ کو کفر کا فتویٰ دے کر کافر ٹھہرایا جاتا ہے تو ان فرقوں کے تعلق سے آپ کی کیا رائے ہے جو دوسرے فرقوں کے ذریعہ کافر قرار دیئے جا چکے ہیں۔

شیعوں کے خلاف فتوے

مسلمانوں میں عام طور پر دو فرقے بڑے مشہور ہیں ایک شیعہ اور دوسرے سُنّی اور یہ ہر دو فرقے ایک دوسرے کو قطعی طور پر کافر سمجھتے ہیں۔ مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان صاحب نے شیعوں کے خلاف فتویٰ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ۔

" بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سُنّی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی نکاح ہرگز نہ ہوگا محض زنا ہوگا اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو۔ کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریبی حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی۔ یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم، جاہل، کسی سے میل جول، سلام کلام سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے۔ اور اس کے

لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمان پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے "سُنّی" بنیں۔"

(فتویٰ مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان)

(بحوالہ۔ رسالہ ردّ الرفضہ ص۲۳ شائع کردہ نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور۔ پاکستان مطبوعہ گلزار عالم پریس بیرون بھاٹی گیٹ لاہور ۱۳۲۰ھ)

۲۔ لکھا ہے

"شیعہ اثنا عشریہ قطعاً خارج از اسلام ہیں۔ شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا اُن کا جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں"

(فتویٰ شائع کردہ "النجم" لکھنؤ اس پر علماء دیوبند اور کئی علماء کے نام درج ہیں)

(بحوالہ اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے۔ شائع کردہ خواجہ خضر منیجر کتب خانہ دیندار انجمن حیدرآباد ص۴)

۳۔ لکھا ہے۔

"آج کل کے روافض تو عموماً ضروریات دین کے منکر اور قطعاً مرتد ہیں۔ ان کے مرد یا عورت کا کسی سے نکاح ہو سکتا ہی نہیں۔"

(الملفوظ حصہ دوم ص۹۷ مرتبہ مفتی اعظم ہند)

اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے کہ:

۴۔ "جو لوگ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی امامت اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے منکر ہیں وہ سب کافر ہیں"۔

(فتاویٰ عالمگیریہ جلد نمبر ۲ ص۲۸۳ مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور)

۵۔ اسی طرح یہ فتویٰ ہے کہ:

"صرف مرتد اور کافر اور خارج از اسلام ہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی اس درجہ کے ہیں کہ دوسرے فرق کم نکلیں گے۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے جمیع مراسم اسلامیہ ترک کرنا چاہیئے خصوصاً"

مناکحت"۔

(علماء کرام کا متفقہ فتوی دربارہ ارتدادِ شیعہ اثنا عشریہ ناشر مولوی محمد عبدالشکور لکھنؤ مطبوعہ صفر ۱۳۴۸ھ)

سُنیوں کے خلاف فتوے

شیعہ علماء نے سنیوں کے خلاف جو فتوے دیئے ہیں اس کو ملاحظہ فرمائیں۔

لکھا ہے بقول شیعہ حضرات کہ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔

۱۔ ترجمہ: "جس نے ہم ائمہ کو شناخت کر لیا وہ مومن ہے اور جس نے ہمارا انکار کیا وہ کافر ہے۔ اور جو ہمیں نہ مانتا نہ انکار کرتا ہے وہ ضال ہے"۔

(الصافی شرح الاصول الکافی جز سوم باب فرض الطاعۃ الائمہ ص ۶۱ مطبوعہ نولکشور)

اسی طرح سے امام جعفر صادقؒ کی طرف شیعہ حضرات یہ بات بھی منسوب کرتے ہیں کہ۔

۲۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی شیعہ کو کسی سنی کے جنازہ میں شریک ہونا پڑے تو وہ یہ دعا کرے

ترجمہ: "اے خدا اس کے پیٹ میں آگ بھر دے اور اس کی قبر میں آگ بھر دے اور اس پر عذاب کے سانپ اور بچھو مسلط فرما"۔

(فروع الکافی کتاب الجنائز جلد اوّل ص ۱۰۱)

۳۔ حقیقۃ الشہداء میں لکھا ہے کہ:

"شیعوں کے سوا کوئی بھی ناجی نہیں خواہ مارا جائے یا اپنی موت مرے یعنی سنی شہید بھی کافر ہے"۔ (حقیقۃ الشہداء ص ۶۵)

(بحوالہ کتاب اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے شائع کردہ خواجہ خضر منیجر کتب خانہ دیندار انجمن حیدر آباد دکن ص ۵)

۴۔ ایک فتویٰ یہ ہے کہ:

"فرقہ حقہ شیعہ کے نزدیک شیعہ عورت کا نکاح کسی غیر شیعہ اثنا عشریہ

کے ہمراہ اس لئے نا جائز ہے کہ غیر اثنا عشری کو وہ مومن نہیں سمجھتے۔ جو مسلمان کو غیر اثناء عشری عقیدہ رکھتا ہو شیعوں کے نزدیک وہ مومن نہیں مسلمان ہے۔"

اگر اسی حالت میں کہیں نکاح ہو جائے تو فتویٰ یہ ہے کہ

" ایسی صورت میں باوجود عالم مسئلہ ہونے کے اگر ایسا نکاح واقعہ ہو جائے تو وہ نکاح باطل ہے ان کی اولاد بھی شرعاً ولدالزنا ہوگی"

(مسئلہ نکاح شیعہ وسنی کا مدلل فیصلہ موسوم بہ النظر مولفہ سید محمد رضی الرضوی القمی ابن علامہ الحائری مطبوعہ سٹیم پریس لاہور ص۲)

مندرجہ بالا حوالہ سے ہی ایک فتویٰ اور ہے کہ:

" جو لوگ ائمہ معصومین کے حق میں شک رکھتے ہیں ان کی لڑکیوں سے تو شادی کر لو ان کو لڑکی مت دو۔ کیونکہ عورت اپنے شوہر کے ادب کو لیتی ہے اور شوہر قہراً اور جبراً عورت کو اپنے دین اور مذہب پر لے آتا ہے۔"

دوسرے نمبر پر آنے والے دو فرقے اگرچہ ہر دو اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں لیکن ایک دوسرے پر کفر کے فتوے دینے میں سب فرقوں سے آگے نکل گئے ہیں وہ دو فرقے ہیں۔ دیوبندی اور بریلوی۔ ہر دو فرقوں کے تمام کفر کے فتوے اگر جمع کئے جائیں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے نمونہ کے طور پر بعض فتوے اس جگہ تحریر کرتا ہوں۔

علماء کے فتوے دیوبندیوں کے خلاف

لکھا ہے:

" وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء انبیاء حتیٰ کہ حضرت سید اولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہٗ کی اہانت وہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد کافر ہیں اور ان کا ارتداد و کفر سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ

چکا ہے۔ ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہیں جیسا مرتد اور کافر ہے اور جو اس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ بھی مرتد و کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان سے بالکل ہی محترز و مجتنب رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں۔ نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے تو پنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں .... اور یہ فتوے دینے والے صرف ہندوستان کے علماء نہیں بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کر کے بھیجی گئیں تو افغانستان و خیوا و بخارا و ایران و مصر و روم و شام اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیارِ عرب و کوفہ و بغداد شریف غرض تمام جہاں کے علماء اہل سنت نے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا ہے کہ ان عبارتوں سے اولیاء انبیاء اور خدائے تعالیٰ شانہ کی سخت سخت اشد اہانت و توہین ہوئی۔ پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد و کافر ہیں۔ ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی۔ اور جو اولاد ہو گی وہ حرامی ہو گی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔"

(خاک رحمد ابراہیم بھاگلپوری باہتمام شیخ شوکت حسین منیجر کے حسن برقی پریس اشتیاق منزل ۱۳-۶ ہیوٹ روڈ لکھنؤ میں چھپا)

۲۔ " اے سرکش منافقو اور فاسقو! تمہارا بڑا شاہ (اسماعیل شہید)

یہ گمان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف عام انسانوں
سے بھی کم ہے۔ رسول اللہ سے بغض و عداوت تمہارے منہ سے
ظاہر ہو گئی۔ جو تمہارے سینوں میں ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے
تم پر شیطان غالب آچکا ہے اس نے تمہیں خدا کی یاد اور نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بھلا دی ہے۔ قرآن میں تمہاری ذلت و رسوائی
بیان ہو چکی ہے۔ تمہاری کتاب تقویت الایمان اصل میں تفویت
الایمان ہے یعنی وہ ایمان کو ضائع کر دینے والی ہے۔ اللہ تمہارے
کفر سے غافل نہیں۔"

(الکوکبۃ الشہابیۃ از احمد رضا۔ ص۰۸ بحوالہ بریلویت مصنفہ امام العصر علامہ
احسان الٰہی ظہیر شہید ص۲۵۲ طبع اول ۱۹۸۸ء المعہد الاسلامی السلفی رچھا ضلع بریلی)

۳۔ مندرجہ بالا حوالہ کے تحت ایک جگہ لکھا ہے کہ:

"وہابیہ اور ان کے پیشوا پر بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کفر لازم اور حسب تصریحات
فقہائے کرام ان پر حکم کفر ثابت و قائم ہے۔ اور بظاہر ان کا کلمہ پڑھنا ان کو
نفع نہیں پہنچا سکتا اور کافر ہونے سے نہیں بچا سکتا..... اور ان کے
پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے کھلم
کھلا کافر ہونے کا صاف اقرار کیا ہے۔"

(الکوکبۃ الشہابیہ از احمد رضا ص۱۰)

جناب احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

۴۔ "دیوبندیوں کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص۵۴)

پھر لکھتے ہیں۔

۵۔ "یا نہیں مسلمان سمجھنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔"

۶۔ "دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے والا مسلمان نہیں۔"

۷۔ "دیوبندی عقیدے والے کافر و مرتد ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص۸۲، ۸۱، ۷۷)

ایک جگہ لکھتے ہیں :

۸ ۔ " دیوبندیوں وغیرہ کے ساتھ کھانا پینا سلام علیک کرنا ان کی موت وحیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے ۔ نہ ان کی نوکری کرنے کی اجازت ہے نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت ۔ ان سے دور بھاگنے کا حکم ہے ۔" (بالغ النور مندرجہ فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۴۳)

ایک جگہ درج ہے کہ :

۹ ۔ " اگر ایک جلسہ میں آریہ و عیسائی اور دیوبندی، قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں تو وہاں بھی دیوبندیوں کا رد کرنا چاہیئے کیونکہ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے ۔ مرتد ہو گئے اور مرتدین کی موافقت بدتر ہے کافر اصلی کی موافقت سے ۔" (ملفوظات احمد رضا ص ۳۲۶،۳۲۵)

۱۰ ۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ

" دیوبندی عقیدہ والوں کی کتابیں ہندوؤں کی پوتھیوں سے بدتر ہیں ان کتابوں کو دیکھنا حرام ہے ۔ البتہ ان کتابوں کے ورقوں سے استنجا نہ کیا جائے ۔ حروف کی تعظیم کی وجہ سے نہ کہ ان کتابوں کی، نیز اشرف علی کے عذاب اور کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے ۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص ۱۳۶)

ایک بریلوی مصنف نے لکھا ہے کہ :

۱۱ ۔ " دیوبندیوں کی کتابیں اس قابل ہیں کہ ان پر پیشاب کیا جائے ان پر پیشاب کرنا، پیشاب کو مزید ناپاک کرنا ہے ۔ اے اللہ ہمیں دیوبندیوں یعنی شیطان کے بندوں سے پناہ میں رکھ ۔"

(حاشیہ سبحان السبوح ص ۷۵ بحوالہ کتاب بریلویت ص ۲۸۰)

احمد رضا صاحب ایک جگہ فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :۔

۱۲ ۔ " ان سب سے میل جول قطعی حرام ہے ۔ ان سے سلام و کلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام ۔ بیمار پڑیں تو ان کی

عیادت حرام مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل وکفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پہ نماز پڑھنا حرام۔ ان کو مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، اور ان کی قبر پر جانا حرام ۔" (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۹۰)

قارئین اس قسم کے اس قدر فتوے دیئے گئے ہیں کہ عقل حیران ہوتی ہے ۔ میں نے تو اس جگہ چند نمونے پیش کئے ہیں ۔ اب دوسری طرف کے فتوے ملاحظہ فرمائیں ۔

بریلویوں کے خلاف فتویٰ کفر

لکھا ہے :۔

۱۔ " یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتّباع کی طرف لوٹ کر قبر میں ان کے واسطے عذاب اور بوقت خاتمہ ان کے موجب خروج ایمان و ازالہ تصدیق و ایقان ہونگی کہ ملائکہ حضور علیہ السلام سے کہیں گے اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اور رسول مقبول علیہ السلام دجال بریلوی اور ان اتّباع کو سُحقاً سحقاً فرماکر حوضِ مورود و شفاعتِ محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور امت مرحومہ کے اجر و ثواب و منازل و نعیم سے محروم کئے جائیں گے ۔"

(رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین المشہور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب صفحہ ۱۱۱ مولفہ مولوی سید حسین احمد صاحب مدنی ناشر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور)

ایک جگہ لکھا ہے کہ :

۲۔ " مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی مع اذناب و اتباع کے کافر اور جو انہیں کافر نہ کہے اور ان کو کافر کہنے میں کسی وجہ سے بھی شک و شبہ کرے وہ بھی بلا شبہ قطعی کافر ہے ۔" (ردالتکفیر صفحہ ۱۱)

۳۔ فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے کہ :۔

" جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے ۔"

(فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب از رشید احمد گنگوہی ص۶۲ ناشر محمد سعید اینڈ کمپنی قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

۴۔ ایک جگہ لکھا ہے

"قبر کو بوسہ دیوے، مورچھل جھلے، اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے، ہاتھ باندھ کر التجا کرے، مراد مانگے، مجاور بن کر بیٹھے۔ وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔"

(تقویۃ الایمان مصنفہ اسماعیل امام اوّل دیوبندی مذہب مطبوعہ دہلی ص۱۲ سطر ۹)

۵۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے سوال ہوا کہ:

سوال: (اگر کوئی شخص) ..... قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو۔ اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو۔ یا بدعتی مثال جواز عرس وسوئم وغیرہ ہو اور یہ جانتا ہو کہ یہ افعال اچھے ہیں تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہود و نصاریٰ سے جائز ہے تو ان سے کیوں ناجائز؟

جواب: جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے ایسے سے نکاح کرنا دختر مسلمہ کا اس واسطے ناجائز ہے کہ فسّاق سے ربط ضبط کرنا حرام ہے۔" الخ

(فتاویٰ رشیدیہ جلد۲ ص۱۴۲ سطر ۸ تا ۲۰ بحوالہ دیوبندی مذہب ص۴۹۳ مصنفہ غلام مہر علی شاہ۔ شائع کردہ مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور۔)

۶۔ جواہر القرآن میں لکھا ہے،

"جو انہیں (یعنی بریلویوں کو جنہیں بدعتی بھی کہتے ہیں) کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ایسا ہی کافر ہے ..... ایسے عقائد والے لوگ بالکل پکے کافر ہیں اور ان کا کوئی نکاح نہیں۔"

(جواہر القرآن ص۸۷ سطر ۳ بحوالہ دیوبندی مذہب ص۵۵۷)

غیر مقلدین کے خلاف کفر کے فتوے

فتویٰ سازی کا ایک دنگل مقلدین اور غیر مقلدین (جن کو اہل حدیث بھی اور وہابی بھی کہا جاتا ہے) کے درمیان جاری ہے انہوں نے بھی ایک دوسرے کے خلاف فتوے دینے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ علماء کے فتوے غیر مقلدین کے خلاف ملاحظہ کریں۔

۱۔ لکھا ہے۔

"مرتد ہیں۔ بہ اجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔ جو ان کے اقوال کا معتقد ہوگا، کافر اور گمراہ ہوگا۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور تمام معاملات میں ان کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتد کے لئے ہے۔"

(فتویٰ علماء کرام مشتہرہ در اشتہار شیخ مہر محمد قادری لکھنؤ، اس فتویٰ پر ۷۷ علماء کے دستخط ہیں)۔ بحوالہ اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے)

۲۔ ایک فتویٰ اس طرح سے ہے کہ:

"فرقہ غیر مقلدین جن کی علامت ظاہری اس ملک میں آمین بالجہر اور رفع یدین اور نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے الحمد پڑھنا ہے اہل سنت سے خارج ہیں اور مثل دیگر فرقہ ہائے ضالہ، رافضی خارجی وغیرہ کے ہیں۔"

(جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد) اس فتویٰ پر تقریباً ۷۰ علماء کے دستخط موجود ہیں۔

۳۔ جناب بریلوی صاحب لکھتے ہیں۔

"غیر مقلدین (اہل حدیث) سب بے دین، پکے شیاطین اور پورے ملاعین ہیں۔" (دامان باغ سبحان السبوح از احمد رضا ص ۱۳۶)

۴۔ نیز لکھا:۔

"جو شاہ اسماعیل اور نذیر حسین وغیرہ کا معتقد ہو ابلیس کا بندہ جہنم کا کندہ ہے

اہل حدیث سب کافر و مرتد ہیں۔" (سبحان السبوح ص ۱۳۵، ۱۳۶)

آگے لکھا ہے:

۵۔ "غیر مقلدین گمراہ، بددین اور بحکم فقہ کفار و مرتدین ہیں۔"

(بالغ النور مندرجہ در فتاوی رضویہ جلد ۴ ص ۳۳)

مزید لکھتے ہیں:۔

۶۔ "غیر مقلد اہل بدعت اور اہل نار ہیں۔ وہابیہ سے میل جول رکھنے والے سے بھی مناکحت ناجائز ہے۔ وہابی سے نکاح پڑھوایا تو تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم، وہابی مرتد کا نکاح نہ حیوان سے ہو سکتا ہے، نہ انسان سے، جس سے ہوگا زنائے خالص ہوگا۔"

(فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۵۰، ۷۲، ۹۰، ۱۳۷، ۱۹۴ وغیرہ: بحوالہ بریلویت ص ۲۶۲)

۷۔ ایک جگہ لکھا ہے:۔

"غیر مقلدین جہنم کے کتے ہیں، رافضیوں کو ان سے بدتر کہنا رافضیوں پر ظلم اور ان کی شانِ خباثت میں تنقیص ہے۔"

(فتوی رضویہ جلد ۶ ص ۱۲۱)

۸۔ اسی طرح ایک فتوی اس طرح کا ہے کہ:

"اہل حدیث جو نذیر حسین دہلوی، امیر احمد سہسوانی، امیر حسن سہسوانی، بشیر حسن قنوجی اور محمد بشیر قنوجی کے پیروکار ہیں سب بحکم شریعت کافر اور مرتد ہیں۔ اور ابدی عذاب اور رب کی لعنت کے مستحق ہیں۔"

(تجانب اہل السنت از محمد طیب تصدیق شدہ حشمت علی قادری وغیرہ ص ۲۱۹ مطبوعہ بریلی ہند)

مقلدین کافر ہیں

عام طور پر مقلد اور غیر مقلد میں بہت تھوڑا سا فرق ہے عمومی طور پر مقلد کو حنفی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اور غیر مقلدوں کے نزدیک تمام حنفی مقلد کہلاتے ہیں۔ اس لحاظ سے حنفی مسلک سے تعلق رکھنے والے مقلد

کہلائے۔ غیر مقلد اہل حدیث کا فتویٰ درج ذیل ہے لکھتے ہیں۔

۱۔ "چاروں امام کے پیروں اور چاروں طریقوں کے متبع یعنی حنفی، شافعی مالکی، حنبلی اور چشتیہ اور قادریہ اور نقش بندیہ و مجددیہ سب لوگ مشرک اور کافر ہیں۔" (مجموعہ فتاویٰ ص ۵۴، ۵۵)

فتاویٰ ثنائیہ میں درج ہے کہ:

۲۔ "شرک کی اک شاخ ہے تقلید
تو نے یہی کہا ثناء اللہ۔" (فتاویٰ ثنائیہ حصہ اول ص ۳۲)

۳۔ ایک جگہ لکھا ہے:

"مقلدین زمانہ باتفاق علمائے حرمین شریفین کافر و مرتد ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پاکر انہیں کافر نہ جانے یا شک بھی کرے خود کافر ہے۔ اُن کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام اُنکی بیویاں نکاح سے نکل گئیں اُن کا نکاح کسی مسلمان کافر یا مرتد سے نہیں ہو سکتا۔ ان کے ساتھ میل جول، کھانا پینا۔ اٹھنا بیٹھنا، سلام کلام سب حرام ہے اُن کے مفصل احکام کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں موجود ہیں۔"

(فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲ ص ۴۰۹ مرتبہ الحاج محمد داؤد از خطیب جامع اہل حدیث)

مقلد کے معنی تقلید کرنے والے کے ہیں وہ تمام فرقہ ہائے اسلام جو کسی امام کسی صوفی کی تقلید کرتے ہیں وہ مقلد کہلائے اس اعتبار سے دیوبندی بریلوی شافعی مالکی حنبلی وغیرہ سب مقلد ہوئے جس میں جماعت اسلامی تبلیغی جماعت بھی شامل ہے۔ اس لحاظ سے ان فرقوں کے تعلق سے جس قدر بھی فتوے ملتے ہیں وہ اسی عنوان کے تحت آتے ہیں اس لئے میں اُن کو اس جگہ دہرانا نہیں چاہتا اور جن کے فتوے ابھی لکھے نہیں گئے وہ آگے آئیں گے۔

جماعتِ اسلامی کے فتوے عامۃ المسلمین کے خلاف

جماعتِ اسلامی جس کے بانی مبانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ہیں اُن کے فتوے بھی عامۃ المسلمین کے تعلق سے حیرت انگیز ہیں پھر دیگر علماء نے بھی جماعت اسلامی کو اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

۱۔ مولانا مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"قرآن میں جن کو اہل کتاب کہا گیا ہے وہ آخر "نسلی مسلمان" ہی تو تھے خدا اور ملائکہ اور نبی اور کتاب اور آخرت سب کچھ مانتے تھے اور عبادات اور احکام کی رسمی پیروی بھی کرتے تھے۔ البتہ اسلام کی اصلی روح یعنی بندگی اور اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دینا اور دین میں شرک نہ کرنا یہ چیز اُن میں سے نکل گئی تھی۔"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم بار ششم صـ۲۲)

نیز لکھا ہے۔

۲۔ "پس در حقیقت میں ایک نو مسلم ہوں۔ خوب جانچ کر اور پرکھ کر اس مسلک پر ایمان لایا ہوں جس کے متعلق میرے دل و دماغ نے گواہی دی ہے کہ انسان کے لئے فلاح و اصلاح کا کوئی راستہ اس کے سوا نہیں ہے۔ میں پھر غیر مسلموں کو ہی نہیں خود مسلمانوں کو بھی اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم بار ششم صـ۱۴)

گویا اہل کتاب کو جو نسبت مسلمانوں سے ہے وہی نسبت آج کے مسلمانوں کو جماعت اسلامی کے ساتھ ہے اور پھر یہ کہ مودودیت کے سوائے باقی سب مسلمان غیر مسلم ہیں۔

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

۳۔ "ایک قوم کے تمام افراد کو محض اس وجہ سے کہ وہ نسلاً مسلمان ہیں

حقیقی معنوں میں مسلمان فرض کر لینا اور یہ امید رکھنا کہ اُن کے اجتماع سے جو کام بھی ہو گا اسلامی اصول پر ہی ہو گا یہ پہلی اور بنیادی غلطی ہے"
(سیاسی کشمکش حصہ سوم بار ششم ص۱۰۵، ۱۰۶)

گویا کہ مسلمانوں کا اجتماع جو بھی کام کرے گا وہ ضروری نہیں کہ اسلامی ہو البتہ جماعت اسلامی کے کام اسلامی کہلائیں گے دوسرے کے کام کو اسلامی خیال کرنا بھی غلط ہے۔

۴۔ اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں،
" اب تک میں نے کوئی چیز ایسی نہیں لکھی جس پر کسی نہ کسی گروہ کو چوٹ نہ لگی ہو۔ اور اگر میں یہ فیصلہ کر لوں کہ کوئی ایسی چیز نہ لکھی جائے جو مسلمانوں کے کسی گروہ کو ناگوار ہو تو شاید کچھ بھی نہ لکھ سکوں۔"
(رسائل مسائل ص۲۸۳ طبع اول ۱۹۵۱ء)

۵۔ مسلمانوں میں پائے جانے والے فرقوں کے تعلق سے لکھتے ہیں؛
" مثلاً اہلحدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سُنّی یہ سب اُمتیں جہالت کی پیداوار ہیں۔"
(خطبات ص۷۶ طبع بار ہفتم)

۶۔ مسلمانوں کو جانوروں سے تشبیہہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔
" موجودہ مسلمانوں کی نام نہاد سوسائٹی جس میں چیل، گدھ، بٹیر، تیتر اور ہزاروں قسم کے جانور جمع ہیں۔" (سیاسی کشمکش حصہ سوم طبع اوّل ص۲۵)

۷۔ مسلمانوں کی تعریف یوں بیان کی؛
" وہ انبوہِ عظیم جس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔"
(سیاسی کشمکش حصہ سوم بار ششم ص۱۱۵، ۱۱۶)

ہزار میں سے مسلمان ایک ہے وہ جماعت اسلامی کا ممبر گویا باقی مسلمان ہی نہیں ہیں یہ ہے عامۃ المسلمین کے خلاف جناب مودودی صاحب کے فتویٰ ہائے کفر۔

۸۔ اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں:

"اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی مختلف جماعتیں اسلام کے نام سے کام کر رہی ہیں۔ اگر فی الواقع اسلام کے معیار پر اُن کے نظریات مقاصد اور کارناموں کو پرکھا جائے تو سب کی سب جنسِ کاسد نکلیں گی۔ خواہ مغربی تعلیم و تربیت پائے ہوئے سیاسی لیڈر ہوں یا علماء دین و مفتیان شرح متین۔"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم صہ ۹۵)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:

"میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ مسلمان اور کافر میں علم اور عمل کے سوائے کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کا علم اور عمل ویسا ہی ہے جیسا کافر کا ہے اور وہ اپنے آپ کو گو مسلمان کہتا ہے تو وہ بالکل جھوٹ کہتا ہے۔ کافر قرآن نہیں پڑھتا اور نہیں جانتا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ یہی حال اگر مسلمان کا بھی ہو تو وہ مسلمان کیوں کہلائے۔ کافر نہیں جانتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تعلیم ہے اور آپ نے خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ کیا بتایا ہے۔ اگر مسلمان بھی اس کی طرح ناواقف ہو تو وہ مسلمان کیسے ہوا۔ کافر خدا کی مرضی پر چلنے کی بجائے اپنی مرضی پر چلتا ہے مسلمان بھی اگر اُسی کی طرح خود سر اور آزاد ہوا اسی کی طرح اپنے ذاتی خیالات اور اپنی رائے پر چلنے والا ہو، اسی کی طرح خدا سے بے پرواہ اور اپنی خواہش کا بندہ ہو تو اسے اپنے آپ کو مسلمان (خدا کا فرمانبردار) کہنے کا کیا حق ہے۔ کافر حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتا اور جس کام میں اپنے نزدیک فائدہ یا لذت دیکھتا ہے اس کو اختیار کر لیتا ہے۔ چاہے خدا کے نزدیک وہ حلال ہو یا حرام یہی رویہ اگر مسلمان کا ہو تو اس میں اور کافر میں کیا فرق ہوا۔ غرض یہ کہ جب مسلمان بھی اسلام کے علم سے اتنا ہی کورا ہو جتنا کافر

ہوتا ہے، اور جب مسلمان بھی وہی سب کچھ کرے جو کافر کرتا ہے تو اس کو کافر کے مقابلے میں کیوں فضیلت حاصل ہو، اور اس کا حشر بھی کافر جیسا کیوں نہ ہو۔"

(خطبات از مودودی صاحب ص ۲۸، ۲۹)

فتویٰ ہائے کفر جماعتِ اسلامی کے خلاف

اب ہم ایک نظر ان فتووں پر ڈالتے ہیں جو دیگر علماء نے جناب مودودی صاحب اور اُن کی جماعت کے خلاف دیئے ہیں۔ جناب محمد صادق صاحب لکھتے ہیں۔

۱۔ " مودودی صاحب کی تصنیفات کے اقتباسات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان کے خیالات اسلام کے مقتدایان اور انبیائے کرام کی شان میں گستاخیاں کرنے سے مملو ہیں۔ ان کے ضال مُضِل ہونے میں کوئی شک نہیں۔ میری جمیع مسلمانان سے استدعا ہے کہ ان کے عقائد و خیالات سے مجتنب رہیں اور ان کو اسلام کا خادم نہ سمجھیں اور مغالطے میں نہ رہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصلی دجّال سے پہلے تیس دجّال اور پیدا ہوں گے جو اس دجّال اصلی کا راستہ صاف کریں گے میری سمجھ میں ان تیس دجالوں میں ایک مودودی ہیں۔"

فقط والسلام

محمد صادق عفی عنہ، مہتمم مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی

۲۸ ذوالحجہ ۱۳۷۱ھ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۲ء

(بحوالہ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب ص ۹۷ مرتبہ مولوی احمد علی انجمن خدام الدین ۔ لاہور)

۲۔ جمعیت العلماء اسلام کے صدر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب فرماتے ہیں: ۔

"میں آج یہاں پریس کلب حیدرآباد میں فتویٰ دیتا ہوں کہ مودودی گمراہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔ اس کے اور اس کی جماعت سے تعلق رکھنے والے کسی مولوی کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز اور حرام ہے اسکی جماعت سے تعلق رکھنا صریح کفر اور ضلالت ہے وہ امریکہ اور سرمایہ داروں کا ایجنٹ ہے۔ اب وہ موت کے آخری کنارے پر پہنچ چکا ہے اور اب اسے کوئی طاقت نہیں بچا سکتی اس کا جنازہ نکل کر رہے گا۔"

(ہفت روزہ "زندگی"۔ ۱ر نومبر ۱۹۶۹ء منجانب جمعیۃ گارڈ۔ لائلپور)

۳۔ جمعیۃ العلماء ہند نے فتویٰ دیتے ہوئے لکھا۔

"مودودیوں کا مسلک نہ صرف ہم احناف مقلدین امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے خلاف ہے بلکہ وہ جمہور اہل سنّت والجماعت کے خلاف بھی ہے۔ اس لئے کسی مودودی خیال امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیئے اور ایسے امام کو برخاست کر دینا ضروری ہے۔"

(کتبہ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۷۳ھ (صدر جمعیۃ العلماء ہند)

مولانا مفتی مظہر اللہ صاحب، مولانا سید حسین احمد صاحب، مولانا وحید الدین احمد خان صاحب کا ایک متفقہ فتویٰ شائع ہوا اس میں لکھا ہے کہ:

۴۔ "امریکہ اور انگلینڈ اور اسکارٹ لینڈ وغیرہ مشنریوں کی پشت پناہ گورداسپور صوبہ پنجاب کا مودودی پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں کے ایمان میں خلل ڈال کر عیسائی بنانا چاہتا ہے اور عیسائیوں کی حکومت پاکستان میں قائم کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے یہ شخص خطرناک دہریہ ہے پاکستان عدالت سے پھانسی کا حکم سنایا گیا۔ لیکن احمدیوں کے رحم وکرم نے چودہ سال سب کے ساتھ جیل میں سڑنے گلنے کی اجازت دلوادی۔"

(شائع کردہ محمد نجم الدین صدیقی والا جاہی مدرس مقیم حیدرآباد دکن انڈیا۔

۵۔ مولانا حسین احمد مدنی نے لکھا:

" مودودی اور ان کے اتباع کے اصول دین حنیف کی جڑوں پر کاری ضرب لگانے والے ہیں۔ اور ان کے ہوتے ہوئے دین اسلام کا مستقبل نہایت تاریک نظر آتا ہے۔"

(استفتائے ضروری ص۹ فتویٰ مولانا حسین احمد مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند)

۶۔ بریلوی علماء نے لکھا۔

" ۲۶ر نومبر ۱۹۵۰ء کو زیر صدارت علامہ ابوالحسنات السید محمد احمد قادری صاحب صدر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان نے طے کیا ہے کہ" مودودی صاحب نے ایک نئے مذہب فکر کی بنیاد ڈالی ہے۔ جس کے دامن میں جمہور مسلمانوں کے دین و مذہب کے لئے کوئی پناہ کی جگہ نہیں اس لئے جمعیت ان کے ساتھ تعاون کو مسلمانان پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے ایک خوفناک اقدام قرار دیتی ہے۔ وہ وقت دور نہیں کہ امت مسلمہ کے سامنے دہریت مرزائیت۔ استعماریت اور اشتراکیت کی طرح مودودیت بھی ایک عظیم خوفناک فتنہ کی شکل میں نمودار ہو جائے۔"

(اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے ص۱۱ شائع شدہ حیدرآباد دکن)

۷۔ اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے۔

" میرے نزدیک یہ جماعت اپنے اسلاف (یعنی مرزائی) سے بھی مسلمانوں کے دین کے لئے زیادہ ضرر رساں ہے۔"

(کشف حقیقت مصنفہ مولوی سعید احمد مفتی سہارنپور ص۸۸) (استفتائے ضروری ص۳۷) مولانا اعزاز علی صاحب امروہی مولانا فخرالحسن صاحب صدر مدرس دارالعلوم دیوبند نے بھی اس کی تائید کی ہے۔)

۸۔ جماعتِ اسلامی سے متعلق ایک سوال پر کہ ہمیں ان کی کتابیں پڑھنی چاہئیں۔

یا نہیں اور اس جماعت میں شامل ہونا چاہیئے یا نہیں اس کا جواب دیتے ہوئے سید مہدی حسن صاحب نے لکھا ہے کہ۔

" اس جماعت کی کتابیں عوام کو نہ پڑھنی چاہئیں اور نہ جماعت میں داخل ہونا چاہیئے۔ مودودی صاحب کے مضامین اور کتابوں میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اہل سنت وجماعت کے طریقہ کے خلاف ہیں۔ صحابۂ کرام اور آئمہ مجتہدین کے متعلق ان کا اچھا خیال نہیں ہے۔ احادیث کے سلسلہ میں بھی ان کے خیالات ٹھیک نہیں ہیں۔ بے عمل مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں۔ غرض بہت سی باتیں ہیں جو خلاف ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو اس جماعت سے علیحدہ رہنا چاہیئے"

(کتبہ السید مہدی حسن غفرلہ ۱۴ ۶/۷ ھ)

مسلمانوں کے اکثر فرقوں نے جماعت اسلامی کے خلاف کفر کے فتوے دیئے ہیں اور اسے اسلام کے لئے خطرناک بتایا۔ اُن سب کو اس جگہ لکھنا میرے نزدیک مضمون کو لمبا کرنا ہے میں اس پر ہی اکتفاد کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہوں۔

چکڑالویوں کے خلاف فتویٰ

مسلمانوں میں کچھ ایسے فرقے بھی ہیں جو زیادہ مشہور نہیں لیکن جہاں بھی دیگر علماء سے اُن کے خیالات ٹکرائے اس کے ساتھ ہی انہوں نے کفر کا فتویٰ جاری کر دیا۔ انہیں فرقوں میں سے پرویزی اور چکڑالوی ہیں۔ چکڑالویوں کے متعلق فتویٰ حسب ذیل ہے۔

" چکڑالویت حضور سرورکائنات علیہ التسلیمات کے منصب ومقام اور آپ کی تشریحی حیثیت کی منکر اور آپ کی احادیث مبارکہ کی جانی دشمن ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کھلے ہوئے باغیوں نے رسول کے خلاف ایک مضبوط محاذ قائم کر دیا ہے۔ جانتے ہو۔ باغی

کی سزا کیا ہے؟ صرف گولی۔"

(ہفتہ وار "رضوان" لاہور چکڑالویت نمبر)

(اہل سنت والجماعت کا مذہبی ترجمان ۲۱-۲۸ فروری ۱۹۵۳ء ص۳ پرنٹر سید محمود احمد رضوی کو آپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس لاہور دفتر رضوان اندرون دہلی دروازہ لاہور)

پرویزیوں کے متعلق فتویٰ

"غلام احمد پرویز شریعت محمدیہ کی رو سے کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج۔ نہ اس شخص کے عقد نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے۔ نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہوگا۔ اور یہ حکم صرف پرویز ہی کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین میں ان عقائد کفریہ کے ہمنوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے اور جب یہ مرتد ٹھہرا تو پھر اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں۔"

(ولی حسن ٹونکی غفر اللہ مفتی و مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی و محمد یوسف بنوری شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ ٹاؤن کراچی)

۲۔ پرویزیوں کے متعلق جماعت اسلامی کا فتویٰ یہ ہے۔

"اگر یہ مشورہ دینے والوں کا مطلب یہ ہے کہ شریعت صرف اتنی ہی ہے جتنی قرآن میں ہے۔ باقی اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ شریعت نہیں ہے تو یہ صریح کفر ہے۔ اور بالکل اسی طرح کا کفر ہے جس طرح کا کفر قادیانیوں کا ہے۔ بلکہ کچھ اس سے بھی سخت اور شدید ہے۔"

(مضمون مولانا امین احسن اصلاحی روزنامہ تسنیم لاہور ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء ص۱۲)

احراری جماعت کے خلاف کفر کا فتویٰ

ایک زمانہ وہ تھا کہ مجلس احرار بھی جماعت احمدیہ کے خلاف بڑی زور شور سے کھڑی ہوئی ان کے ارادے اس قدر گھناؤنے تھے کہ جن کا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کی بات ہو رہی تھی یہ مجلس احرار دراصل دیوبندیوں کی ہی ایک شاخ تھی لیکن انہوں نے مجلس احرار کے نام سے اپنی شناخت الگ کر لی تھی اس لئے مجلس احرار کے متعلق جو الگ فتویٰ شائع ہوا اس کو یہاں درج کرتا ہوں۔ جناب مولوی ظفر علی صاحب نے لکھا ہے :-

اللہ کے قانون کی پہچان سے بے زار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بے زار
ناموسِ پیمبر کے نگہبان سے بے زار
کافر سے موالات مسلمان سے بے زار

اس پر ہے یہ دعویٰ کہ ہیں اسلام کے احرار
احرار کہاں کے یہ ہیں اسلام کے غدّار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدّار

بیگانہ یہ بدبخت ہیں تہذیب عرب سے
ڈرتے نہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے
مل جائے حکومت کی وزارت کسی ڈھب سے
سرکارِ مدینہ سے نہیں ان کو سرور کار
پنجاب کے احرار اسلام کے غدّار "

(زمیندار ۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء صـ ۶)

تبلیغی جماعت کے متعلق فتویٰ

اس وقت تبلیغی جماعت کے نام سے ایک فرقہ ہندوستان پاکستان، بنگلہ دیش اور دیگر ممالک میں کام کر رہا

ہے ان کی وضع قطع ایسی ہے کہ اونچا پاجامہ۔ ہاتھ میں تسبیح، سامان زندگی ہلکے
پھلکے کندھوں پر اٹھائے ہوئے جگہ جگہ گھومتے ہیں۔ اگر بات کرو تو کہتے ہیں کہ
چلہ کرنے جا رہے ہیں۔ مجھے بھی دو تین مرتبہ ان کی طرف سے دعوت ملی مجھے
ان کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا۔ مسائل کی بات آئی تو خاموش اور صاف انکار
کیا کہ ہمارے علماء سے بات کریں ہم جواب نہیں دے سکتے یہ ان کے علم کا معیار۔
اور ہر کس و ناقص بخوبی جانتا ہے کہ نماز روزے کے مسائل کے علاوہ اور کچھ
علم نہیں رکھتے صرف نماز کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنا کام ہے۔ کام نیکی کا ہے
اس کی بنیاد مولانا الیاس صاحب نے رکھی تھی عقیدے کے لحاظ سے انہیں
بھی دیوبندی اور حنفی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی اُن ہی فتوؤں کی زد میں آ جاتے ہیں
جو دیوبندیوں اور حنفیوں کو دیئے گئے ہیں۔ چونکہ انہوں نے اپنی پہچان
تبلیغی جماعت کے نام سے کروائی اس لئے انہیں بھی الگ سے فتوے
دیئے گئے ملاحظہ فرمائیں۔ یہ فتویٰ انگریزی زبان میں ساؤتھ افریقہ سے
شائع ہوا ہے۔

"IN THE NAME OF ALLAH - MOST GRACIOUS
MOST MERCIFUL "

THIS IS TO INFORM YOU THAT TABLIEG JAMAA
LEADERS HAVE BEEN BRANDED **KAAFIER** (UNBEL
BY 32 MAKKA AND MEDINA ULEMA

WHY HAVE THE ULEMA OF MAKKA AND MEDINA B
THE TABLIEG JAMAAT LEADERS AS **KAAFIER** ?

"THEY HAVE BEEN BRANDED KAAFIER FOR THEIR
CORRUPT BELIEFS EXPRESSED IN THEIR OWN
BOOKS WHOM THEY SO DESPERATELY DEFENDS ..
EXAMPLE ... THEY BELIEF THAT IF ANOTHER
PROPHET APPEARS AFTER THE ERA OF OUR HOLY
PROPHET (S.A.V.) THAT IT AT FEAL DOES NOT
AFTER THE FINALITY OF PROPHETHOOD "
(ISAUOD BY THE AHLE SUNNAT VA JAMAT VITEAHAGE
(29, OCTOBER 1982 17 DURBEN STREET VITEAHAGE)

بریلوی حضرات تبلیغی جماعت والوں کو دیوبندی ہی مانتے ہیں اس کی ساری تفصیل کے لئے آپ کتاب "تبلیغی جماعت حقائق و معلومات کے اجالے میں" کا مطالعہ کریں جسے جناب علامہ ارشد القادری صاحب نے تصنیف فرمایا ہے اور مکتبہ جام نور، نئی دہلی ۲ والوں نے اسے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، مولانا قاسم صاحب نانوتوی مولانا الیاس صاحب وغیرہ سب کو ہی تبلیغی جماعت میں شامل کرتے ہوئے ان کی کفریہ تحریرات کو بیان کیا ہے۔ اس بات کے ثبوت ہیں کہ یہ لوگ دیوبندی اور تبلیغی جماعت کو ایک ہی خیال کرتے ہیں ایک حوالہ دیئے دیتا ہوں۔

ملفوظات الیاس میں مولوی منظور نعمانی صاحب نے درج کیا ہے کہ:

" ایک بار فرمایا حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے پس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔"

(ملفوظات ص۵۷)

چونکہ دیوبندی وہابی، قبر پرستی، میلاد، چالیسواں، عرس وغیرہ کے خلاف ہیں اور تبلیغی جماعت بھی ان کاموں سے روکتی ہے اس لئے انہیں بھی انہیں میں شمار کیا جاتا ہے وہابیوں کی جو شاخیں بیان کی جاتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

" دیوبندی، وہابی، تبلیغی جماعت غیر مقلد وہابی، تنظیم اہل سنت، مودودی اسلامی جماعت، اتحاد العلماء حزب اللہ۔ جمعیۃ العلماء ہند کی شاخ جمعیتہ علمائے اسلام، مجلس احرار، تحفظ ختم نبوت" ان سب کا ذکر کر کے دیوبندی جماعت کتاب میں لکھا ہے کہ " گمراہی کے پھندے پیٹ کے دھندے"

(دیوبندی مذہب مصنفہ مناظر اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی صاحب الناشر مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور ص۴۹)

یہ تھی داستان اُن فتووں کی جو ایک فرقے نے دوسرے فرقے کے خلاف دیئے اس کے علاوہ دوسری دوڑ ان فتووں کی ہے جو علماء کے خلاف دیئے گئے یا بزرگان امت کے خلاف دیئے گئے یا ان لوگوں کے خلاف دیئے گئے جو ترقی پسند تھے اور انہوں نے نئی ایجادات سے فائدہ حاصل کرنے کی شروعات کی پھر وہ لوگ بھی ان فتووں کی زد میں آئے جو تعلیم کے میدان میں آگے آنے کی کوشش کرنے لگے۔ ان میں سے بھی بعض فتووں کا ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ بڑے ہی حیرت انگیز فتوے ہیں۔ مجھے تو ان لوگوں کے خلاف فتووں سے زیادہ دلچسپی ہے جنہوں نے جماعت کے خلاف یا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف فتوے دیئے۔

اس بات سے تو تمام مسلمان واقف ہیں کہ آغاز اسلام سے ہی (جس کا زمانہ خلافت حقہ اسلامیہ کے اختتام کے ساتھ ہی شروع ہوگیا) فتووں کا آغاز ہوگیا اور تمام بزرگان امت کے خلاف فتوے دیئے جاتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ:

"یہ بات تو سچ ہے کہ قدیم سے علماء کا یہی حال رہا ہے کہ مشائخ اور اکابر اور ائمہ وقت کی کتابوں کے بعض بعض حقائق اور معارف اور دقائق اور نکاتِ عالیہ اُن کو سمجھ نہیں آئے اور ان کے زعم میں وہ خلاف کتاب اللہ اور آثارِ نبویہ پائے گئے تو بعض نے علماء میں سے اُن اکابر اور ائمہ کو دائرہ اسلام سے خارج کیا اور بعض نے نرمی کر کے کافر تو نہ کہا لیکن اہل سنت والجماعت سے باہر کر دیا۔ پھر جب وہ زمانہ گزر گیا اور دوسرے قرن کے علماء پیدا ہوئے تو خدا تعالےٰ نے ان پچھلے علمائے کے سینوں اور دلوں کو کھول دیا اور اُن کو وہ باریک باتیں سمجھا دیں جو پہلوں نے نہیں سمجھی تھیں۔ تب انہوں نے اُن گذشتہ اکابر اور اماموں کو ان تکفیر کے فتووں سے بری کر دیا اور نہ صرف بری بلکہ ان کی قطبیت اور غوثیت اور اعلیٰ مراتب ولایت

کے قائل بھی ہو گئے اور اسی طرح علماء کی عادت رہی اور ایسے سعید اُن میں سے بہت ہی کم نکلے جنہوں نے مقبولانِ درگاہِ الٰہی کو وقت پر قبول کر لیا ۔ امامِ کامل حسین رضی اللہ عنہ سے لیکر ہمارے اس زمانہ تک یہی سیرت اور خصلت ان ظاہر پرست مدعیانِ علم کی چلی آئی کہ انہوں نے وقت پر کسی مردِ خدا کو قبول نہیں کیا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۳، ۳۴)

اس لیئے گذشتہ علماء ائمہ اور غوث و قطب کے خلاف فتوؤں کو چھوڑتے ہوئے گزشتہ صدی میں دیئے جانے والے فتوؤں کو تحریر کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جب دعویٰ فرمایا تو اس کے اوّل منکر مولوی محمد حسین بٹالوی ہوئے ۔ یہ وہی عالم ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ پر ریویو لکھا تھا جو آپ پڑھ چکے ہیں جب آپ نے دعویٰ فرمایا تو مولوی صاحب موصوف نے بھی ایسے ہی قسم کے خیالات کا اظہار کیا کہ میں نے ہی تمہیں اٹھایا تھا میں ہی تمہیں گراؤں گا۔ گویا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو خدا تعالےٰ نہیں مولوی محمد حسین بٹالوی اٹھا رہے تھے ۔ اسی بات کا اظہار دیگر علماء نے بھی کیا لکھا ہے کہ :

" مرزا قادیانی کو بزرگ بنانے والے اور اسکی ولایت کو چمکانے والے، اُس سے دعائیں کروانے والے، اس کی مالی امداد کرنے والے مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالجبار غزنوی ہی تھے جو کہ غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجتہد اور سردار ہیں ۔"

(مرزا قادیانی کی حقیقت، صفحہ ۳۔ بحوالہ حنفیت اور مرزائیت مؤلفہ مولانا عبدالغفور اثری شائع کردہ اہلحدیث یوتھ فورس محلہ داتر ورکس سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی کے خلاف فتوے

مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب

مولانا نذیر حسین دہلوی صاحب کے شاگردِ خاص تھے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی سے حاصل کیا جائزہ لینے والی بات یہ ہے کہ جس عالم نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خلاف فتویٰ دیا تھا اس کی اپنی حیثیت کیا تھی ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے ۔

۱۔ "نذیر حسین دہلوی امام لامذہباں، مجتہدنا مقلداں، مخترع طرزنوی اور مبتدع آزاد روی ہے"۔
(حاجز البحرین درج شدہ فتاویٰ رضویہ جلد نمبر۲ صفحہ ۲۱۰)

نیز لکھا ہے:۔

۲۔ "نذیر حسین دہلوی کے پیرو کار سرکش اور شیطان، خناس، کے مرید ہیں۔"
(حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین صفحہ ۱۹۔ بحوالہ بریلویت تاریخ وعقائد صفحہ ۲۶۱)

غور کریں اور سوچیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب جو کہ نذیر حسین صاحب دہلوی کے شاگرد خاص ہیں۔ (اور کفر کا فتویٰ حاصل کرنے کے لئے جن کے پاس پہنچے تھے) وہ کہاں کھڑے ہیں، سرکش، شیطان یا خناس کے مرید۔ اب اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دیئے گئے کفر کے فتوے کی کیا حیثیت باقی رہتی ہے۔

۳۔ ایک جگہ لکھا ہے:

"تم پر لازم ہے کہ عقیدہ رکھو بے شک نذیر حسین دہلوی کافر و مرتد ہے اور اس کی کتاب "معیار الحق" کفری تول اور نجس ترازو بول رہی ہے۔ وہابیہ کی دوسری کتابوں کی طرح۔"

(داماں باغ سبحان السبوح از احمد رضا صفحہ ۱۳۶ بحوالہ بریلویت صفحہ ۲۶۱)

۴۔ اسی طرح لکھا ہے:۔

"جو شاہ اسماعیل اور نذیر حسین وغیرہ کا معتقد ہو ابلیس کا بندہ جہنم کا کندہ ہے اہل حدیث سب کافر و مرتد ہیں۔"

(سبحان السبوح صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶ بحوالہ بریلویت صفحہ ۲۶۱)

۵۔ نیز لکھتے ہیں:۔

"نذیریہ لعنہم اللہ ملعون و مرتد ابد ہیں۔"
(فتوی رضویہ جلد ۶ صفحہ ۵۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کفر کے فتوے پر سب سے پہلے دستخط کرنے والے کا یہ حال ذرا اندازہ کریں اور سوچیں۔

اسی سے متعلق ایک فتویٰ پھر سے پڑھیں۔

۶۔ " اہل حدیث جو نذیر حسین دہلوی اہلحدیث، امیر حسین سہوانی، بشیر حسن قنوجی اور محمد بشیر قنوجی کے پیروکار ہیں سب بحکم شریعت کافر اور مرتد ہیں۔ اور ابدی عذاب اور رب کی لعنت کے مستحق ہیں" (تجانب اہل السنت از محمد طیب قادری تصدیق شدہ حشمت علی قادری وغیرہ ص ۲۱۹)

ثناء اللہ امرتسری کے خلاف کفر کے فتوے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف فتوے دینے والوں اور شور کرنے والوں میں دوسرا نام مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب کا آتا ہے۔ جن کو دنیا جہان کے خطاب دیئے جاتے ہیں۔ شیخ الاسلام مجاہد اسلام مجاہد ملت کہا جاتا ہے اُن کے متعلق اُن کے بھائیوں کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں اور پھر غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اور آپ کی جماعت کے خلاف جو فتویٰ اُنہوں نے دیا اس کی کیا حیثیت باقی رہتی ہے۔ لکھا ہے۔

۱۔ " غیر مقلدین کا رئیس ثناء اللہ امرتسری مرتد ہے۔"

(تجانب اہل السنت از محمد طیب قادری تصدیق شدہ حشمت علی قادری وغیرہ ص ۲۴۷ مطبوعہ بریلی ہند)

۲۔ ایک جگہ لکھا ہے۔ " ثناء اللہ امرتسری کے پیروکار سب کے سب کافر مرتد ہیں از روئے حکم شریعت۔" (بحوالہ درج بالا ص ۲۴۸)

۳۔ مولوی عبدالاحد صاحب خان پوری کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

" ثناء اللہ خارج ہے بہتر فرقہ سے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں اور بدتر ہے روافض و خوارج اور مرجیہ اور قدریہ سے"

۲۔ پس ثناء اللہ کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے۔ اگر حکم شریعت کا جاری ہو یا سلطنت اسلامیہ ہو۔ اور بجز قتل کے کوئی سزا نہ ہو، کیونکہ عقائد اس کے بھی زنادقہ کے ہیں۔ اور توبہ بھی اس کی منافقانہ ہے۔"

(القول الفاصل مصنفہ مولوی عبدالاحد امام غیر مقلدین مطبوعہ سادھورہ ص ۲۴۳ سطر ۱۶،۱۱)

۴۔ جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی فرماتے ہیں:۔

"ثناء اللہ امرتسری درپردہ تام اسلام، آریہ کا ایک غلام باہم جنگ زرگری کام"
(الاستمداد از احمد رضا صـ۱۴۷ بحوالہ بریلویت صـ۲۶۶)

مولانا قاسم صاحب نانوتوی و دیگر دیوبندی علماء کے خلاف فتوے

دیوبندی علماء نے اپنے آپ کو اپنے بزرگوں کی باتوں اور تفسیروں کو بھلاکر بلکہ جان بوجھ کر آنکھیں بند کر کے جماعت کی مخالفت کے لئے وقف کیا۔ کسی دوسرے پر فتویٰ دینے سے پہلے علماء دیوبند کو اپنے گھر کی خبر لینی چاہیئے تھی اور اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت تھی کہ کیا وہ بھی کسی دوسرے کی نظر میں کافر تو نہیں؟ اس بات کو یہ دیوبندی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ لیکن اس طرف دیکھنا نہیں چاہتے اگر وہ بھول گئے ہوں تو میں اُن کے بزرگوں کا مقام دوسروں کی نظر میں کیا ہے ان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور پھر یہ بھی جائزہ لیں کہ اُن کے بانی مبانی دوسروں کی نظر میں کون ہیں اور پھر آج کے علماء جو اُن کی طرف منسوب ہوتے ہیں وہ کس مقام پر کھڑے ہیں؟

مولانا قاسم صاحب نانوتوی جنہوں نے دیوبند کی بنیاد رکھی تھی کسی نے اُن کی کتاب "تصفیۃ العقائد" کی چند سطریں لکھ کر دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کو بھیجیں اور پوچھا کہ ان سطروں کے لکھنے والے کے بارے میں آنجناب کا شرعی فیصلہ کیا ہے تو جواب دیا گیا

"فتویٰ نمبر ۱۴ الجواب۔ انبیاء معاصی سے معصوم ہیں اُن کو مرتکب معاصی سمجھنا (العیاذ باللہ) اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے، اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط۔ واللہ اعلم (سید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند) جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدہ والا کافر ہے۔ جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔" مسعود احمد۔ عفی عنہٗ

(ماہنامہ "تجلی" دیوبند اپریل ۱۹۵۶ء صـ۱ مع مہر دارالافتائی دیوبند)

دیوبندی علماء کے خلاف فتوؤں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

" (اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی. خلیل احمد انبیٹھوی، محمد قاسم نانوتوی)
...... واقعی ایسے تھے، جیساکہ انہوں نے انہیں سمجھا، تو خان صاحب
پر ان علماءِ دیو بند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ اُن کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔
...... کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔"
(اشد العذاب مصنفہ مولوی مرتضیٰ حسن چاند پوری ناظم تعلیمات و تبلیغ دیوبند
مطبوعہ مجتبائی دہلی صـ۱۹) دیو بندی مذہب صـ۱۵۳)
مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے بارے میں لکھا ہے کہ:
" جو اشرف علی کو کافر کہنے میں توقف کرے۔ اُس کے کُفر میں کوئی شبہ نہیں"
(فتویٰ افریقہ صـ۱۲۴ بحوالہ کتاب بریلویت صـ۲۷۷)
جناب قاسم صاحب نانوتوی کے بارے میں لکھا ہے کہ:۔
" تحذیر الناس" مرتد نانوتوی کی ناپاک کتاب ہے۔"
(نجانب اہل السنہ صـ۱۷۳ بحوالہ کتاب بریلویت صـ۲۷۴)
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جب کفر کے فتوؤں کا بازار گرم ہوا تو دیو بندیوں نے بھی اس میں بھر پور حصہ لیا تھا اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ:
" جب یہ کشمکش بہت بڑھ گئی تو بہت سے لوگوں نے علماء سے استصواب کیا اور فتویٰ طلب کیا۔ استفتاء مرتب ہوا۔ مفتیوں کے پاس بھیجا گیا اور سوال کیا گیا اس سلسلہ میں مسئلہ کی صحیح صورتِ حال کیا ہے۔ سب سے پہلا باضابطہ فتویٰ میرا خیال ہے کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب دیو بندی کا ہے۔"
(دار العلوم احیاء اسلام کی عظیم تحریک تالیف مولانا اسیر ادروی استاذ جامعہ اسلامیہ بنارس
باہتمام وحید الزماں کیرانوی دار المؤلفین دیو بندیوپی طبع اوّل ۱۹۹۱ء صـ۲۰۷)
دیو بندیوں کے اوّل مفتی جناب محمود حسن صاحب آف دیو بندیوں سے الگ نہیں جنہیں کفر کے فتوے ملے ہیں بلکہ اُن میں شامل ہیں۔ لکھا ہے کہ:

"اسی طرح خان صاحب (احمد رضا خان بریلوی) نے مشہور دیو بندی علماء مولانا خلیل احمد مولانا محمود حسن، مولانا شبیر احمد عثمانی وغیرہ کے خلاف بھی کفر کے فتوے صادر کئے ہیں احمد رضا صاحب ان علماء و فقہاء کے پیروکاروں عام دیو بندی حضرات کو کافر قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں :۔

"دیو بندیوں کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے"
(بریلویت تاریخ و عقائد ص۲۷۷)

دیو بندی حضرات اپنے بزرگوں کے خلاف فتوؤں کو پڑھیں اور اپنے گریبان میں جھانکیں کہ وہ جماعت احمدیہ کو اور دیگر فرقوں کو کس منہ سے کافر قرار دیتے ہیں ۔ دیو بندیوں کے خلاف فتوے دیئے جانے کی ایک لمبی داستان ہے۔ انہیں کسی دوسرے کو کفر کا فتویٰ دینے سے پہلے سوچنا چاہیئے ۔

عطاء اللہ شاہ بخاری کے خلاف فتویٰ

مجلس احرار کے لیڈر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو کون نہیں جانتا اور یہ بات بھی پوشیدہ نہیں کہ یہ بھی دیو بندی ہی تھے۔ سیاسی مفاد کی خاطر مسلم لیگ کے بالمقابل کانگرس نواز ایک پارٹی کی صورت میں ہندوستان میں اُبھرے تھے۔ پاکستان بننے سے قبل پاکستان کی "پ" نہ بننے دینے والے پاکستان بنتے ہی بقول انہیں کے پلیدستان میں رہائش کی غرض سے چلے گئے۔ مسلمانوں کی نظروں سے گر چکے تھے چونکہ مسلمانوں نے مسلم لیگ کا ساتھ دیا تھا اس ذلت مسلمانوں میں اپنی کھوئی ہوئی عزت اور وقار کو قائم کرنے کی غرض سے جماعت کے خلاف شورش پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں پاکستان میں فساد پھوٹا۔ جماعت کے خلاف گندی زبان استعمال کرنے میں کسی سے پیچھے نہ تھے ان کا حشر پڑھیں کیا جماعت احمدیہ کو کافر قرار دے کر یہ خود مسلمان رہ گئے۔ لکھا ہے :

"سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے متعلق ان کا فتویٰ یہ ہے کہ۔ انکی جماعت ناپاک اور مرتد جماعت ہے"
(تجانب اہل السنہ ص۱۰۰، ۱۲۰ بحوالہ بریلویت ص۲۱۸)

جماعت احمدیہ پر کفر کے فتوؤں کی بات کرنے والے بتائیں کہ کون کفر کی زد سے بچا ہے کوئی ایک فرقہ بھی

ہے یا کوئی ایک ہمارا مخالف، سب نے جو بویا وہی کاٹا ہے ابھی تو میں نے کفر کے فتوے پیش کرنے میں انتہائی درجہ کنجوسی سے کام لیا ہے ورنہ صرف کفر کے فتووں میں کئی صفحے کالے ہو جائیں میں تو صرف ان فتووں کی چاشنی چٹا کر آپ کو آگے لا رہا ہوں۔

مسلمانوں میں بہت سی ہستیاں ایسی گزری ہیں جو عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں یا تو وہ قوم کے لیڈر ہوئے یا پھر ترقی پسند علماء یا پھر مؤرسس۔ اُن کی کیا حالت ہے اس پر بھی ایک نظر ڈلوانا چاہتا ہوں۔

سر سیّد احمد خان صاحب کے خلاف فتویٰ

جناب سر سیّد احمد خان صاحب جنہوں نے مسلمانوں کو تعلیم میں اوپر اٹھانا چاہا اور ترقی دینی چاہی آپ نے ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا جو آج علی گڑھ یونیورسٹی کے نام سے ہمارے سامنے ہے اُن کے متعلق فتویٰ ہے کہ:

"وہ خبیث مرتد تھا اسے سیّد کہنا درست نہیں۔"

(ملفوظات احمد رضا خاں صاحب ص ۳۱۹)

علامہ اقبال کے خلاف فتوے

علامہ اقبال کو کون نہیں جانتا شاعرِ مشرق کے نام سے جانتے ہیں۔ جماعت کے مداحوں میں سے بھی طالب علمی کے زمانہ میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں "اقبال اور احمدیت مصنفہ جناب جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال کی کتاب زندہ رود پر تبصرہ مصنفہ شیخ عبدالماجد صاحب ص ۳۸، ۳۹" بعد میں کسی وجہ سے یہ جماعت سے علیحدہ ہو گئے ان کے بارے میں فتویٰ حسب ذیل ہے۔

"فلسفی نیچریت ڈاکٹر اقبال کی زبان پر ابلیس بول رہا ہے۔"

(تجانب اہل السنۃ ص ۳۴۰)

اسی طرح لکھا ہے:۔

"فلسفی نیچریت ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی فارسی و اُردو نظموں میں دہریت اور الحاد کا زبردست پروپیگنڈہ کیا ہے، کہیں اللہ عزوجل پر اعتراضات کی بھرمار ہے کہیں علمائے شریعت و ائمہ طریقت پر حملوں کی بوچھاڑ ہے، کہیں سیدنا جبریل امین و سیدنا موسیٰ کلیم و سیدنا عیسیٰ مسیح علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تنقیصوں، توہینوں کا انبار ہے، کہیں شریعت محمدیہ صلی صاحبہا و آلہ الصلوٰۃ واحکام مذہبیہ وعقائد اسلامیہ پر تمسخر و استہزا و انکار ہے، کہیں اپنی زندیقیت و بے دینی کا فخر و مباہات کے ساتھ کھلا ہوا اقرار ہے۔" (تجانب اہل السنہ ص ۳۲۵)

قائداعظم محمد علی جناح کے بارے میں فتویٰ

فتویٰ یہ ہے کہ :-

"مسٹر محمد علی جناح کافر و مرتد ہے اس کے بہت سے کفریات ہیں۔ بحکم شریعت وہ عقائد کفریہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے اور جو اس کے کفر پر شک کرے یا اسے کافر کہنے میں توقف کرے وہ کافر"
(تجانب اہل السنہ ص ۱۱۹، ص ۱۲۲ بحوالہ بریلویت ص ۲۹۷)

۲۔ نیز لکھا ہے کہ :-

"جو محمد علی جناح کی تعریف کرتا ہے وہ مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس کا کلّی مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔" (بحوالہ بریلویت ص ۲۹۸)
(الجوابات السنیۃ علی زہاء السوالات اللیکیۃ از ابو البرکات ص ۴۳)

مولانا ابو الکلام کے بارے فتویٰ

مولانا ابو الکلام آزاد جنہوں نے انگریزوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا تھا اُن کے خلاف بریلوی حضرات نے فتویٰ دیتے ہوئے لکھا

"ابو الکلام آزاد مرتد ہے اور اس کی کتاب تفسیر ترجمان القرآن نجس کتاب ہے۔"

(تجانب اہل السنۃ ص۱۴۴ بحوالہ بریلویت تاریخ و عقائد ص۲۹۴)

قارئین مسلمانوں میں سے کوئی بھی ایسا بڑا عالم نہیں جو معروف ہو یا کوئی مسلم لیڈر نہیں جس کے خلاف کفر کا فتویٰ نہ دیا گیا ہو مندرجہ بالا افراد کے علاوہ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، سید شبلی نعمانی، مولانا الطاف حسین حالی، نواب مہدی علی خان۔ مولانا ظفر علی خان ذوالفقار علی بھٹو، صدر ضیاء الحق وغیرہ ان سب کے خلاف فتوے موجود ہیں۔ ان کے لئے کتاب بریلویت تاریخ و عقائد۔ رسالہ لیل ونہار فتویٰ جواب فتویٰ کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ آنکھیں کھولنے کے لئے ان دو کا مطالعہ ہی کافی ہو گا۔

ابھی حال ہی میں ایک شاعر محمد علوی کے خلاف مفتی محمد شبیر صدیقی دارالعلوم شاہ عالم احمدآباد نے ان کے دو اشعار پر کفر کا فتویٰ دیا ہے جو کہ سولہ سال پہلے لکھے گئے تھے مگر اس عالم کی سمجھ میں اب آئے وہ دو شعر یہ تھے ۔

" اگر تجھ کو فرصت نہیں تو نہ آ
مگر ایک اچھا نبی بھیج دے

بہت نیک بندے ہیں اب بھی ترے
کسی پہ تو یا رب وحی بھیج دے "

(چوتھا آسمان ص۱۱۹ اشاعت اوّل ۱۹۹۱ء)

ان دو اشعار پر مولانا صاحب نے ان پر کفر کا فتویٰ صادر کرتے ہوئے انہیں سیدھے سیدھے دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ اور آخر میں مطالبہ کیا ہے کہ

" علوی نہ صرف کھلے عام توبہ کریں بلکہ توبہ کے بعد از سرِ نو اپنی بیوی کے ساتھ نکاح کریں کیونکہ زیر بحث فتویٰ کے بعد اُن کا نکاح خود بخود فسخ ہو گیا"

(اخبار انقلاب روزنامہ بمبئی پیر ۸ مئی ۱۹۹۵ء ص۳)

فتویٰ دینے والے علماء کے رنگ بڑے ہی نرالے ہیں۔ ہر نئی ایجاد اُنہیں اسلام کیلئے خطرہ دکھائی دیتی ہے گاڑی ایجاد ہوئی اس پر فتویٰ کہ اس پر چڑھنا حرام ہے۔ ہوائی جہاز بنے اس پر فتویٰ دیا گیا۔ ریڈیو ایجاد ہوا اس پر فتویٰ کہ اُسے سننے والا کافر ہے کیونکہ اس میں شیطان بولتا ہے۔ ٹی۔ وی کی ایجاد ہوئی اس پر بھی کفر کا

فتویٰ دیا گیا اور آج تک علماء اس کو حرام قرار دے رہے ہیں۔ کیمرے کی ایجاد ہوئی تو فتویٰ جاری ہوا کہ تصویر کھچوانا حرام۔ اب وہی علماء اس کی حرمت کو بیان کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کوئی ان باتوں کو مزاق خیال کرے اس لئے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

لاؤڈ اسپیکر پر فتویٰ

ہفت روزہ لیل و نہار میں درج ہے کہ

"مولانا عبدالحمید کے بعد مولانا محمد بخش مسلّم کا نام بھی چمکا۔ یہ مولانا بھی گریجویٹ تھے۔ ترقی پسند تھے۔ انہوں نے امامت کا آغاز' لاہوری دروازے کے باہر باغ میں واقع مسجد سے کیا۔ انہوں نے اس مسجد میں لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کیا۔ ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا۔ لیکن وہ حق پر قائم رہے ان دونوں گریجویٹ اماموں نے جاہل ملاؤں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور اس کے بعد لاہور کے شہریوں نے دیکھا کہ ہر ایک مسجد میں لاوڈ اسپیکر لگا جس کے امام نے لاؤڈ اسپیکر کی آواز کو شیطانی آواز قرار دیا تھا اور خود وہ حضرت جن کے دستخط فتوے پر موجود تھے اپنی اپنی مساجد میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرتے تھے۔ شاید اس فتویٰ کی نقل کسی کے پاس موجود ہو۔"

(رسالہ ہفت روزہ لیل و نہار صہ ۹۲ مورخہ ۱۹ راپریل ۱۹۷۰ء)

گھڑی کے خلاف فتویٰ

گھڑی کے خلاف فتویٰ پڑھیں۔ جو کہ جماعت اہل حدیث کے اوپر مولوی محمد حسین صاحب شیخوپورہ نے دیا۔ لکھا ہے:۔

"تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے اذانیں دیں اور نمازیں ادا کیں بحساب اوقات گھڑیوں مروجہ کے اور ترک کیا سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اور نہ حساب رکھا سایہ کا واسطے اذان اور نماز کے روزانہ اور توڑا تعلق سنت سے براہ راست۔"

پھر اسی سند امفتی سے ایک اور حکم جاری ہوا ہے کہ:۔

"اور وہ لوگ بھی ظالم ہوکر کافر ہوئے جنہوں نے مسجدوں میں گھڑیاں لٹکا دیں۔
اور پھر مسجدوں پر رات اور دن کے حصہ میں تالے لگا دیئے۔ اور وہ لوگ بھی شیطان
کے پیرو کار ہوکر کافر ہوئے جنہوں نے داڑھی مونڈی یا منڈوائی اور مطمئن ہوئے۔"
(بحوالہ پیغام صلح ۱۶ مارچ ۱۹۶۸ء لاہور رسالہ لیل ونہار ۱۹ اپریل ۱۹۷۰ء صفحہ ۴۴)

حیرت انگیز فتویٰ

کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ
"شوال میں عید کے روز سیویاں پکانا اور بعد نماز عیدین کے بغلگیر ہو کر ملنا
یا مصافحہ کرنا الیٰ قولہٖ، وہ شخص اس آیت کے مطابق مسلمان نہیں۔"
(تفصیل کے لئے دیکھیں تقویۃ الایمان صفحہ ۸۷ سطر ۶ صفحہ ۸۸ سطر ۲۲)

کرکٹ میچ دیکھنے پر فتویٰ

کفر بازی کھیلوں میں بھی گھسی کرکٹ کے متعلق
فتویٰ یہ ہے کہ :-
"ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کرکٹ میچ دیکھنے والا دائرہ اسلام سے
خارج ہے۔"
(مفتی مختار احمد نعیمی گجراتی۔ بحوالہ روزنامہ "امروز" جمعرات ۵ ر اکتوبر ۱۹۷۸ء در حوالہ اشتہار شائع کردہ
محمد سلیمان طارق سیالکوٹ)

قارئین کفر کے فتوؤں کی داستان اس قدر لمبی ہے کہ ختم ہونے کو نہیں آتی بہر حال
میں اس کو ان چند مثالوں کے ساتھ یہیں ختم کرتا ہوں اور مضمون کو آگے بڑھاتا ہوں۔

جماعت احمدیہ پر فتاویٰ تکفیر کی زد دیگر فرقوں پر :-

جماعت کے خلاف مختلف وقتوں میں مختلف کتابیں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اور ہر کتاب
میں جو بھی جماعت کے خلاف شائع ہوئی دو باتوں کو لازمی طور پر پیش کیا گیا ان میں
سے ایک یہ کہ جماعت انگریزوں کا کاشت کردا پودا ہے اور دوسرا بڑا الزام یہ کہ جماعت
اور بانئ جماعت احمدیہ اجرائے نبوت کے قائل ہیں۔ اور اس دوسری بات ہی کو لے کر

اکثر علماء نے کفر کے فتوے دیئے ۔ قارئین حیران ہوں گے کہ دیوبندیوں پر یا جماعت اسلامی پر یا تبلیغی جماعت پر یا اہل حدیث کے خلاف جسقدر فتوے لگے اس میں بھی اسی الزام کو دہرایا گیا اور یہ تجزیہ کیا گیا کہ اُن کے بزرگ بھی جماعت احمدیہ کے ہم مسلک تھے اس لئے اگر اس عقیدے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کافر ہے تو یہ کافر کیوں نہیں؟ اس پر بڑی لمبی لمبی بحثیں کی گئی ہیں ان کی تفصیل جاننے کے لئے کتاب دیوبندی مذہب بریلویت، حنفیت اور مرزائیت۔ تبلیغی جماعت حقائق و معلومات کے اجالے میں ۔ جماعت اسلامی کو پہچانئے، قادیانی ہی کافر کیوں؟ قادیانی فتنہ کیا ہے؟ کا مطالعہ کریں ۔ ان کتابوں میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ اوران فرقوں میں بعض بعض عقائد میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ چونکہ ہر فرقے نے دوسرے فرقے کو کافر قرار دینے کے لئے جماعتِ احمدیہ کے ساتھ ملانے کی کوشش کی ہے اور عقائد کو ملا کر دکھایا ہے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف یہ کتابیں لکھی ہیں اس لحاظ سے بڑی ہی دلچسپ بھی ہیں اور معلوماتی بھی۔ میں اس جگہ صرف دو تین اقتباس درج کرتا ہوں جن سے ان کتب کا خلاصہ قارئین کے ذہن میں آجائے گا لکھا ہے ۔

”ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے کہ غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو کافر اور خارج از اسلام قرار دے کر ہم نے کس حد تک دین کے تقاضے کی تکمیل کی ۔ وہ گمراہ نظریات جن کی بناء پر غُلام احمد قادیانی نے قسمت آزمائی کی تھی کیا وہ صوفی حلقوں میں رچے بسے نہیں ہیں ۔ کیا وہ تصوف جس کی بناء پر غلام احمد قادیانی کو معتوب کیا جا رہا ہے اس کو ہمارے مسلمان بھائی عین دین سمجھ کر سینے سے لگائے ہوئے نہیں ہیں ۔ جب یہ سب کچھ ہے تصوف عین دین ہے اور سارے ہی صوفیاء عقیدتوں اور سرافگندیوں کے مستحق ہیں تو پھر قادیانی ہی کافر کیوں؟“

(قادیانی ہی کافر کیوں صفحہ ۸ از حافظ سید محمد علی حسینی مولوی کامل جامعہ نظامیہ حیدرآباد اے۔ پی) سنہ اشاعت ۱۹۹۱ء

دوسرا حوالہ پڑھیئے:۔

"اب آخر میں بغیر کسی تمہید کے ہم آپ کی غیرتِ ایمانی کو آواز دیں گے کہ محض اللہ و رسول کی خوشنودی اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے آپ، خود فیصلہ کریں کہ قادیانی کو جس جرم کی بناء پر خارج از اسلام قرار دیا گیا اس جرم کا ارتکاب سب سے پہلے مولوی دیوبند نے کیا پھر کیا وجہ ہے کہ بانی دیوبند کے لئے آپ اپنے دلوں میں نرم گوشہ لئے بیٹھے ہیں۔"

(قادیانی فتنہ کیا ہے ؟ مصنفہ علامہ ارشد القادری شائع کردہ رضا اکیڈمی شارخ مالیگاؤں ص۳۲)

دیوبندیوں اور بریلویوں کا کہنا یہ ہے کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی[۲] کی مخالفت میں اہل حدیث نہ کھڑے ہوتے تو ان کی جماعت ترقی نہیں کر سکتی تھی جماعت کو ترقی دینے میں سب سے بڑا ہاتھ اہل حدیث کا ہی رہا ہے انہوں نے ہی شروع میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی تعریف کی اور پھر مخالفت کر کے کھاد کا کام کیا۔ اور پھر یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اصل میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اہل حدیث تھے۔ ادھر اہل حدیث یہ لکھتے ہیں کہ :۔

"مقلدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضا خانی حضرات کا مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر مقلد وہابی اہل حدیث باور کرانا۔ اور فتنہ مرزائیت کو غیر مقلدیت کی پیداوار قرار دینا وغیرہ گویا حق و انصاف کو زندہ درگور کر دینے کے مترادف ہے۔ جو صرف ان مقلدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضا خانی حضرات کی شان کے شایان ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اہل حدیث سے عوام کو متنفر و بیزار کرنے کے لئے یہ ناپاک ہتھکنڈے اس دور کی ایسی عظیم ترین غلط بیانی اور بے انصافی ہے کہ سابقہ ادوار میں اس کی مثال نہیں ملتی۔"

(حنفیت اور مرزائیت مؤلفہ مولانا عبد الغفور اثری اہل حدیث یوتھ فورس واٹر ورکس سیالکوٹ طبع اوّل مارچ ۱۹۸۷ء ص۳۸)

اسی طرح سے ایک جگہ لکھا ہے کہ :۔

" مرزا قادیانی کو بزرگ بنانے والے مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالجبار غزنوی ہی تھے جو کہ غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجتہد اور سرتاج ہیں"
(مرزا قادیانی کی حقیقت ص۳ بحوالہ حنفیت اور مرزائیت ص۳۳)

الغرض ہر فرقے نے جماعت احمدیہ کی قربت سے اپنے دامن کو پاک کرنے کی کوشش کی ہے اور دوسرے فرقوں کے ساتھ ملا کر جماعت کو دیئے گئے فتوؤں کے سہارے سے اس جماعت کو اسلام سے خارج بتایا ہے۔ ان کتابوں کو پڑھ کر ایک بات تو بڑی وضاحت کے ساتھ سامنے آئی ہے کہ دیگر فرقوں کے بزرگان سلف کے اکثر عقائد جماعت احمدیہ کے مسلک سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اگر جماعت احمدیہ کو ان عقائد کی بناء پر معتوب کیا جاتا ہے تو امت مسلمہ کے آئمہ سلف بھی محفوظ نہیں رہتے۔

جماعت احمدیہ اور انگریزی حکومت کی تعریف

جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور اس کی دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے انگریزی حکومت کی تعریف کی۔ اسکی حقیقت یہ ہے کہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے جس دور میں دعویٰ فرمایا اور جماعت کی بنیاد رکھی اس دور میں برطانوی حکومت ہندوستان پر قائم تھی۔ اور اس حکومت نے اس قدر مذہبی آزادی دے رکھی تھی کہ خود حکمرانوں کے صلیبی مذہب کی قلعی کھولنے اور عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ کسر صلیب کے فرائض سرانجام دینے پر بھی تعرض نہ ہوتا تھا۔ محض اسی صفت کی بناء پر بانیٔ جماعت احمدیہ نے اس وقت کی حکمران انگریزی حکومت کی تعریف کی تھی۔

اس کے ساتھ ساتھ دوسرا سبب یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کے مخالف ملاں اور مفاد پرست طبقے برطانوی حکام کے پاس حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے خلاف شکایتیں کرتے اور یہ باور کرانے کی کوشش کرتے رہتے تھے کہ یہ

انگریزی حکومت کے خلاف ہے اور در پردہ بغاوت کے لئے حکومت کے خلاف فوج جمع کر رہا ہے اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی حکومت کے لئے ویسی ہی مشکلات پیدا کرے گا۔ جیسی مہدی سوڈانی نے پیدا کی تھیں۔ پس مخالفین کی ایسی غلط شکایات اور الزامات کی تردید اور اپنی پوزیشن کو واضح کرنے کی غرض سے اپنی اور اپنے خاندان کی حکومت سے وفاداری کا ثبوت پیش کرنا ناگزیر تھا۔ ورنہ آپ تو خدائی مشن کے علمبردار تھے کسی حکومت سے کچھ لینا دینا نہ تھا۔ جیساکہ آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں،

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

انگریزوں کے کاشت کردہ دیگر پودے

حیرت کی بات تو یہ ہے کہ جن فرقوں کے علماء نے جماعتِ احمدیہ کو انگریزوں کا کاشت کردہ پودا بیان کیا اُن پر بھی ان کے مخالف فرقوں کی طرف سے یہی الزام ہے جسکی تردید نہیں کی جاسکتی۔ اس جگہ میں چند نمونے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:۔

دیوبندی انگریزی حکومت کا خود کاشتہ پودا

جماعت احمدیہ کے مخالف تمام فرقوں میں سے اپنے آپ کو صفحِ اوّل پر بتانے والے دیوبندی ہیں چونکہ ان کی ہی بہت سی شاخیں بہت سے ناموں سے پھیلی ہوئی ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے جماعتِ احمدیہ کی مخالفت میں اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ انہی لوگوں نے دنیا والوں کے سامنے بار بار اس بات کا شور مچایا کہ جماعتِ احمدیہ انگریزوں کا لگایا ہوا پودا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے میں ان ہی کے چہرے سے پردا ہٹاؤں۔ دیوبندیوں کے بارہ میں خود ان کے اسلامی بھائیوں نے لکھا ہے کہ:۔

راستے ایک طرف مبلی تو اس میں ستاں لیا تو دوسری طرف جس میں تو جو

" تھانہ بھون میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی و پنجاب میں مولوی حسین علی اس برطانوی محکمہ کے سول ایجنٹ تھے۔ یہاں تک کہ تھانوی صاحب کو انگریزی سرکار سے مال ودولت کے خاص ڈبل وظیفے مقرر کر دیئے گئے تھے۔ دیکھو (مکالمۃ الصدرین مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی ص۹) پھر تو دیوبندیوں کی پانچوں گھی میں ہوگئیں۔ کہیں جمیعۃ علماء اسلام انگریزی کی رقم سے پیدا ہوئی (مکالمہ ص۷) اور کہیں تبلیغی جماعت اس اسی بہادر کے سرمایہ سے دور وجود میں آئی (مکالمہ ص۸) اور کہیں اسی کے اشارے سے کانگرس کا ظہور ہوا۔ (مکالمہ ص۹) غرض کہ ان سیاسی چالوں کے نام پر زر اندوزی کے تمام اسباب مکمل کر لئے گئے اور کون مسلمان نہیں جانتا کہ دیوبندی جس جماعت کے بھی قائد بنے ہمیشہ مسلمانوں کی تباہی کا ہی نظریہ ان کے سامنے تھا۔"

(دیوبندی مذہب مصنفہ مناظر اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی صاحب ناشر مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور ص۷۸، ۷۹)

جمیعۃ العلماء انگریزوں کا خود کاشتہ پودا

جمیعت علماء جو کہ دیوبندیوں کی ہی ایک شاخ ہے اس کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

" کلکتہ میں جمیعۃ العلماء اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے ...... گفتگو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ ان (دیوبندیوں) کو کافی رقم اس مقصد کے لئے دے گی چنانچہ ایک بیش قرار رقم اس کے لئے منظور کر لی گئی اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد سبحانی صاحب کے حوالے بھی کر دی گئی۔ اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا۔"

(مکالمۃ الصدرین شبیر احمد عثمانی ص۷ بحوالہ درجہ بالا دیوبندی مذہب ص۳۵۸)

اشرف علی صاحب تھانوی انگریزوں کے پودے

خود مولانا اشرف علی صاحب

تھانوی کے بارے میں لکھا ہے کہ :۔

"دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلّم و بزرگ پیشوا تھے ۔ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا ہے کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے ۔" (مکالمۃ الصدرین شبیر احمد عثمانی صـ۹)

دیو بندی علماء اور دیو بند سے تعلق رکھنے والوں کا انگریزوں سے کیسا تعلق رہا اور یہ کس کس طرح انگریزوں کے لئے کام کرتے رہے اور کن کن چالوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے رہے یہ ایک لمبی بحث ہے جو دوست اس کی تفصیل جاننے کے خواہش مند ہوں وہ دیو بندی مذہب کتاب کے باب نہم انگریز و دیو بندی گٹھ جوڑ کا مطالعہ کریں ۔

بریلویت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا

بریلوی حضرات نے بھی کوئی کمی نہیں کی انہوں نے بھی جا بجا جماعت کے متعلق لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ جماعتِ احمدیہ انگریزوں کا کاشت کردہ پودا ہیں اب یہ خود کس کا کاشت کردہ پودا ہیں یہ بھی پڑھیں لکھا ہے :۔

"اس گروہ کے عقائد بعض دوسرے اسلامی ملکوں میں تصوّف کے نام پر رائج ہیں۔ غیر اللہ سے فریاد رسی اور ان کے نام کی منتیں ماننا جیسے عقائد سابقہ دور میں بھی رائج و منتشر رہے ہیں ۔ بریلوی حضرات نے ان تمام مشرکانہ عقائد اور غیر اسلامی رسوم و روایات کو منظم شکل دے کر ایک گروہ کی صورت اختیار کر لی ہے۔

اسلامی تاریخ کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ تمام عقائد اور رسمیں ہندو ثقافت اور دوسرے ادیان کے ذریعہ سے مسلمان میں داخل ہوئیں اور انگریزی استعمار کی وساطت سے پروان چڑھی ہیں ۔"

(بریلویت تاریخ و عقائد صـ۲۱)

اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے کہ:

" مگر بریلوی مکتبِ فکر کے امام و مجدد نے انگریزوں کے خلاف چلنے والی اس تحریک کے اثرات و نتائج کو بھانپتے ہوئے انگریزوں سے دوستی کا ثبوت دیا۔ اور تحریکِ خلافت کو نقصان پہنچانے کے لئے ایک دوسرا رسالہ دوام العیش کے نام سے تالیف کیا جس میں انہوں نے واضح کیا کہ چونکہ خلافتِ شرعیہ کے لئے قریشی ہونا ضروری ہے متصل عبارت ہے

اس لئے ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ترکوں کی حمایت ضروری نہیں۔ کیونکہ وہ قریشی نہیں ہیں۔ اس بناء پر انہوں نے انگریزوں کے خلاف چلائی جانے والی اس تحریک کی بھرپور مخالفت کی اور انگریزی استعمار کی مضبوطی کا باعث بنے۔" (بریلویت تاریخ و عقائد ص ۷۹-۸۰)

اب بتائیں کہ انگریزوں کا پٹھو کون تھا اور انگریزوں کا کاشت کردہ پودہ کون؟ اگر کسی کو مزید معلومات کی ضرورت ہو تو بریلوی فتوے، تکفیری افسانے، آئینہ صداقت کتب کا مطالعہ کرے جس میں صاف صاف اور واضح طور پر لکھا ہے کہ جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی انگریزوں کے ایجنٹوں میں سرِ فہرست تھے

تبلیغی جماعت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا

تبلیغی جماعت جس کو عمومی طور پر دیوبندیوں کی ہی ایک شاخ خیال کیا جاتا ہے اُن کے تعلق سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ ان کو بھی مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے کے لئے انگریزوں نے کھڑا کیا تھا۔ لکھا ہے:-

" اس لئے انگریزوں کو ایک ایسی مذہبی تحریک کی ضرورت پیش آئی جس کے چلانے والے اپنے ظاہر کے اعتبار سے مسلمانوں میں باریاب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہوں تا ان کے ذریعہ مسلمانوں کو مذہبی انتشار میں مبتلا کیا جاسکے۔

چنانچہ اس عظیم مقصد کے لئے انگریزوں نے مالی امداد کا سہارا دے کر

مولانا الیاس کو کھڑا کیا۔ جیسا کہ دیوبندی جمیعۃ العلماء کے ناظم اعلیٰ مولانا حفظ الرحمٰن نے اپنے بیان میں خود اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مکالمہ الصدرین نامی کتاب کا مرتب ان کی ایک گفتگو کا سلسلہ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے

" اسی ضمن میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔ مکالمۃ الصدرین ص۸ شائع کردہ دیوبند"۔
(تبلیغی جماعت حقائق و معلومات کے اجالے میں" علامہ ارشد القادری مکتبہ جام نور نئی دہلی ۔۲)

وہابی انگریزوں کے پودے

علماء کی تحریروں کے مطابق تو انگریزوں نے ایک پودا یا چند پودے نہیں لگائے بلکہ باغ کے باغ لگائے دکھائی پڑتے ہیں وہابی تحریک جس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جناب شیخ عبدالوہاب صاحب نجدیؒ نے اس کی بنیاد رکھی تھی اس وہابی تحریک کو بھی انگریزوں نے ہی پروان چڑھایا ہے اور جب ہم وہابی تحریک کہہ دیں تو پھر اس میں مسلمانوں کا کوئی ایک فرقہ نہیں بلکہ بہت سے فرقے شامل ہو جاتے ہیں کیونکہ جس کے بھی خیالات بریلویت سے ٹکرا جائیں وہ وہابی ہو گیا۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

" لیکن یہ حقیقت اب ڈھکی چھپی نہیں رہ گئی ہے کہ "وہابی تحریک" بھی ہندوستان میں انگریزوں کے دودھ پر ہی پل کر جوان ہوئی۔ ان کی سیاسی حمایت، اخلاقی تائید اور مالی امداد بھی حاصل کر کے ہی یہ جماعت جہاد کا سوانگ رچا سکی اور ہندوستانی مسلمانوں کی اس متحدہ طاقت کو جسے مولانا فضل حق علیہ الرحمہ اور ان کے رفقاء انگریزی سامراج کے خلاف استعمال کر رہے تھے جہاد کے نام پر اس کا رخ افغانی مسلمانوں کی طرف پھیر سکی۔" (تبلیغی جماعت حقائق و معلومات کے اجالے میں ص۱۰)

جماعت اسلامی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا

اب غور کریں اور دیکھیں کہ مسلمان فرقوں میں سے کون سا فرقہ ایسا ہے جو دوسروں کی نظر میں انگریزوں کا کاشت کردہ

پودا نہیں رہا۔ اب ایک نجی جماعت اسلامی جو ہر دم جہاد جہاد کا نام لیتی ہے ان کی
حقیقت کیا ہے وہ کس کے زیر اثر اور زیر سایہ میں۔ ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے:۔

"دینی تعلیم و تربیت کے کام میں مولانا روز اوّل ہی سے بیزار تھے وہ مروجہ
دینی عربی مدارس کی تعلیم کو لوٹا، مسواک، مصلّے اور استنجاء کی تعلیم سمجھتے تھے
اور خود چونکہ جدید دور کے مجدّد اسلام تھے وہ محض کتابوں رسالوں اور اخبارات
کے ذریعے ذہنوں کو سدھارنے کا طریقہ کافی سمجھتے تھے۔ اسی لئے موصوف
نے اپنی زندگی میں ایک بھی دینی درس گاہ قائم نہیں کی۔ اور پاکستان میں جماعت
اسلامی کی ایک بھی تعلیمی درس گاہ نہیں جس میں مسلمان بچے دینی دنیاوی
تعلیم حاصل کر سکتے ہوں۔ موصوف نے کبھی یہ بھی محسوس نہیں کیا کہ جب
حکومت ان کے ہاتھ میں آئے گی تو وہ بغیر دینی عمال وحکام کے اسے الٰہیہ
کیسے بنائیں گے۔ اور یہ انگریز کی پروردہ یا مغربی طرز پہ تربیت یافتہ
سرکاری مشینری ان کی مجوزہ حکومت الٰہیہ کو کیسے چلائے گی۔"

(جماعت اسلامی کو پہچانئے مرتبہ حکیم اجمل خان دار الکتاب ۸۰۴۸ پٹودی ہاؤس دریا گنج نئی دہلی ۲
سن اشاعت ۱۹۹۰ء صفحہ ۲۰۳-۲۰۴)

جماعت احمدیہ کس کا کاشت کردہ پودا ہے؟

جماعت احمدیہ کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا کہنے والوں نے جب کسی دوسرے فرقے کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا
بتایا تو ساتھ ہی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ فرقہ بھی احمدیوں کی طرح سے انگریزوں کا
ہی خود کاشتہ پودا ہے۔ جس فرقہ کو بھی انگریزوں کے ساتھ ملایا گیا اس نے اپنی بریّت کے
لئے کوئی دلائل نہیں دیئے۔

لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کا سوال ہے تو میں صرف ایک حوالہ پیش کر دیتا
ہوں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ جماعت احمدیہ کس کا کاشت کردہ پودا ہے۔ بانی جماعت
احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے

یہ اُن لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے ...... اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو ..... جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳، ۱۴ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۹-۵۰)

مخالفین احمدیت کا انجام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کے انجام کو کون نہیں جانتا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا انجام کیا ہوا آج لوگ اس کے نام تک سے واقف نہیں وہ شہر جہاں وہ پیدا ہوئے پلے بڑھے اور مخالفت کا ایک شور بلند کیا اُن کے ذکر سے آج خاموش

ہے پوچھو تو بھی کوئی اُن کے وجود کا پتا دینے والا نہیں ان کی قبر کے نشان تک اس زمین سے مٹا دیئے گئے جبکہ ایک بدنام طبقے کے قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی تھی دیکھو۔

اوّل المکفرین کا کیا انجام ہؤا ہے

مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب :- مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق اُن کا ایک چاہنے والا لکھتا ہے ۔

" ابو الوفاء حضرت مولینا ثناء اللہ مرحوم جب تک ہمارے درمیان زندہ رہے اُن کے ارادتمند انہیں دین و ملت کی آبرو سمجھتے رہے۔ اُن کی خدمت کو سراہاتے رہے اُن کے تبحّرِ علمی۔ اُن کے کمالِ مناظرت، ان کی بے مثال تقریر اور اُن کی مبے عدیل تحریر اور اُن کی ذہانت و فطانت کی تعریف کرتے رہے۔ وہ ناخدائے قوم جہاں کہیں تشریف لے گیا ہجوم معتقدین "رواق گوشہ چشم من آشیانہ تست" (یعنی میری آنکھوں کی پتلی میں تیرا گھر ہے) کہتا ہوا اسے آنکھوں میں جگہ دیتا رہا۔ اس مردِ مجاہد کی زندگی گو اعداء کی فتنہ پردازیوں سے خالی نہ تھی ۔ مگر اکثر مواقع پر مخالفین بھی اس کی تعریف میں تر زبان نظر آتے تھے الغرض اس کے پاک وجود کو یار و اغیار، دوست و دشمن سب ہی واجب التعظیم اور قابل ستائش سمجھتے نیز مفید اور نفع بخش بھی ۔

لیکن جونہی اس شیرِ بیشۂ ملت کی آنکھیں بند ہوئیں، وہ بقول دانایان یونان رہنماؤں کی تیسری قسم میں شامل ہوگیا۔ اسے یکسر بھلا دیا گیا — فراموش کر دیا گیا۔ اس کا نام زندہ رکھنے کا فرض جن افرادِ قوم، جن احباب جن معتقدین اور جن اکابرِ جماعت پر عائد ہوتا تھا انہوں نے تجاہل عارفانہ سے نہیں، تغافل مجرمانہ سے کام لیا ۔ وہ اصحاب جن پر امید تھی کہ اس کے کام اور اس کے مشن کو مرنے نہیں دیں گے اس کے رخصت ہوتے ہی بیگانے بن گئے اور اس طرح چپ سادھ لی جیسے وہ اس بزرگ سے واقف

ہی نہ مجھے ۔ آہ ! ؎

دل میں ذوقِ وصل و یادِ یار تک باقی نہیں
آگ اس گھر کو لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا ۔"

آگے لکھا ہے :۔

"اس کے یاروں اور دوستوں میں، اس کے ارادتمندوں اور معتقدوں میں، اس کے مدّاحوں اور تعریف کرنے والوں میں اتنی جرأت اور اتنی توفیق بھی نہیں ہوتی، کہ اس کے نام اور اس کے کام کو زندہ رکھنے کے لئے کوئی چھوٹی سی یادگار کوئی معمولی سا میموریل ہی قائم کر دیں تاکہ لوگ اسے دیکھ کر یہ تو کہہ سکیں کہ ثناء اللہ بھی ایک ریفارمر ہو گزرا ہے ۔

ہمارے زخمی دل پر اُس جلسے کی یاد نمک پاشی کر رہی ہے جس میں حضرتِ مغفور نے اپنی تقریر کا آغاز اس شعر سے کیا تھا۔ کہ ؎

غم سے مرتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی
کہ کرے تعزیتِ مہر و وفا میرے بعد

مرحوم کی روح بہت خوش ہوگی کہ ان کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے، سچ پوچھئے تو یہ مہر و وفا کا پتلا تھا بھی اسی لائق کہ ساری عمر مذہب و قوم کی خدمت کر کے پنجاب کے ایک گمنام گوشے میں دفن ہو جائے جہاں اس کا کوئی یار و غمخوار دعائے مغفرت کے لئے بھی نہ پہنچ سکے۔"

آگے لکھتے ہیں :۔

"آج تو یہ حالت ہے کہ مرحوم کی سوانح عمری لکھنا تو ایک طرف، غالباً اسے کوئی پڑھنا بھی پسند نہ کرے گا۔" :

(سیرت ثنائی یعنی ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری کی سوانح حیات مرتبہ مولانا عبد المجید سوہدروی ۔ ناشر الکتاب انٹرنیشنل جامعہ نگر نئی دہلی ۲۵ صفحہ ۲۳، ۲۴، ۲۵)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے انجام کا ہمیں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں خود ان کے چاہنے والوں نے ہی اُن کا رونا رو دیا ہے ۔ ذرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

پیشگوئی پڑھیں اور جماعت کی ترقی پر ایک نظر کریں اور پھر ان لوگوں کی سوانح حیات اور انجام پر غور کریں تو عبرت کا درس ملتا ہے۔ مخالف خود ہی اپنی تحریکات کو سمیٹتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے بعد میں اُٹھنے والوں کا انجام ہماری آنکھوں کے سامنے ہے خواہ وہ عیدی امین ہو یا شاہ فیصل، ذوالفقار علی بھٹو ہو یا پھر جنرل ضیاء الحق کوئی بھی وجود کسی تبصرے کا محتاج نہیں۔

قارئین جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ہادی آیا تو مخالف تنظیموں نے تن من دھن سے اسکی مخالفت کی اور پیسے کو پانی کی طرح بہایا قرآن کریم سورۃ الانفال آیت نمبر ۳۷ میں اس کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ مخالف مال کو خرچ کرتے پھر حسرت کرتے اور تاسف کرتے ہیں یہی نقشہ جماعت احمدیہ کے مقابل پر جماعت کے مخالفین کا اُبھرا ہے۔ جس کا ذکر خود مخالف علماء اکثر کرتے ہیں جبکہ حال ہی میں سعودی گزٹ نے بڑی حسرت اور تاسف سے ایک مضمون شائع کیا۔

مخالفین کی حسرتیں اور جماعت کی ترقی

مخالف علماء جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنی سرگرمیوں پر تاسف کرتے ہیں۔ تحریک دیوبند جوڑ سنگیں مارنے میں اول نمبر پر مانی جاتی ہے۔ اور اُن کا دعویٰ ہے کہ احمدیت کی مخالفت کا بیڑا ہم ہی نے اٹھا رکھا ہے اُن کا تاسف دیکھیں لکھا ہے۔

" امریکہ کی چار ریاستوں میں ان کے ۹ مشن کام کرتے ہیں، ان کی چودہ عبادت گاہیں ہیں تین مذہبی مدرسے ہیں اور پانچ اخبارات ورسائل وہاں سے شائع کئے جاتے ہیں۔ یورپ کے ملکوں میں کینیڈا، انگلینڈ، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، بلجیم۔ اسپین اور اٹلی میں ان کے ۴۳ مشن ۱۳ عبادت گاہیں۔ دو مذہبی مدرسے مصروف کار ہیں اور ۱۹ اخبارات ورسائل جاری ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں فلسطین، شام لبنان، عدن، مصر کویت، بحرین، ، مسقط دبئی اور اُردن میں دس مشن چار عبادت گاہیں ایک مدرسہ ہے اور ایک ماہ وار رسالہ "البشریٰ"

عربی زبان میں شائع ہوتا ہے۔

مشرقی افریقہ کی ریاستوں میں کینیا، تنزانیہ، یوگنڈا، زامبیا، اور وسطی افریقہ میں کل ۲۶ مشن ۱۷ عبادت گاہیں اور پانچ مذہبی مدارس ہیں پانچ رسالے اور اخبارات جاری ہیں۔ سب سے زیادہ زور مغربی افریقہ پر لگایا گیا ہے وہاں نائیجریا، گھانا، سیرالیون، گیمبیا، آئیوری کوسٹ لائبیریا، ٹوگولینڈ، نائیجر، بیتن اور صومالیہ میں ۲۳۷ مشن ۴۱۹ عبادت گاہیں ۱۵۴ مذہبی مدرسے اور ۲۵ ہسپتال ہیں اور چار اخبارات و رسائل شائع کئے جاتے ہیں۔ مشرق بعید میں انڈونیشیاء۔ ملیشیا، فجی آئی لینڈ، جاپان، فلپائن، جنوبی افریقہ میں کیپ ٹاؤن میں ۳۷ مشن اور ۱۲۷ عبادت گاہیں اور پانچ مدرسے ہیں اور چھ اخبارات ورسائل شائع ہوتے ہیں، مشرق بعید میں سب سے زیادہ کامیابی ان کو انڈونیشیا میں حاصل ہوئی ہے جو ایک مسلمان ملک کہا جاتا ہے، صرف انڈونیشیا میں ۳۰ مشن مصروف کار ہیں اور ۱۱۵ عبادت گاہیں اس کے مختلف شہروں میں موجود ہیں۔

.... اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ قادیانیت کی تبلیغ میں کتنی منظم اور کتنی بڑی فوج لگی ہوئی ہے۔ اور یہ ساری فوج صرف امت اسلامیہ پہ حملہ آور ہے اور اس کی مدافعت میں کوئی مستحکم تنظیم ہماری نگاہوں میں نہیں ہے جو اس زہر کا تریاق بہم پہنچا سکے"

(دارالعلوم دیوبند احیاء اسلام کی عظیم تحریک تالیف مولانا اسیر آدروی باہتمام وحیدالزماں کیرانوی دارالمولفین، دیوبند یو۔ پی انڈیا ص ۱۹۸، ۱۹۹ طبع اول ۱۹۹۱ء)

ایک طرف بلند بانگ دعویٰ کہ ہم نے احمدیت کو پچھاڑ دیا اور ہر میدان میں شکست دے دی اور دوسری طرف یہ حسرت کہ ہمارے نظام کو اس جماعت کا مقابلہ کرنے کی طاقت ہی نہیں اور ہمارے پاس وہ تریاق ہی موجود نہیں۔ یہی قاطع دلیل ہے کہ یہ درخت کسی حکومت کے ہاتھ کا لگایا ہوا نہیں بلکہ

خدائے قادر و توانا کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے اور خدا کے درخت کو دنیا کی کوئی طاقت اکھاڑ نہیں سکتی۔

الکفر ملۃ واحدہ

دوسری بات قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ خبیث کو طیب سے الگ کر دے پھر خدا تعالیٰ خبیث کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ایک ڈھیر کی مانند کر دیتا ہے۔ تاکہ اُس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دے۔ دراصل یہ "الکفر ملۃ واحدۃ" کی طرف اشارہ ہے کفر ایمان کے بالمقابل ملت واحدہ بن جاتا ہے۔ آپ کسی نبی کے دور کو بھی دیکھیں نبی پر ایمان لانے والوں کے مقابل پر کفر ہمیشہ سے ملت واحد بنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعویٰ فرمایا اور چند لوگ آپ پر ایمان لے آئے تو آپ کے مقابل پر کفر ملت واحدہ بن گیا وہ دل جو آپس میں پھٹے ہوئے تھے وہ ایمان کے بالمقابل اکٹھے ہو گئے۔ یہی خبیث تھا جو ایک پر ایک رکھا گیا اور ایک ڈھیر کی مانند ہو گیا جس کے جہنم میں ڈالے جانے کا وعدہ ہے بشرطیکہ وہ حق کو قبول نہ کریں۔ ہاں اگر حق کو قبول کر لیں گے تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اُن کو معاف کر دے گا لیکن اگر مومنوں کے مقابلہ میں کفر کرنے والوں کی صف میں کھڑے ہوں گے تو اُن سے وہی سلوک ہوگا جو اس سے پہلوں کے ساتھ ہو چکا ہے۔

خدا تعالےٰ اسی بات کو ایک اور جگہ بیان فرماتا ہے کہ:۔

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

(سورہ ہود آیت: ۱۸)

ترجمہ:۔ یعنی پس کیا وہ (شخص) جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر

(قائم) ہے اور جس کے پیچھے بھی اس کی طرف سے ایک گواہ آئے گا (جو اس کا فرمانبردار ہوگا) اور اس سے پہلے بھی موسیٰ کی کتاب (آچکی) ہے (جو اس کی تائید کر رہی ہے اور) جو (اس کے کلام سے پہلے) لوگوں کے لئے امام اور رحمت تھی (ایک چھوٹے مدعی جیسا ہو سکتا ہے) وہ (یعنی موسیٰ کے سچے پیرو) اُس پر (ایک دن ضرور) ایمان لے آئیں گے اور ان مخالف گروہوں میں سے جو کوئی انکار کرتا رہے گا، دوزخ اس کا موعود ٹھکانا ہے پس (اے مخاطب) تو اس کے متعلق کسی (قسم کے) شک میں نہ پڑ۔ وہ یقیناً حق ہے (اور) تیرے رب کی طرف سے (ہے) لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

قرآن کریم کی یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر تین زبانوں کی شہادت بیان کر رہی ہے ماضی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گواہی۔ حال میں خود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن نشان اور مستقبل میں ایک گواہ کے آنے کی پیش خبری دے رہی ہے کہ وہ آکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر گواہی دے گا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کو اس جگہ بھی یاد کروایا ہے کہ اس آنے والے کے مخالف گروہوں میں سے جو کوئی بھی انکار کرے گا اس کا ٹھکانا آگ ہو گی۔ اس سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے والے اوّل نمبر پر ہیں پھر آنے والے کا انکار کرنے والے بھی اسی گروہ میں شامل ہوں گے جن کا ٹھکانا آگ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آخری زمانہ میں پیدا ہونے والے گروہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

" وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرٍ و قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ

وَّ سَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِرمِذِی وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدُ وَاَبِيْ دَاؤدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ".

(مشکوٰۃ شریف عربی اردو تصنیف امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۷۴۲ھ مترجم مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری تصنیف شدہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی طبع بار اوّل فروری ۱۹۸۷ء ص ۵۷)

ترجمہ :- یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت پر بھی ایسے وقت آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے تھے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بنی اسرائیل میں سے اپنی ماں کے پاس علانیہ طور پر گیا ہوگا تو ایسا ہی میری امت میں بھی ہوگا۔ اور بے شک بنی اسرائیل میں بہتّر فرقے ہوئے تھے پس میری امت تہتّر فرقوں میں بٹے گی جو ماسوا ایک کے سب کے سب جہنمی ہوں گے سرکار سے دریافت کیا گیا کہ وہ فرقہ کون سا ہے سرکار نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابی ہیں یہ روایت ترمذی نے کی ہے لیکن احمد اور ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس طرح منقول ہے۔ بہتر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور وہ راہ یافتہ جماعت ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ حدیث قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت کی صاف اور واضح تفسیر پیش کرتی ہے۔ قرآن کریم کی آیت میں ہے کہ فَمَن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ یعنی ان گروہوں میں سے یا فرقوں میں سے جو کوئی بھی انکار کرے گا اس کا ٹھکانہ آگ ہوگی۔ اور حدیث کے الفاظ بھی یہی ہیں کہ بہتر آگ میں جانے والے ہیں اور لازمی بات یہ ہے کہ انکار کرنے والے ہی آگ میں جائیں گے جبکہ ایمان لانے

والوں سے تو انعام کا وعدہ ہے اور حدیث میں نجات یافتہ گروہ کے متعلق لکھا ہے کہ ما انا علیہ و اصحابی اور وھی الجماعت کہ وہ میرے اور میرے صحابہ کی طرح سے ہوں گے۔ اور دوسری نشانی بتائی کہ وہ ایک جماعت ہوگی۔ ایمان لائیں گے تو ہی صحابہ میں شامل ہوں گے اور ایمان لانے والا گروہ صرف ایک ہوگا وہ بھی جماعت کی صورت میں۔

فی زمانہ جتنے بھی فرقے پائے جاتے ہیں اُن میں سے ہر فرقہ اپنے آپ کو جنتی بیان کرتا اور دوسروں کو جہنمی بتاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام فرقوں نے ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دیئے ہیں جن کے نمونے آپ پڑھ چکے ہیں۔ اسی طرح سے ہر فرقہ اپنے آپ کو صحابہ کے قدم بقدم بیان کرتا ہے خواہ وہ کردار اُن میں ظاہر ہوں یا نہ ہوں گذشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جو شخص کسی کو کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو جسے کافر کہا جا رہا ہے تو پھر وہ کفر پلٹ کر اسی پر پڑتا ہے اور کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اس کسوٹی کے مطابق تمام فرقے ایک دوسرے کو کافر کہہ کر کفر کی صف میں کھڑے ہو گئے یہاں پر لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بھی تو دوسروں کو کافر سمجھتی ہے۔ تو وہ خود کون ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے کسی کو کافر نہیں کہا۔ دوسرے فرقوں کے علماء نے جب آپ پر کفر کے فتوے لگائے تب آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی ارشاد دہرایا اور آپ نے فرمایا کہ جب میں خدا کے فضل سے کافر نہیں توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج پر خدا رسول فرشتوں کتابوں قیامت اور خیر و شر پر میرا ایمان ہے تو پھر میں کس طرح کافر ہوا چونکہ آپ نے مجھے کافر کہا جبکہ میں کافر نہیں تو یہ کفر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں پلٹ کر آپ پر پڑا اور آپ لوگ اپنے ہی قول سے کافر ٹھہرے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مومن اور کافر میں کون سی بات امتیاز کرتی ہے؟ صرف ایمان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی پیشگوئی موجود ہے کہ آخری زمانہ

میں امام مہدی علیہ السّلام ظہور کریں گے اُن پر ایمان لانا فرض ہے تو جو لوگ ایمان لے آئے وہ کافر کیسے ہوئے۔ کافر تو وہ ٹھہریں گے جو انکار کرتے ہیں۔ جب ہم ان علماء سے پوچھتے ہیں کہ چلو اگر تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ مان لیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السّلام وہ امام مہدی نہیں جس کے آنے کی پیشگوئی ہے تو اگر اُن کی جگہ کوئی اور امام مہدی آجائے جس کو آپ لوگ سچّا تسلیم کرتے ہوں تو یہ بتائیں کہ اس سچے امام مہدی کا انکار کرنے والا آپ لوگوں کے نزدیک کون ہوگا۔ مومن یا کافر؟ تو جواب ہوتا ہے کہ کافر۔ اب سوال تو صرف شخصیت کا ہے اس بات میں تو تمام فرقے والے متفق ہیں کہ سچّے مہدی کا انکار کرنے والا لازماً کافر ہے۔ تو جماعتِ احمدیہ اگر دوسروں کو کافر سمجھتی بھی ہے تو وہ صرف اسی لئے کہ انہوں نے ایک سچّے امام مہدیؑ اور مسیح موعودؑ کا انکار کیا ہے اسی طرح سے جماعتِ احمدیہ نے کبھی بھی کسی خاص فرقہ کے خلاف کوئی کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ جیساکہ دیگر فرقے فتوے دیتے آئے ہیں اور دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تمام فرقوں میں سے جو بھی اس سچے امام مہدی کا انکار کر دے (جسے ہم سچا مان رہے ہیں اور وہ سچّا ہے) ایک ہی صف میں شمار کرتے ہیں لیکن اسلام سے خارج نہیں کہتے۔

مسلمان کی تعریف کیا ہے؟

جماعتِ احمدیہ کا جہاں سوال آتا ہے تو تمام فرقوں کے لوگ اکٹھے ہو کر اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کافر ہے اور بے دین حتّٰی کہ اسلام سے خارج۔ اس بات کو میں آگے بیان کروں گا کہ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا راز پوشیدہ تھا۔ لیکن میں اس وقت اس بات کو بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آخر ایک مسلمان کی تعریف کیا ہوگی۔ کیسے جانا جائے کہ یہ مسلمان ہے اور یہ کافر۔ اس پر علماء کی آراء کیا ہیں سب فرقوں کے علماء کسی ایک بات پر متفق ہیں یا پھر اس میں بھی اختلاف رکھتے ہیں۔

پاکستان میں ۱۹۵۳ء میں فساد پھوٹ پڑا جس میں مطالبہ یہ تھا کہ جماعتِ

احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر احمدیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے وغیرہ اس میں سیاست کا بھی ایک خاص حصّہ تھا بہر حال اُن فسادات کے بعد فسادات کی انکوائری کے لئے منیر انکوائری کے نام سے ایک کمیشن مقرر ہوا اس میں مختلف علماء کو بھی بیان دینے کیلئے اور انکوائری کے لئے طلب کیا گیا اس وقت ایک سوال یہ بھی اٹھا کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے؟ ہر فرقے کے عالم نے اپنے اپنے رنگ میں مسلمان کی تعریف کی اور کوئی بھی مسلمان کی تعریف بیان کرنے میں دوسرے سے متفق نہ ہو سکا۔ خاص طور پر اس حصّہ کو میں یہاں درج کرتا ہوں تاکہ قارئین اندازہ کر سکیں کہ کافر کافر کہنے والوں کے نزدیک مسلمان کون ہے؟

سوال ہوا۔

"مسلم کی کیا تعریف ہے"؟

جواب مولانا ابوالحسنات قادری صاحب

۱۔ اُسے توحید پر ایمان ہو ۲۔ اسے پیغمبر اسلام و نیز ان سے قبل کے تمام انبیا پر ایمان ہو۔ ۳۔ اسے پیغمبر اسلام کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان ہو۔ ۴۔ اسے قرآن پر ایمان ہو جس طرح خدا نے محمدؐ پر نازل کیا ہے ۵۔ وہ رسولؐ کے احکامات پر ایمان رکھتا ہو۔ ۶۔ اسے قیامت پر ایمان ہو۔"

سوال؛ کیا تارک صلوٰۃ مسلمان ہے؟

جواب:۔ "ہاں۔ لیکن منکر صلوٰۃ نہیں"۔

مولانا احمد علی، صدر جمیعۃ العلمائے اسلام، مغربی پاکستان نے اس سوال کا حسبِ ذیل جواب دیا۔

"ایک شخص مسلمان ہے اگر وہ ۱۔ قرآن پر ایمان رکھتا ہے۔
۲۔ جو کچھ رسولؐ نے کہا ہے اگر کوئی شخص ان دو باتوں کو مانتا ہے تو وہ ان کے علاوہ کسی دیگر شے پر ایمان لائے یا کچھ کئے بغیر مسلمان کہلائے گا۔"

سوال:۔ "مسلمان کی تعریف بیان کیجئے۔"

مولانا ابو اعلیٰ مودودی !" ایک مسلم ہے اگر وہ ان چیزوں پر ایمان رکھتا ہو۔
۱۔ توحید ۔۲۔ تمام انبیائے کرام ۔۳۔ خدا کی بھیجی ہوئی ساری کتابیں
۴۔ ملائکہ ۔ ۵۔ یوم آخرت"
سوال !" کیا محض ان چیزوں پر اپنے ایمان کا اقرار کر کے ایک شخص مسلمان کہلائے
اور اسلامی ریاست میں مسلمان کا سا برتاؤ کئے جانے کا مستحق ہے ؟"
جواب !" ہاں"
سوال ، اگر ایک شخص کہتا ہے کہ وہ ان چیزوں پر ایمان رکھتا ہے تو کیا کسی کو اس
کے ایمان پر اعتراض کرنے کا حق ہے ؟"
جواب ، میں نے جو پانچ صفات بتائی ہیں وہ بنیادی ارکان ہیں اور ان میں
سے کسی ایک میں رد و بدل کرنے سے ایک شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو
جائے گا۔" غازی سراج الدین صاحب نے فرمایا
" میں اس شخص کو مسلمان سمجھتا ہوں اگر وہ کلمہ پر اپنے ایمان کا اقرار کرے یعنی
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ اور رسول ؐ کے نقش قدم پر چلتا ہو۔"
مفتی محمد ادریس، جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور! نے فرمایا :۔
" لفظ مسلمان فارسی زبان سے ماخوذ ہے لفظ مسلمان (جو فارسی میں مسلم کے لئے
استعمال ہوتا ہے) اور مومن میں فرق ہے میرے لئے لفظ مومن کی تعریف
بیان کرنا ناممکن ہے مجھے اس کی تعریف کرنے میں کئی صفحات درکار ہوں
گے۔ ایک شخص مسلمان ہے اگر وہ اللہ کا مطیع ہے۔ اسے توحید انبیاء
اور یوم آخرت پر ایمان رکھنا چاہیئے۔ ایک شخص جو اذان اور قربانی پر
یقین نہیں رکھتا دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا۔ اسی طرح بے شمار
دیگر چیزیں ہیں۔ جو ہمارے نبی سے تواتر کے ساتھ موصول ہوئی ہیں
مسلمان ہونے کے لئے اُن تمام چیزوں پر ایمان ضروری ہے۔ میرے
لئے اُن کی مکمل فہرست دینا ناممکن ہے۔"
حافظ کفایت حسین" ادارہ حقوق تحفظ شیعہ" فرماتے ہیں :۔

"ایک شخص مسلمان کہلانے کا مستحق ہے اگر وہ ۱۔ توحید ۲۔ نبوت ۳۔ قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تین بنیادی عقائد ہیں جن پر ایمان لانا مسلمان کے لیئے ضروری ہے ان تین بنیادی ارکان پر شیعوں اور سنیوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ان تین عقائد پر ایمان کے علاوہ مسلمان ہونے کے لئے دیگر چیزوں پر جسے ضرورتِ دین کہتے ہیں ایمان لانا ضروری ہے۔ مجھے اُن کے بیان کرنے اور شمار کرنے میں دو دن درکا ہوں گے لیکن مثال کے طور پر میں اتنا کہوں گا کلام پاک کا احترام، وجوب نماز، وجوب روزہ، وجوب حج شریعت اور دوسری چیزیں جو بے شمار ہیں ضرورتِ دین میں داخل ہیں۔

مولانا عبدالحامد بدایونی کا ارشاد ہے :۔

"ایک شخص جو ضرورت دین پر ایمان رکھتا ہے مومن کہلاتا ہے اور ہر مومن مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔"

سوال :۔ ضرورتِ دین کیا ہے؟

جواب :۔ جو شخص اسلام کے پانچ ارکان پر ایمان رکھتا ہے اور رسالت پر ایمان رکھتا ہے ضرورتِ دین پوری کرتا ہے۔"

سوال :۔ کیا پانچ ارکان کے علاوہ دوسرے اعمال ایک شخص کے مسلمان ہونے یا دائرہ اسلام سے خارج ہونے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں"؟

(مولانا کو بتایا گیا کہ اعمال سے مراد وہ اخلاقی اصول ہیں جیسے دورِ حاضر کے معاشرہ میں صحیح تسلیم کیا جاتا ہے)

جواب :۔ "یقیناً۔"

سوال :۔ پھر کیا آپ ایسے شخص کو مسلمان نہیں کہیں گے جو ارکانِ خمسہ اور رسالت پر ایمان رکھتا ہے۔ لیکن وہ دوسروں کی چیز چراتا ہے اس کے حوالہ کی ہوئی جائیداد غصب کرتا ہے، اپنے پڑوسی کی بیوی پر بری نظر ڈالتا ہے اور اپنے محسن سے احسان فراموشی کا مرتکب ہوتا ہے۔

جواب! اگر ایسا شخص بیان کی ہوئی چیزوں پر ایمان رکھتا ہے تو وہ ان سب کے باوجود مسلمان کہلائے گا۔"

مولانا محمد علی کاندھلوی درویش شہابیہ، سیالکوٹ نے کہا۔

"جو شخص رسول ؐ کے حکم کے مطابق ضروریاتِ دین پر عمل کرے وہ مسلمان ہے"

سوال! "کیا آپ ضروریاتِ دین بیان کر سکتے ہیں؟"

جواب!" ضروریاتِ دین وہ لوازمات ہیں۔ جو ہر مسلمان کو بغیر دینی علم کے معلوم ہیں"۔

سوال! "کیا آپ ضروریاتِ دین کا شمار کر سکتے ہیں"

جواب:۔ وہ اتنی ہیں کہ ان کا شمار کرنا دشوار ہے میں خود اِن ضروریات کا شمار نہیں کر سکتا چند ضروریات کا ذکر کیا جا سکتا ہے مثلاً صلوٰۃ وصوم وغیرہ۔"

قارئین علماء کے ان بیانوں کو پڑھیں جو بیان انہوں نے مسلمان کی تعریف میں دیئے ہیں کسی دو علماء میں بھی اتفاق رائے نہیں ہے۔ اس جگہ اگر ہم اپنی تعریف وضع کرنے کی کوشش کریں جیسے کہ ہر عالم نے کی ہے تو ہم متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے کیونکہ وہ دوسروں کی تعریف سے ٹکرائے گی اور اگر ہم کسی ایک عالم کی بیان کی ہوئی تعریف کو اپناتے ہیں تو پھر ہم دوسرے علماء کی نظر میں کافر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس انکوائری میں ججز نے علماء کی ان مختلف الرائے کو سن کر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے فرمایا۔

"اسلام کیا ہے اور مسلم یا مومن کون ہے؟ .... ہم نے یہ سوالات علماء سے پوچھے ... ہمیں انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ علماء جن کا فرض اولین ہے کہ ان مسائل پر قطعی اور واضح رائے رکھتے آپس میں مختلف الرائے تھے" (منیر انکوائری رپورٹ)

مسلمان کی تعریف پر علماء کا ایک رائے پر جمع نہ ہونا حیرت انگیز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کس قدر آسان اور عمدہ تعریف بیان فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا

فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِی لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلۃ صفحہ ۵۶)

ترجمہ:۔ یعنی جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے، ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے لی ہے پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔ اُسے بے اثر نہ بناؤ اور اس کا وقار نہ گراؤ۔

علماء جس قسم کی چاہیں مسلمان کی تعریف بیان کریں چاہے وہ ایک دوسرے کے خلاف بھی ہوں تب بھی یہ لوگ مسلمان رہتے ہیں اور احمدی خواہ تمام ارکانِ اسلام پر عمل کرتے ہوں یا ارکانِ ایمان پر ایمان رکھتے ہوں اور شریعت اسلام کے پوری طرح پابند ہوں قرآن کریم کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرتے ہوں پھر بھی ان مختلف الرائے علماء کے نزدیک مسلمان نہیں کہلا سکتے جماعت کو مسلمانی سے نہیں اسلام سے خارج بیان کرتے ہیں ہمارے عقائد کیا ہیں ہمارا ایمان کیا اس کو میں اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی اپنی تحریر میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو۔ قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں بالخصوص قصّوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب

حق اور جنّت حق اور جہنّم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیّبہ پر ایمان رکھیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کا اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ اَلَا اِنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ وَالْمُفْتَرِیْنَ "

(ایّام صلح صفحہ ۹۷، ۹۸ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۳، ۳۲۴)

مسلمان کون ہے کون نہیں اس کی بحث پہلے بھی گزر چکی ہے۔ کوئی عالم تو مسلمان ہونے کے لئے صرف اس کے مسلمان ہونے کا اقرار کرنا ہی کافی سمجھتا ہے اور کوئی عمل کو ساتھ ملاتا ہے۔ جماعت احمدیہ میں شامل لوگ اقرار بالسان

کے ساتھ ساتھ اقرار بالعمل بھی کرتے ہیں اور بار بار کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں لیکن حیرت ہے کہ انہیں پھر بھی مسلمان تسلیم نہیں کیا جاتا۔ زیادہ ہی زور دیں تو جواب یہ ہوتا ہے کہ دل سے نہیں پڑھتے۔ اس کا جواب تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی دیا تھا جب اُسامہ نے ایک شخص کو گرایا اور اس نے کلمہ پڑھا لیکن پھر بھی یہ سمجھ کر کہ ڈر کر پڑھ رہا ہے دل سے نہیں اُسے قتل کر دیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِہٖ حَتّٰی تَعْلَمَ اَقَالَھَا اَمْ لَا ؟ (بخاری کتاب المغازی)

کہ تو کیوں نہ تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں۔ اس لئے اس بات پر فتویٰ دینے والا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں کہ کلمہ پڑھنے والا دل سے پڑھتا ہے یا نہیں بہر حال جو کلمہ پڑھے وہ لازماً مسلمان ہے بلکہ جیسا کہ آپ پڑھ چکے کہ خدا اس شخص کو بھی اپنے آپ کو مسلمان کہنے کی اجازت دیتا ہے جس کے دل میں ایمان داخل نہ ہوا ہو۔

کافر سے مسلمان ہونا کیسے؟:۔ آج کے زمانہ میں جب کفر کے فتوے دے کر کسی کو اسلام سے خارج کر دیا جاتا ہے تو پھر دوبارہ اس کو اسلام میں داخل کرنے کا طریق کیا ہے یہی تو ہے کہ وہ پھر سے کلمہ پڑھے بس وہ مسلمان ہو گیا۔ ہمارے اشد ترین علماء کے ساتھ بھی جب یہی سلوک ہوا جو وہ ہمارے ساتھ کرتے ہیں تو انہوں نے دوبارہ اپنے آپ کو مسلمان بنانے اور ثابت کرنے کے لئے کیا کیا؟ ملاحظہ فرمائیں لیکن اگر ہم یہی عمل جو انہوں نے دہرایا دہرائیں تو بھی ہم مسلمان نہیں ہو سکتے یہ کیسی منطق ہے بس اس کو ملاّ کی عقل ہی جانے۔

سیرۃ ثنائی میں لکھا ہے:۔

"ایک بار آریوں سے مناظرہ تھا۔ آریہ مناظر کو جب پتہ چلا کہ مدّمقابل ثناء اللہ ہے۔ تو اس کے چھکے چھوٹ گئے۔ مگر وہ بہت ہوشیار تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح مولینا ثناء اللہ کی زد سے بچ جائے۔ اور ان کی

ایسی توہین ہو کہ ان کا جی کھٹا ہو جائے۔ اس لئے اُس نے چھوٹتے ہی کہا۔

"آج ہمارا مقابلہ مسلمانوں سے تھا۔ مگر افسوس کہ اب مسلمانوں کے پاس کوئی عالم نہیں رہا اور انہوں نے ہمارے مقابلہ میں ایک ایسے شخص کو کھڑا کیا ہے۔ جو بجائے خود کافر ہے۔ اور اس کے بھائیوں ہی نے اس پر کفر کا فتویٰ لگا رکھا ہے۔ چنانچہ یہ دیکھئے میرے پاس وہ فتاویٰ موجود ہیں جو مولوی ثناء اللہ پر علماء نے لگا رکھے ہیں......"

ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ مولینا ثناء اللہ اٹھے اور فرمایا۔

"مہاشے جی! گھبرایئے نہیں آج ثناء اللہ آپ کو چھوڑے گا نہیں۔ مان لیا کہ ثناء اللہ کافر ہے۔ مگر آپ کو معلوم ہے کہ جب کوئی کافر دائرہ اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے تو وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ لیجئے ثناء اللہ آج کلمۂ شہادت أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر مسلمان ہو رہا ہے۔ کیا اب بھی اس کے اسلام میں کچھ شک ہے؟ مسلمان کی ایک نشانی ختنہ بھی ہے جس کے متعلق اکبر الہ آبادی نے کہا ہے۔

بوقت ختنہ جو میں چیخا تو نائی نے کہا ہنس کر
مسلمانی میں طاقت خون ہی بہنے سے آتی ہے

خدا کے فضل سے وہ نشانی بھی یہاں موجود ہے اگر شبہ ہو تو......
کیا اب بھی میرے اسلام میں آپ کو شبہ ہو سکتا ہے؟"

(سیرت ثنائی از مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی الکتاب انٹرنیشنل جامعہ نگر نئی دہلی ۲۵ اشاعت اوّل مئی ۱۹۸۹ء صفحہ ۱۶۶، ۱۶۷)

ٹھیک ہے ثناء اللہ صاحب آپ کے اسلام میں تو بقول آپ کے کوئی شک نہیں لیکن احمدی ہمیشہ ہی یہ اعلان شہادت کرتے رہے لیکن آپ کے دل میں اُن کے اسلام کے بارے میں ہمیشہ شک رہا بلکہ زور اس بات پر ہے کہ کلمہ پڑھیں روزے رکھیں خواہ سارے احکام اسلام پر عمل کریں لیکن پھر بھی یہ مسلمان نہیں اور واجب القتل

بھی ہیں جہاں اپنا نام آیا تو پیمانہ اپنے مطلب کا اور جہاں دوسرے کا نام آیا تو پیمانہ بدل گیا۔ کیا یہی ہے ایمان اور یہی ہے اسلام؟

پاکستان میں غیر مسلم قرار دینے کا عمل سیاسی

مسلمانوں کے فرقے آپس میں ایک دوسرے کو کافر تو کہتے ہیں لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ تمام فرقوں نے مل کر کسی ایک فرقہ کو کافر کہا ہو۔ پاکستان جو فرقہ بندیوں کا گڑھ بن چکا تھا وہاں سے اس کی تاسیس کے چند ہی سالوں بعد ایسی آواز اُٹھنی شروع ہوئی اور علماء نے تمام فرقہ والوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اکٹھا کرنا شروع کر دیا کہ ٹھیک ہے ہم میں اور آپ میں اختلاف ضرور ہے لیکن جماعت احمدیہ تو ہم ساروں کے لئے خطرناک ہے اس لئے ہم سب کو مل کر اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں سیاست زیادہ اور مذہبیت کم تھی۔ جماعت کو غیر مسلم قرار دینے کے پیچھے علماء کا بھی ہاتھ تھا لیکن سیاست کا کھیل اس سے بڑھ کر اگر یہ بات میں خود کہوں تو شاید دوسرے خیال کریں کہ ایسی بات نہیں بلکہ یہ تو خالصتہً مذہبی معاملہ تھا تو میں ہر دو پہلوؤں پر اس جگہ روشنی ڈالتا ہوں اور جماعت کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے واقعہ کے پس منظر کو پیش کرتا ہوں، اگرچہ مخالفین جماعت کے خیالات حقیقت کو پوری طرح آشکار نہیں کرتے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے پیچھے سیاست کا دخل تھا جس کا فائدہ علماء کو جماعت کے خلاف ابھار کر حاصل کیا گیا اس کی تصدیق خود اُن کی کتب کے اس اقتباس سے بخوبی ہو جائے گی لکھتے ہیں۔

"نوزائیدہ مملکتِ پاکستان میں بسنے والے علماء حق جو اپنی دینی بصیرت اور فراست مومن کی دولت سے مالا مال تھے اُن کی نگاہیں پاکستان کے داخلی خلفشار، کوتاہیوں اور کمزوریوں پر لگی ہوئی تھیں (داخلی یعنی سیاسی) وہ دیکھ رہے تھے کہ صدر کا سیکرٹری ایک قادیانی ہے، وزارت خارجہ پر ایک قادیانی کا قبضہ ہے، پاکستان کی فوجی طاقت پر نظر جاتی ہے تو ایک ٹکا خان کو چھوڑ

کردستں بارہ[۱۲] بڑے فوجی افسران سب کے سب قادیانی ہیں، اور حکومت کے تمام دفاتر میں اہم کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کا تسلط ہے، ہر دفتر میں قادیانی چھائے ہوئے ہیں، حکومت کی پالیسی میں قادیانیوں کا بہت عمل دخل ہے اور اگر کچھ برسوں اسی طرح قادیانی حکومت کے دروبست پر قابض ہوتے چلے گئے تو وہ دن دور نہیں کہ جب ایک دن پاکستانی رات کو سو کر صبح اٹھیں گے تو معلوم ہوگا کہ مملکت خداداد پاکستان کے دارالحکومت کے سب سے اونچے محل پر قادیانی جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اور فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا جا چکا ہے کہ جو شخص سر اٹھائے اسے گولیوں سے بھون دو، اب یہ قادیانی نبی کا دارالخلافت بن چکا ہے اور مرزا محمود اس خلافت کا سب سے پہلا "امیر القادیین" بن چکا ہے۔

(دارالعلوم دیوبند احیاء اسلام کی عظیم تحریک تالیف مولانا امیر ادروی دارالمؤلفین دیوبند یوپی انڈیا ص ۲۶۶-۲۶۷ طبع اول ۱۹۹۱ء)

اس تحریر کو پڑھ کر بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ۱۹۵۲ء میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کی جو تحریک چلی تھی اس کے پیچھے یہ سیاسی عمل تھا اور ان کا یہ خیال تھا کہ اگر جماعت کو غیر مسلم قرار دے کر ان کو کلیدی آسامیوں سے برطرف نہیں کیا جاتا۔ تو پھر یہ لوگ جو تعلیم یافتہ ہیں اور حکومت چلانے کے اہل بھی ہیں یہ پاکستان پر گویا قابض ہو جائیں گے اور اس کو قادیانی مملکت بنالیں گے۔ یہ چال جو سیاسی لحاظ سے چلائی گئی اور سارے پاکستان میں شور ڈالا گیا کہ جماعت کو غیر مُسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ان کیلئے الگ سے قانون وضع کئے جائیں۔

۱۹۵۳ء میں یہ تحریک جس قدر زور سے اٹھی تھی اسی قدر زور سے دبا دی گئی اس سیاسی چال کی باگ ڈور جن علماء نے اپنے ہاتھ میں لی تھی اس میں ناکام ہو گئے لیکن ان کے اندرونے صاف نہیں ہوئے تھے بلکہ اندر ہی اندر ان کی ریشہ دوانیاں جاری رہیں ان کے بعد ان علماء نے مختلف جگہوں پر میٹنگیں رکھیں اور جماعت کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے راہ ہموار کرنے کیلئے حکومت پر مختلف ذرائع سے دباؤ ڈالا غیر ممالک کے سربراہان

سے رابطے کئے اپنے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"پاکستان میں ردّ قادیانیت کی مہم کو کامیابی سے سرانجام دینے کا یہ مطلب نہیں رہ گیا تھا کہ ان کے مذہب کے باطل ہونے کا لوگوں کو صرف یقین دلایا جائے یا ان کو کتابوں، رسالوں اور اخبارات میں مرتد ہونے کا اعلان کر کے خاموشی اختیار کر لی جائے ایک اسلامی حکومت میں حکومت کی سطح پر یہ منظور کرا لیا جائے کہ قادیانی مسلمان اور نہ یہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ ہے بلکہ اسلام سے بالکل علیحدہ ایک مذہب ہے جس کا خدا جس کا نبی جسکی امت سب مسلمانوں سے جدا گانہ ہے ؛ اور حکومت پارلیمنٹ میں بل بلا کر اس کو قانونی شکل دے دے کہ قادیانی پاکستان میں بسنے والی بہت سی قوموں میں سے ایک قوم ہے۔ ، اور پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیّت ہے جس کا مسلمانوں سے الگ ایک مذہب ہے۔ اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے:"

(دارالعلوم دیوبند احیاء اسلام کی عظیم تحریک صـ ۲۷۱)

یہ وہ آواز تھی جو پاکستان میں سیاست کے کندھے پہ سوار ہونے کے لئے علماء نے اٹھائی اور تمام فرقوں کے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش شروع ہو گئی۔ آگے چل کر یہی تحریک کئی مراحل سے گذرتی ہوئی جب سنہ ۱۹۷۴ء میں داخل ہوئی تو انہوں نے جماعت کو غیر مسلم قرار دینے کا خواب پورا کیا۔ یہ بات تو بعد میں بیان کروں گا کہ آخر انہوں نے ایسا کر کے کیا پایا اور جماعت احمدیہ کس گروہ کے طور پہ دنیا والوں کے سامنے ابھری۔ میں اس جگہ قارئین کے ذہن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کیطرف پھیرنا چاہتا ہوں جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ میری امّت میں تہتر فرقے ہوں گے لیکن ان میں سے سوائے ایک کے سب کے سب جہنم میں جائیں گے۔ پھر قرآن کریم کی وہ آیات یاد کروانا چاہتا ہوں جو خاکسار نے پچھلے صفحات میں درج کی ہیں کہ احزاب میں سے جو کوئی بھی اس کا انکار کرے گا اس کا ٹھکانہ آگ ہو گی۔ پھر وہ آیت کہ خدا تعالیٰ خبیث کو خبیث پر رکھ

کہ ایک ڈھیر بنادے گا پھر اس سارے ڈھیر کو جہنم میں جھونک دے گا ڈھیر کون سا ہے اور پھر وہ جنتی گروہ کونسا ہے یہ بات خاص طور پر غور کے قابل ہے۔ اس گتھی کا راز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ اس تہتر فرقوں والی حدیث کے ما انا علیہ و اصحابی۔ اور وھی الجماعۃ میں مضمر ہے۔ اس لئے اس جنتی گروہ کو جاننے اور پہچاننے کیلئے اس پر غور کرنا اشد ضروری ہے خاکسار اب اس تعلق سے یہاں کچھ لکھتا ہے۔

جنتی فرقہ ایک جماعت ہوگی

مشکوٰۃ شریف میں درج روایت جو ابو داؤد کے حوالے سے ہے جس میں وھی الجماعۃ کے الفاظ موجود ہیں اس کو میں پہلے لیتا ہوں۔ فرمایا:

وفی روایۃ احمد وابی داؤد عن معاویۃ ثنتان و سبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ"

یعنی احمد اور ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ کی روایت ہے اس طرح منقول ہے۔ بہتر دوزخ میں ہونگے اور ایک جنت میں اور وہ ایک جماعت ہوگی۔ جماعت کسے کہتے ہیں ایک جمع غفیر جماعت نہیں کہلا سکتا۔ اژدھام کا نام تو اسے دیا جا سکتا ہے لیکن جماعت نہیں اسکی آسان مثال اس طرح سے دی جا سکتی ہے کہ اگر ایک جگہ ایک لاکھ آدمی اپنی اپنی نماز ادا کریں تو باوجود کثرۃ الناس کے وہ با جماعت نہیں کہلا سکتی لیکن اگر کسی جگہ تین آدمی ہوں اور ایک امام بن کر نماز پڑھائے تو وہ نماز با جماعت کہلائے گی، گویا امام کے بغیر جماعت نہیں ہو سکتی امام ہوگا تو اس کی اقتدا کرنے والے جماعت کہلائیں گے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امام کیسا ہو، اور کون ہو، کیا مساجد کے امام جن کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے وہ امام نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نماز کا امام تو ضرور ہے لیکن قوم کا امام نہیں پھر اس کا کوئی دعویٰ نہیں اسے تو لوگ مقرر کرتے اور جب چاہتے ہیں امامت سے خارج کر دیتے ہیں۔ لیکن حدیث میں جس جماعت کا ذکر ہے وہ ایک خدائی امام سے

بندھی ہوئی ہے جسے خدا مقرر کرتا ہے اور تاحیات اسی مقام پر فائز رہتا ہے جیسا کہ انبیا علیہم السلام اپنے زمانے کے امام کہلائے بعد میں خلفاء کی صورت میں اور پھر مجددین کی صورت میں وہ امامت امت مسلمہ میں قائم ودائم رہی اور امت مسلمہ ان کو وقت کا امام تسلیم کرتی چلی آئی ۔ قرآن کریم نے بھی انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرمایا اور کہا کہ :۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا (الانبیاء آیت ۷۴)

یعنی اور ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم سے انکو ہدایت دیتے تھے ۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام وہ ہوگا جو خدا کی طرف سے مقرر ہو اور اس امام کی تابعداری میں لوگ جماعت میں شامل ہوں گے اس امام کے پیچھے کھڑے ہونے والے ہی جماعت کہلائیں گے ۔

امام الزمان کی پہچان ضروری ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے ۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"وعن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات بغير امام مات ميتة الجاهلية." (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۹۶)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بغیر امام کے مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا ۔ اسی طرح ایک روایت اسطرح کی ہے کہ ۔

واخرجه احمد والترمذی وابن خزيمة وابن حبان وصححه من حديث الحارث الاشعري بلفظ من مات وليس عليه امام جماعة فانّ موتته موتة جاهلية ۔

یعنی حارث اشعری کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی جماعت کا کوئی امام نہ ہو تو یقیناً اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی

اسی طرح شیعہ کتاب میں ایک حدیث ان الفاظ کی درج ہے کہ :۔

"عن احمد بن ادریس عن محمد بن عبدالجبار عن صفوان عن الفضیل عن الحرث بن المغیرۃ قال قلت لابی عبد اللہ قال رسول اللہ من مات لا یعرف امامہ مات میتۃ جاھلیۃ"۔

یعنی احمد بن ادریس سے روایت ہے کہ اس نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے صفوان سے اس نے فضیل سے فضیل نے حرث بن مغیرہ سے سنا کہ میں نے ابی عبداللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پہچاننے کے بغیر مرگیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (کلینی صفحہ ۱۹۰ کتاب اہل تشعیہ)

امام الزمان کی پہچان کرنا اور اس کو قبول کرنا کس قدر ضروری ہے یہ بات مندرجہ بالا احادیث سے بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے جس طرح امام الزمان کے بنا جماعت نہیں بن سکتی اسی طرح امام الزمان کو پہچانے بنا جاہلیت کی موت سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس مضمون کی احادیث وضعی ہیں اس پر جناب شمس پیرزادہ صاحب نے بھی "موضوع اور ضعیف حدیثوں کا چلن نامی کتابچہ میں اعتراض اٹھایا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسی باتیں اس وقت عام ہیں۔ پیرزادہ صاحب کو اعتراض یہ ہے کہ اس کی اصل حدیث میں نہیں ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جس کا اصل قرآن میں موجود ہو تو اس کو حدیث میں تلاش کرنے کی ضرورت ہی کیا قرآن احادیث پر حاکم ہے قرآن کریم کی بات کی یہ احادیث تائید کرتی ہیں امام کا ذکر جس طرح کہ احادیث میں ہے اسی طرح قرآن میں بھی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۷۲، ۷۳)

یعنی اور (اس دن کو بھی یاد کرو) جس دن ہم ہر ایک گروہ کو ان کے امام (پیشوا) سمیت بلائیں گے پھر جن کے دائیں ہاتھ میں ان کے اعمال کی کتاب دی جائے گی وہ (بڑے شوق سے) اپنی کتاب کو پڑھیں گے اور ان پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور جو اس دنیا میں اندھا رہے گا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور وہ سب سے بڑھ کر بھٹکا ہوا ہوگا۔'

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں امام الزمان کی ضرورت اور اس کی اہمیت کو کس طرح وضاحت کے ساتھ پیش کر رہی ہیں اوّل بات یہ بتائی کہ اس دن یعنی قیامت کے دن ہم ہر ایک گروہ کو ان کے امام کے ساتھ پکاریں گے۔ اور وہ لوگ جو امام کے ساتھ پکارے جا رہے ہوں گے۔ ان کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامے ہوں گے گویا کہ وہ کامیاب ہو گئے اور جنّت میں جانے والے ہیں پھر وہ اس کو خوشی خوشی پڑھیں گے اور ایک ذرّہ برابر بھی ان پر ظلم نہیں ہوگا یہ برکت ہوگی امام الزمان کی شناخت کی اور اس سے تعلق جوڑنے کی۔ پھر وہ لوگ جو اس امام کی اس دنیا میں رہتے ہوئے شناخت نہیں کرتے ان کے بارے میں اگلی آیت ہی وضاحت پیش کر رہی ہے کہ چونکہ انہوں نے اس امام الزمان کو اس دنیا میں شناخت ہی نہیں کیا ہوگا اس لئے وہ اس کو شناخت نہ کر کے اندھے نظر آئیں گے۔ اور شناخت نہ کرنا یہی جہالت ہے اور حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ جس شخص نے بھی امام الزماں کو شناخت نہ کیا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ کہ قیامت کے دن بھی وہ بنا امام کے ہوگا اور جاہل ہوگا۔ پھر ساتھ ہی قرآن کریم نے ان جاہلوں کی سزا بھی بتا دی کہ وہ راہ سے بھٹکا ہوا ہوگا۔ اور جو راہ سے بھٹک جائے اس کا ٹھکانا جہنم کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم کی ان آیات اور احادیث پر غور کرنے سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ہر زمانہ کا ایک امام ہوتا ہے اور بغیر امام کے

جماعت نہیں ہو سکتی اور جو جماعت نہ ہو گی وہ حدیث شریف کے مطابق اور قرآن کریم سے مطابق جنتی گروہ نہیں کہلا سکتا جس کا ذکر حدیث میں موجود ہے ۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ امام الزّماں کون ہے اور وہ جماعت کون سی ہے جس کا امام موجود ہے ۔ جب ہم مسلمان علماء سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ہیں جماعت یہ دیکھو اہل سنت والجماعت جب سوال کریں کہ ٹھیک ہے اگر آپ جماعت ہیں تو بتاؤ کہ آپ کا امام کون ہے جس کو امام الزمان کہا جائے اور ساری دنیا کی اہل سنّت والجماعت اس کے پیچھے ہو تو سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہیں اگر کوئی زیادہ ہی اپنے آپ کو ہوشیار چالاک بنائے تو اپنی بات چھوڑ کر دوہرہ کمیونٹی کی طرف چل پڑتا ہے ۔ کہ ہاں ان کے ایک سیدنا ہیں اور سارے دوہرے ان کے پیچھے ہیں ۔ اوّل بات تو یہ ہے کہ کیا دوہروں کا امام امام الزمان ہونے کا دعویدار ہے ؟ نہیں ۔ پھر امام الزمان کل عالم کا ہوتا ہے تو کیا سیدنا کسی غیر دوہروں کو اپنی کمیونٹی میں داخل کر سکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں تو جس کا دائرہ ہی محدود ہو وہ امام الزمان کیسا ۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ مسلمانوں میں جس قدر بھی فرقے پائے جاتے ہیں ان میں سے کسی فرقہ کا بھی امام نہیں سوائے جماعت احمدیہ کے ۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے امام الزمان بنا کر بھیجا ہے ۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی عین وقت پر جو چودھویں صدی کا شروع تھا امام الزمان ہونے کا دعویٰ فرمایا اور ایک جماعت کی بنیاد رکھی جسے جماعت احمدیہ کہا جاتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

"اب بالآخر سوال یہ باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے ۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و عنایت سے وہ امام الزّمان میں ہوں ۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور

تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے
جس میں سے پندرہ برس گذر بھی گئے اور ایسے وقت میں مَیں ظاہر
ہوا ہوں کہ جب اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔"
(ضرورت الامام صفحہ ۲۵ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۵)

خلافت و امامت

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دعاوی مجدد، مسیح موعود۔ مہدی معہود امام الزّمان ہونے کے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو شخص بھی اس دنیا میں آیا وہ بہر حال خدا کی طرف واپس لوٹ گیا لیکن اس کا سلسلہ جو اس آنے والے وجود کے ذریعہ سے خدا کے حکم سے قائم ہوتا ہے وہ جاری رہتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت کی صورت میں وہ سلسلہ امامت جاری ہوا اور پھر مجددین اس سلسلہ کو آگے چلاتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا:۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لیگا اور (قدرت ثانیہ کے رنگ میں) خلافت راشدہ قائم ہو گی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر کوتہ اندیش بادشاہت قائم ہو گی جب تک اللہ چاہے گا وہ قائم رہے گی پھر اس کو بھی اللہ تعالیٰ اٹھائے گا۔ پھر جبری حکومت ہو گی۔ جبتک خدا تعالیٰ چاہے گا وہ قائم رہے گی پھر خدا تعالیٰ اسکو بھی اٹھالے گا پھر اسکے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوّت قائم ہو گی یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔"

(مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر صفحہ ۴۶۱) بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۷۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوا اس کے بعد جو بھی حالات پیش آئے اس سے تمام دنیا واقف ہے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بالکل ویسے ہی ہوا۔ اور آخری زمانہ میں آپ نے خلافت

علی منہاج النبوّت کی پیشگوئی بھی فرمائی تھی۔ پس ضروری تھا کہ وہ سلسلہ امام الزّمان جو آخری زمانہ میں ظاہر ہونا تھا وہ خلافت علی منہاج النبوۃ کے مطابق امام الزّمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی وفات کے بعد جاری ہوتا۔ تا امام الزّمان کے خلفاء امام الزّمان ہفتم ہزار کی نیابت میں امام الزّمان کہلائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(رسالہ الوصیت صفحہ ۶-۵ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵)

یہ وہ دوسری قدرت ہے جو خلافت کی صورت میں ظاہر ہوئی بالکل اسی طرح جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کی صورت میں ظاہر ہوئی تھی اور وہ خلفاء امام کہلائے جن کا دعویٰ یہی تھا کہ ہم کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے پھر ان کی اتباع میں ہی مؤمنین کی جماعت پروان چڑھی اور ساری دنیا میں پھیلی بالکل اسی طرح آخری زمانہ میں قائم ہونے والی خلافت علی منہاج النبوّۃ بھی خدا

کی طرف سے قائم کردہ ہے اور یہی خلیفہ امام الزّمان ہفتم ہزار کی نیابت میں امام الزّمان ہیں اسی لئے سلسلہ احمدیہ ایک جماعت کی صورت میں موجود ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جماعت کے جنتی ہونے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔

امام جماعت کی بیعت کرنا پھر جماعت میں داخل ہونا کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ آپ اس حدیث سے کر سکتے ہیں۔ فرمایا،

عن ابنِ عمر رضی اللہ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولَ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَتِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ مَاتَ وَهُوَ مفارقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَإِنَّهٗ يَمُوْتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً "

(مسلم کتاب الامارہ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظہور الفتن ص ۲۰۸ / ۲-۱)

یعنی حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ ایک روایت ہے کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ جماعت سے علیحدہ تھا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی"

بالکل وہی مضمون ہے جو قرآن بیان کرتا ہے اور جس کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جو پہلے لکھی گئی ہیں اشارہ کرتی ہیں۔ جماعت سے علیحدگی یہ بھی جہالت کی موت ہے اور امام الزّمان کی بیعت کئے بنا مرا یہ بھی جہالت کی موت میں داخل ہے پس قرآن و احادیث کے احکامات کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے آپ کو امام الزّمان کے تابع کرکے اور اس کی بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوتا وہ

جاہلیت کی موت سے نجات پائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام الزمان فرماتے ہیں

"مدت ہوئی کسوف خسوف رمضان میں ہو گیا۔ حج بھی بند ہوا اور بموجب حدیث کے طاعون بھی ملک میں پھیلی۔ اور بہت سے نشان مجھ سے ظاہر ہوئے جس کے صدہا ہندو اور مسلمان گواہ ہیں۔ جن کا میں نے ذکر کیا ان تمام وجوہ سے میں امام الزماں ہوں۔ اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے۔ اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہو گا۔ وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا۔ دیکھو میں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمہ تھا اور یہ باتیں میں اپنی کتابوں میں کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں"۔ (ضرورت الامام ص۲۶ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص۴۹۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا والوں کو مطلع فرمایا ہے کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے مطابق امام الزمان کی بیعت نہیں کرتے اور جماعت میں شامل نہیں ہوتے وہ جماعتِ مومنین سے ضرور کاٹے جائیں گے۔ اور علیحدہ کئے جائیں گے۔ اور ان کا نہ اس دنیا میں کوئی پرسان حال ہو گا اور نہ آخرت میں حضور ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ"

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ ص۴۱۶) (اشتہار ۲۴ رمئی ۱۸۹۷ء مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان)

جماعت کی دوسری شرط

جماعت کے لئے دوسری شرط یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس کا ایک عالمی مرکز ہوتا ہے اور وہ مرکز وہاں ہو گا جہاں وقت کا امام ہو گا۔ بالکل اسی طرح جیسے آغاز اسلام میں خلافت ثالثہ تک بین الاقوامی اسلامی مرکز مدینہ رہا لیکن جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے قصر خلافت مدینہ سے کوفہ منتقل کر لیا پھر کوفہ بین الاقوامی اسلامی مرکز بنا۔ الغرض جہاں امام ہو گا

جماعت کا مرکز بھی وہی بنے گا وہ بھی بین الاقوامی ۔ جماعت احمدیہ کا مرکز خلافت ثانیہ تک قادیان رہا لیکن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو جب تقسیم ملک کے وقت ہجرت کرنی پڑی تو پاکستان میں اوّل اوّل لاہور مرکز بنا پھر ربوہ۔ پاکستان کی حکومت نے جب جماعت پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کیں تب امام جماعت احمدیہ پاکستان سے لندن تشریف لے گئے اس کے ساتھ ہی جماعت کا مرکز ربوہ سے لندن منتقل ہوگیا ۔ جو کہ بفضلہ تعالیٰ بین الاقوامی مرکز کہلاتا ہے دُنیا کی ۱۴۸ ملکوں کی جماعتیں اس ایک مرکز کے تابع ہیں ۔

جماعت کی تیسری شرط

جماعت کی تیسری شرط بین الاقوامی بیت المال ہے جو امام وقت کے تابع ہوتا ہے یہ نشانی بھی سوائے جماعت احمدیہ کے اور کسی میں نہیں پائی جاتی ۔ امام جماعت احمدیہ کے تابع بفضلہ تعالیٰ ایک بین الاقوامی بیت المال ہے جس میں پیسہ جمع ہونے کے بعد امام وقت کی اجازت کے بغیر خرچ نہیں ہوسکتا بالکل اُسی طرح جیسے خلافت راشدہ کے زمانہ میں تھا ۔ پس حدیث شریف میں آئے لفظ وھی الجماعت نے امام الزّمان، عالمی مرکزیت اور عالمی بیت المال کی شرائط کے ساتھ جماعت احمدیہ کو نکھار کر اور روشن کر کے دنیا والوں کے سامنے پیش کر دیا ہے ۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں کون سا فرقہ ہے جو جماعت کہلانے کا حقدار ہے اور جماعت کی نشانیاں اپنے اندر رکھتا ہے ؟ پس خدا کا خوف دِل میں رکھنے والے کے لئے جماعت احمدیہ کی صداقت کا یہ ایک نشان ہی کافی ہے ۔

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

پاکستان میں جماعت احمدیہ کو لے کر جو شور محشر برپا کیا گیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں تمام فرقے ایک طرف مجتمع ہوئے اور جماعت احمدیہ کو ایک طرف رکھا پھر بالاتفاق یہ فیصلہ دیا کہ جماعت احمدیہ مسلمان نہیں ۔ ہمیں کوئی ناراضگی نہیں اور

نہ ہی ان کی اس بات پر غصہ ہے یہ تو ہونا ہی تھا۔ پاکستان نے یہ فیصلہ کر کے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چودھا سو سالہ پیشگوئی کو سچا کر دکھایا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ کل ایک طرف ہوں گے اور ایک طرف اور وہ جماعت ہوگی۔ فیصلہ کرنے والوں کی عقل پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ فیصلہ یہ کیا کہ ہم بہتر مسلمان اور یہ جماعت غیر مسلم جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ بہتر غلط اور ایک صحیح اور وہ جماعت ہوگی۔ پس خدا تعالیٰ نے صداقتِ احمدیت خود علماء کے ذریعہ ظاہر فرما دی ان کی عقلوں پر پردے ڈال دیئے اور جماعت کو خود اُن کے ذریعہ سے جہنمی فرقوں سے علیحدہ کروا کر ممتاز کر دیا۔ اب ان علماء کے ہاتھ اس فیصلہ کے بعد سوائے کفِ افسوس ملنے کے اور کچھ بھی باقی نہیں رہ گیا۔

جماعت احمدیہ کے بالمقابل بہتر فرقوں کا اتحاد

جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے علماء نے رات دن زور لگایا اور بقول اُن کے وہ کامیاب بھی ہو گئے۔ جس کو تمام فرقوں کے علماء نے اپنی کامیابی بتایا۔ جب علماء سے بات ہوتی ہے تو علماء بڑے چکر میں پڑ جاتے ہیں کہ واقعی پاکستان کی قومی اسمبلی نے جو فیصلہ دیا وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بالکل خلاف ہو گیا تو پھر اُن کے پاس اس بات کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ یہ کہیں کہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں بہتر فرقوں کے نمائندے نہیں تھے یہ بات غلط ہے کہ تمام فرقوں کے نمائندے وہاں موجود تھے اور وہ سب اس پر متفق ہوئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی تو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کی گئی ہے اصل میں ایک مجلس عمل قائم ہوئی اور جو بھی غیر مسلم قرار دینے کی کارروائی ہوئی یہ سب ان کی چالوں اور شرارتوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ ۱۹۵۲ء میں بھی اس کام کے لئے ایک مجلس عمل بنی تھی اس بات کا اقرار خود انہوں نے کیا ہے چنانچہ مولوی اختر علی خان ابن مولوی ظفر علی خان صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

"مجلس عمل نے گذشتہ تیرہ سو سال کی تاریخ میں دوسری مرتبہ اجماع امت کا موقع مہیّا کیا ہے۔ آج مرزائے قادیان کی مخالفت میں امت کے ۷۲ فرقے متحد و متفق ہیں۔ حنفی اور وہابی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ سُنّی۔ اہل حدیث۔ سب کے علماء تمام پیر اور تمام صوفی اس مطالبہ پر متفق و متحد ہیں کہ مرزائی کافر ہیں انہیں مسلمانوں سے ایک علیحدہ اقلیت قرار دو۔" (زمیندار ۵ نومبر ۱۹۵۲ء صہ۲ کالم ع۶)

پھر ۱۹۷۴ء میں جو ظالمانہ فیصلہ ان علماء نے کیا اس پر بھی اخباروں نے شہ سُرخیاں لگائیں تھیں اور بڑے فخر سے یہ اعلان کئے تھے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف بہتر فرقوں کا اجماع ہوا ہے۔ نوائے وقت نے لکھا:-

"اسلام کی ساری تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا۔ اجماعِ امت میں مُلک کے بڑے بڑے علماءِ دین اور حاملان شرع متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کا سیاسی راہنما کا حقہٗ متفق ہوئے ہیں۔ اور صوفیاء کرام اور عارفین باللہ برگزیدگانِ تصوّف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی ۷۲ فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں۔"

(نوائے وقت ۶ اکتوبر ۱۹۷۴ء صہ۴)

اگر اب بھی کسی کو اس بات کا یقین نہ ہو کہ اس ظالمانہ فیصلہ کے وقت بہتر فرقے ایک طرف اور جماعت احمدیہ ایک طرف تھی تو وہ اس حوالہ کو پڑھ لے جس میں پاکستان کی قومی اسمبلی کے اندر اور باہر ہونے والی کارروائی کی تفصیل موجود ہے۔ اگرچہ ہمیں اس بات سے اتفاق نہیں کیونکہ ہر فرقہ نے اس کارِ خیر کو اپنی طرف منسوب کر کے ایسی ڈینگیں ماری تھیں۔ لکھا ہے:

"قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ پر غور و فکر کرنے کے لئے دو مہینے میں ۲۸ اجلاس کیئے اور ۹۶ گھنٹے نشستیں کیں، مسلمانوں کی طرف سے

ملتِ اسلامیہ کا مؤقف نامی کتاب اسمبلی میں پیش کی گئی، قادیانیوں کی طرف سے ربوائی اور لاہوری پارٹیوں کے سربراہوں نے اپنے اپنے مؤقف کی وضاحت کے لئے اپنے اپنے کتابچے پیش کئے۔ ربوہ جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر گیارہ دن تک ۴۲ گھنٹے اور لاہوری جماعت کے امیر مسٹر صدرالدین پر سات گھنٹے جرح ہوئی۔ وزیراعظم بھٹو قادیانیوں کے حلیف رہ چکے تھے وہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے پر رضامند نہیں تھے۔ وہ قادیانیوں کو کسی نہ کسی طرح آئین کی تلوار کی زد سے بچانا چاہتے تھے اور اس کے لئے وہ اپنی طاقت و ذہانت کا سارا سرمایہ صرف کر دینا چاہتے تھے چنانچہ حزبِ اختلاف کے ارکان سے جو مجلسِ عمل کے نمائندے تھے وزیراعظم کی بار بار ملاقاتیں ہوئیں اور کئی بار صورتِ حال انتہائی نازک ہوگئی اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ سفینہ ساحل پر پہنچ کر بھی بھٹو کی ضد سے غرقِ آب ہو جائے گا، آخری دن تو گویا ہنگامہ محشر تھا۔ اُمید و بیم کی کیفیت اپنی آخری حدوں کو چھو رہی تھی۔ وزیراعظم کی "انا" نے تصادم کے خطرے کو یقینی بنا دیا تھا بلکہ حکومت کی جانب سے پولیس اور انٹلی جنس کو چوکنا کر دیا گیا تھا، بڑے بڑے شہروں میں فوج لگا دی گئی تھی، لوگ گرفتار تھے وہ تو تھے ہی ان کے علاوہ ہزاروں علماء اور سربرآوردہ کی گرفتاری کی فہرستیں تیار ہو چکی تھیں، ادھر مجلسِ عمل کے نمائندے بھی کفن بردوش میدانِ عمل میں ڈٹے رہے۔

مولانا مفتی محمود صاحب قومی اسمبلی کے ممبر بھی تھے اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوّت کے ان چند مخصوص رہنماؤں میں سے تھے جو اس تحریک کی گاڑی کو پیٹرول کی بجائے اپنا خونِ جگر۔

دے کر چلا رہے تھے، مفتی صاحب ہی مجلس عمل کے نمائندے کی حیثیت سے وزیراعظم سے مذاکرات کر رہے تھے۔

مذاکرات کی بار بار شکستوں سے تنگ آکر ایک دن انہوں نے وزیراعظم سے فرمایا آپ ہمیں بتائیے کہ ہم کیا کریں؟ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کی رائے میں کوئی لچک نہیں آتی اور مجلس عمل والوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ اپنے مطالبہ سے کم پر راضی ہونے کے لئے تیار نہیں۔ وزیراعظم بھٹو کے دماغ پر اقتدار کا نشہ چڑھا ہوا تھا۔ انہوں نے بڑے ہی مغرورانہ انداز میں کہا کہ:۔

"میں مجلس عمل کو کچھ نہیں سمجھتا ہوں، ان کی کیا حقیقت ہے؟ میں تو آپ لوگوں کو جانتا ہوں، آپ اسمبلی کے معزز ممبر ہیں، میں اُن لوگوں کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔"

مفتی محمود صاحب کی حمیتِ دینی اور غیرتِ ایمانی بھڑک اٹھی اور اس نے مغرور وزیراعظم سے صاف صاف دو ٹوک اور کھری کھری بات کہنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے مسٹر بھٹو وزیراعظم سے تیکھے تیور سے کہا کہ:

"بھٹو صاحب! آپ کو قوم کے صرف ایک حلقہ نے منتخب کر کے بھیجا ہے اس لئے آپ تو اسمبلی کے ایک معزز رکن ہو گئے ہیں میں بھی ایک حلقہ انتخاب سے چن کر آیا ہوں اور ان کا نمائندہ ہوں، اس لئے میں بھی اسمبلی کا رکن کہلاتا ہوں۔ مگر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ "مجلس عمل" کسی ایک حلقہ انتخاب کی نمائندہ نہیں بلکہ وہ اس وقت پاکستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کر رہی ہے۔ کیسی عجیب منطق ہے کہ آپ ایک حلقہ کے نمائندہ کو عزت و احترام کا مقام دیتے ہیں مگر قوم کے سات کروڑ افراد کی نمائندہ مجلسِ عمل کو آپ پائے حقارت سے ٹھکرا رہے ہیں؟ بہتر ہے؛

میں ان سے جاکر کہہ دیتا ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان سات کروڑ مسلمانوں کی بات سننے کو تیار نہیں۔" دارالعلوم دیوبند احیاء اسلام کی عظیم تحریک ص ۲۹۰ تا ص ۲۹۲) - رسالہ " بیّنات" کراچی جنوری، فروری ۱۹۷۸ء، ص ۳۶)

مفتی صاحب موصوف کا یہ تیور اور انداز گفتگو دیکھ کر بھٹو وزیر اعظم پاکستان کی "انا" سرنگوں ہوگئی، اقتدار کے نشہ کا پارہ نیچے گر گیا اور انہوں نے مجلس عمل کے مجوزہ مسودہ پر دستخط کر دیئے، اس طرح ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو چار بج کر ۳۵ منٹ پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔" (دارالعلوم دیوبند احیاء اسلام کی عظیم تحریک تألیف مولانا اسیرادروی دارالمؤلفین دیوبند یو۔ پی ص ۲۹۰ تا ۲۹۲ طبع اوّل ۱۹۹۱ء)

خود مخالفوں نے اس بات کا تحریری اقرار کیا ہے کہ ہم سب کے سب سوائے جماعت احمدیہ کے اکٹھے ہیں اور اپنے میں سے جماعت احمدیہ کو الگ کرتے ہیں۔ پاکستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی نمائندہ مجلس عمل نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا ہے اب سات کروڑ مسلمان جو پاکستان میں موجود ہیں جس کی نمائندہ مجلس عمل تھی اس میں سے کون سا فرقہ ہے جو باہر رہ جاتا ہے۔ سب کے سب متفق تھے۔

دوسری بات اس اقتباس سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں جو ہوا اس کا اس فیصلہ سے کوئی تعلق نہیں جو جماعت کے خلاف کیا گیا۔ قومی اسمبلی میں بحث ہوتی رہی کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دینے کی بنیاد اس بحث پر ہونی چاہیئے تھی لیکن بقول انکے فیصلہ اس مجلس عمل نے دیا جو اسمبلی سے باہر تھی۔ کہ مجلس عمل کے مجوزہ مسودہ پر بھٹو سے دستخط لئے گئے اور جماعت کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اگر صرف قومی اسمبلی کے ممبران یہ فیصلہ کرتے تو بھی یہ بات رہ جاتی کہ اسمبلی کے ممبران تمام فرقوں کے نمائندے نہیں تھے۔ لیکن خدا نے ایک طرف اسمبلی کو اس میں شامل کیا تو دوسری طرف مجلسِ عمل کو جو

تمام فرقوں کی نمائندہ بنی ہوئی تھی اس میں شامل کر دیا۔ اس طرح یہ بہتر[۶۲] جماعت احمدیہ کے بالمقابل اکٹھے ہو کر بیٹھ گئے اور الکفر ملۃ واحدۃ بنے۔

پاکستان کی قومی اسمبلی اور مجلس عمل نے جو بھی فیصلہ کیا اس کا نتیجہ کیا ہوا اس بات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اب اس بات کو اچھی طرح ملحوظ رکھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب امت مسلمہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی اور ایک تہتردیں جماعت پیدا ہو گی اور وہ حق پر ہو گی تو بہتر فرقے لازماً جھوٹے ہوں گے۔ کیونکہ سچے ناری نہیں کہلا سکتے۔ ایک ہی جماعت سچی ہے اور اُسے جماعت قرار دیا ہے کل تک جماعت احمدیہ کے تمام مخالفین خواہ سُنّی تھے خواہ شیعہ تھے اس حدیث کی صحت کے نہ صرف قائل تھے بلکہ وہابیہ فرقہ کے امام تو کہتے ہیں کہ مسلمان وہی ہے جو اس حدیث کو سچا مانتا ہے۔ جو نہیں مانتا وہ مسلمان ہی نہیں۔ پس شیعہ کیا اور سنی کیا، وہابی کیا اور بریلوی کیا یہ تمام لوگ اس حدیث پر متفق ہیں اور تسلیم کرتے چلے آرہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ مگر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان پر جو قیامت ٹوٹی وہ یہ تھی کہ اس دن ان سب نے جماعت احمدیہ کی تکذیب کے شوق میں نعوذ باللہ من ذالک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب سے دریغ نہیں کیا اور بڑی جرأت اور بے حیائی کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ یہ حدیث معاذ اللہ جھوٹی تھی، ہمارے بزرگ جھوٹے تھے جو اس حدیث کو سچا تسلیم کر گئے۔ گویا ۷۴ء کی اسمبلی کو اکثریت کے زعم میں مسئلہ یوں سمجھ آیا کہ بہتر سچے ہیں اور ایک جھوٹا ہے، بہتر جنتی ہیں اور ایک ناری ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ کا فخر سے اعلان کیا گیا اور کیا جاتا رہا اور یہی مسئلہ ہے جس کو

موجودہ حکومت کی طرف سے بھی مزعومہ قرطاسِ ابیض میں اچھالا جارہا ہے۔ غرض یہ ایک بہت بڑی جسارت اور بغاوت تھی جس کا ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے ارتکاب کیا حالانکہ جماعت احمدیہ کے اُس وقت کے امام کی طرف سے قومی اسمبلی کے سامنے بار بار اور کھلے لفظوں میں تنبیہ کی گئی تھی کہ تم شوق سے ہمارے دشمن بن جاؤ جو کچھ چاہو ہمیں کہتے رہو۔ لیکن خدا کے لئے اسلامی مملکت پاکستان میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تو علم بغاوت بلند کرنے کی جسارت نہ کرو کل تک تم یہ مانتے چلے آرہے تھے کہ اگر بہتر اور ایک کا جھگڑا چلا تو بہتر ضرور جھوٹے ہوں گے۔ اور ایک تہتروں ضرور سچا ہوگا اس لئے کہ اصدق الصادقین کی پیشگوئی ہے کہ بہتر جھوٹے ہوں گے یعنی اکثریت جھوٹی ہوگی۔ اور ایک فرقہ سچا ہوگا۔ مگر آج جماعت احمدیہ کو جھوٹا بنانے کے شوق میں تم یہ اعلان کر رہے ہو کہ بہتر سچے ہیں اور صرف ایک جھوٹا ہے۔ اس کا تو گویا یہ مطلب بنتا ہے کہ معرفت کا جو نکتہ ان کو سمجھ میں آگیا ہے وہ نعوذ باللہ من ذالک حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھ میں بھی نہیں آیا۔ یہ دراصل اعلان بغاوت تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا گیا۔ ایسے لوگ اسلام میں رہ ہی نہیں سکتے۔ اور کوئی جرم تھا یا نہیں مگر جس دن حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشاد کے خلاف کھلی کھلی بغاوت کا ارتکاب کیا گیا اُس دن ضرور یہ غیر مسلم بن گئے تھے کیونکہ آنحضورؐ کا ارشاد شک وشبہ سے بالا ہے اور چوٹی کے علماء اور مختلف فرقوں کے بانی مبانی اُسے مانتے چلے آئے ہیں بلکہ اسے اسلام کی پہچان قرار دیتے رہے ہیں۔ مگر یہ سب کے سب اُس دن ایسے پاگل ہو گئے اور ان کی عقلیں

ایسی ماری گئیں کہ سات ستمبر کو یہ اعلان کر دیا کہ بہتر فرقے اکٹھے ہیں' یہ مسلمان ہیں یعنی جنتی ہیں اور ایک جماعت احمدیہ ہے جو ناری ہے یہ تھی اصل حقیقت جنکی نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ نہیں آئی اور پھر بڑے فخر کے ساتھ یہ لوگ اس کو پیش کرتے رہے اور یہی کہہ کر جماعت کے خلاف نت نئے مطالبے کئے جاتے رہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۷ رمئی ۱۹۸۵ء بمقام لندن)

ماانا علیہ واصحابی کی مصداق جماعت کون؟

بزرگان امت میں سے حضرت امام ملّا علی قاریؒ جنہوں نے مشکوٰۃ کی شرح لکھی ہے اور فقہ حنفیہ کے مسلم عالم ہیں بہتر فرقوں والی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

فَتِلْكَ اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ وَالْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ الْبَيْضَاءِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ النَّقِيَّةِ الْاَحْمَدِيَّةِ

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اوّل صفحہ ۲۴۸)

یعنی پس یہ بہتر فرقے سب کے سب آگ میں ہوں گے اور ناجی فرقہ وہ ہے جو روشن سنّت محمدیہ اور پاکیزہ طریقہ احمدیہ پر قائم ہے۔"

قارئین جناب ملّا علی قاریؒ نے اس حدیث کی شرح میں جو خاص بات بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ فرقہ روشن سنت محمدیہ اور پاکیزہ طریقہ احمدیہ پر قائم ہوگا۔"

بہتر فرقوں والی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناجی فرقہ کی نشانی یہ بیان فرما رہے ہیں کہ مَاانا علیہ واصحابی۔ یعنی وہ میرے اور میرے صحابہ کے نقشِ قدم پر ہوگا۔ پس جو فرقہ آپ کے نقشِ قدم پر ہوا وہی سنّت محمدؐیہ پر بھی ہوا۔ پھر ماانا علیہ واصحابی کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہوا کہ وہ فعلی اور عملی لحاظ سے میرے اور میرے صحابہ کی طرح ہوں گے اور عملی

فعلی لحاظ سے اُن کے ساتھ وہی سلوک ہو رہا ہو گا ۔جیسا میرے اور میرے صحابہ کے ساتھ ہو رہا ہے ۔اس لحاظ سے بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کون سی جماعت ہے جو صحابہ کی طرح کام کر رہی ہے اور پھر اُن کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہو رہا ہے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ساتھ ہو رہا تھا ۔ خاکسار یہاں اس بات کا بھی ایک جائزہ پیش کرتا ہے تاکہ سچے اور ناجی فرقہ کی صداقت روز روشن کی طرف ثابت ہو جائے اور کسی پر یہ راز راز نہ رہے ۔ بلکہ حقیقت کھلے و باللہ التوفیق ۔

ا ۔ قارئین نے اس مضمون کے شروع میں ایک مشابہت مطالعہ فرمائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک دعویٰ نہیں فرمایا تھا اس وقت تک تمام مشرکین مکہ آپ کو صدوق اور امین کہا کرتے تھے لیکن جیسے ہی آپ نے ان کے سامنے اپنی نبوت اور توحید کو پیش کیا تو سب کے سب آپ کے مخالف ہو گئے اور نعوذ باللہ آپکو برا بھلا کہتے ہوئے وہاں سے رخصت ہوئے

بالکل اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب تک مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا تھا اس وقت تک آپ کی خدمت اسلام لوگوں کے لئے ایک مثال تھی اور یہ اعلان ہو رہا تھا کہ تیرہ سو سال سے ایسی خدمت اسلام کسی نے نہیں کی ۔ اور آپ کی خدمت اسلام میں ثابت قدمی کو ایک نمونہ کے طور پر پیش کیا جا رہا تھا ۔لیکن جیسے ہی آپ نے دعویٰ فرمایا تو آپ پر کفر کے فتوے شروع ہوئے اور یہ کہا جانے لگا کہ نعوذ باللہ تجھ جیسا جھوٹا ہم نے آج تک نہیں دیکھا ۔

۲ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے خداتعالیٰ نے قرآن کریم کی آیت فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون نازل فرمائی اور آپ کی سابقہ زندگی پر انگلی اٹھانے کا چیلنج پیش کیا لیکن کوئی ایک شخص بھی آپ کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی پر کوئی اعتراض نہ کر سکا ۔ بالکل اُسی طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جب آپکو

جھوٹا بیان کیا جانے لگا تو دنیا والوں کے سامنے اپنی سابقہ زندگی کو بطور صداقت پیش کیا اور فرمایا

"کون تم میں سے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین)

مگر کسی میں یہ طاقت نہ ہوئی کہ وہ آپ کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی پر اعتراض کر سکتا۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دنیا والوں کے سامنے دین اسلام کو پیش کیا اور اسلام میں داخل ہونے والے کو مسلمان کہا تو مخالفین نے آپکو اور آپکے ماننے والوں کو بے دین اور صابی کے نام سے یاد کیا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ

"جب حضرت عمرؓ کے اسلام کی خبر قریش میں پھیلی تو وہ سخت جوش میں آ گئے۔ اور اسی جوش کی حالت میں انہوں نے حضرت عمرؓ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت عمرؓ باہر نکلے تو ان کے ارد گرد لوگوں کا ایک بڑا مجمع اکٹھا ہو گیا اور قریب تھا کہ بعض جوشیلے لوگ اُن پر حملہ آور ہو جائیں۔ لیکن حضرت عمرؓ بھی نہایت دلیری کے ساتھ اُن کے سامنے ڈٹے رہے۔ آخر اُسی حالت میں مکہ کا رئیس اعظم عاص بن وائل اوپر سے آ گیا اور اس ہجوم کو دیکھ کر اس نے اپنے سردارانہ انداز میں آگے بڑھ کر پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا عمر صابی ہو گیا ہے۔ اس نے موقعہ شناسی سے کام لیتے ہوئے کہا تو خیر پھر بھی اس ہنگامہ کی ضرورت نہیں میں عمر کو پناہ دیتا ہوں۔ حضرت عمرؓ عاص بن وائل کی پناہ میں زیادہ دیر نہ رہے آپ نے خود جا کر کہہ دیا کہ میں آپ کی پناہ سے نکلتا ہوں کیونکہ آپ کی غیرت دینی نے یہ برداشت نہیں کیا تھا۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں مکہ کی گلیوں میں بس پٹتا پٹیتا ہی رہتا تھا۔"

(زرقانی بحوالہ سیرت خاتم النبیین حصہ اول صفحہ ۱۷۹)

اس زمانے کے علماء نے بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کی جماعت کو بھی بے دین، کافر، غیر مسلم کے القاب

دیئے جو کہ صابی کے ہم وزن ہیں اور ہم معانی ہیں ۔

۴ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تبلیغ اسلام کو عام کیا تو آپ پر اور آپکی جماعت پر فتویٰ دیا گیا اور مقاطعہ کا اعلان کیا جیسا کہ تاریخ اسلام میں آتا ہے کہ

"چنانچہ اس مقاطعہ کے متعلق ایک عہد نامہ لکھا گیا۔ تمام رؤساءِ قریش نے اس پر قسمیں کھائیں اور عہدنامہ پر دستخط کئے ۔ یہ دستخط شدہ عہدنامہ خانہ کعبہ میں لٹکا دیا گیا اور مقاطعہ شروع ہو گیا ۔(تاریخ اسلام جلد اول ص۱۱۵ شائع شدہ دیوبند)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس وقت دعویٰ فرمایا اور ایک جماعت آپ کے گرد جمع ہونی شروع ہو گئی تو آپ اور آپ کی جماعت پر بھی فتوے لگائے گئے اور بائیکاٹ کے اعلان کئے گئے تاریخ احمدیت میں آتا ہے کہ :-

علماء کے فتووں نے ملک میں ایک آگ لگا دی ۔ اور علماء نے صرف قولی فتویٰ ہی نہیں لگایا یعنی آپ کو صرف عقیدہ کے لحاظ سے ہی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار نہیں دیا بلکہ یہ بھی اعلان کیا کہ حضرت مرزا صاحب اور آپ کے متبعین کے ساتھ کلام سلام اور ہر قسم کا تعلق ناجائز اور حرام ہے ۔" (سلسلہ احمدیہ ص۲۴)

علماء کے اس قسم کے فتویٰ کے بعد ہر کوئی جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو آغازِ اسلام میں مسلمانوں کے ساتھ کفارِ مکہ نے کیا تھا ۔

۵ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار مکہ نے نعوذ باللہ مجنون ہونے کا الزام لگا جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے ۔

لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ اِنَّهٗ لَمَجْنُونٌ ۔ (القلم آیت ۵۲)

یعنی جب وہ اس ذکر (یعنی قرآن) کو سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ شخص تو مجنون ہے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی لوگوں نے مجنون کہا اور آپ کے دعاوی کو مالیخولیا اور جنون کا نتیجہ بتایا ۔ حضورؑ لوگوں کی اسی بات کا جواب دیتے ہوئے

تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"دوسری نکتہ چینی یہ ہے کہ مالیخولیا یا جنون ہو جانے کی وجہ سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یوں تو میں کسی کے مجنون کہنے یا دیوانہ نام رکھنے سے ناراض نہیں ہوسکتا بلکہ خوش ہوں کیونکہ ہمیشہ سے ناسمجھ لوگ ہر ایک نبی اور رسول کا بھی ان کے زمانہ میں یہی نام رکھتے آئے ہیں اور قدیم سے ربانی مصلحوں کو قوم کی طرف سے یہی خطاب ملتا رہا ہے اور نیز اس وجہ سے بھی مجھے خوشی پہنچی ہے کہ آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو براہین احمدیہ میں طبع ہو چکی ہے کہ تجھے مجنون بھی کہیں گے۔ لیکن حیرت تو اس بات میں ہے کہ اس دعویٰ میں کونسے جنون کی بات پائی جاتی ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل روحانی خزائن جلد ۳ صـ۱۲۱)

۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار نے فریبی اور جھوٹا ہونے کا الزام بھی لگایا جیسا کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ :۔

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۔ (صٓ آیت ۵)

یعنی۔ اور وہ تعجب کرتے ہیں کہ ان کے پاس انہیں کی قوم میں سے ہوشیار کرنے والا آگیا۔ اور کافر کہتے ہیں کہ یہ تو ایک فریبی (اور) جھوٹا ہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف دیا وہ اس کے رسالہ اشاعت السنہ میں شائع ہوا تھا۔ اس میں جو الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں لکھے گئے ہیں اس کو تحریر میں لانا بھی اچھا خیال نہیں کرتا ہوں اور کوئی بھی شریف النفس ان کو پڑھنے کی سکت نہیں رکھتا ہے بہر حال اس میں مکار، فریبی کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں جیسے الفاظ کفار نے ہمارے آقا مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال کئے تھے جیسے آپ اوپر کی آیت میں پڑھ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ الفاظ رسالہ اشاعت

السنہ ۱۸۹۳ء جلد ۱۶ صفحہ ۱ تا ۶ کے مضمون اور فتوے میں موجود ہیں۔

۷۔ انبیاء پر دوسروں کے ایجنٹ ہونے کے الزام لگتے رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی لوگوں نے ایسی ہی بات کی قرآن کریم میں آتا ہے۔

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (الفرقان آیت ۹)

یعنی۔ اور ظالم کہتے ہیں کہ تم ایک ایسے آدمی کے پیچھے چل رہے ہو جس کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔

مسحور کے معنی ایسے شخص کے ہوتے ہیں جسکو کھانا کھلایا جاتا ہے یعنی لوگ اُس کو لالچ دینے کے لئے امداد دیتے ہیں تاکہ وہ اُن کی ایجنٹی کرے اُن کے لئے کام کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی اسی قسم کا الزام لگایا گیا کہ آپ انگریزوں کے ایجنٹ ہیں اور جماعت احمدیہ انگریزوں کا کاشت کردہ پودا ہے وغیرہ۔

۸۔ انبیاء علیہم السلام کے قتل کرنے کی سازشیں مخالفین ہمیشہ ہی کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھی اسی قسم کی سازش رچی گئی اور آپ کو بھی قتل کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ جیسا کہ قرآن کریم اس کی شہادت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ (الانفال آیت۔ ۳۱)

یعنی اور (اے رسول اُس وقت کو یاد کر) جب کہ کفار تیرے متعلق تدبیر کر رہے تھے تاکہ تجھے (ایک جگہ) محصور کر دیں۔ یا تجھ کو قتل کر دیں، یا تجھ کو نکال دیں اور وہ بھی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیریں کر رہا تھا اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

جو تدابیر کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے اختیار کی تھیں

بالکل ویسی ہی تدابیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین نے آپ کے خلاف اختیار کیں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محصور کرنے کی کوشش کی اور آپ کے گھر جانے کے راستہ میں آپ ہی کے رشتہ داروں نے دیوار کھینچ کر آپ کا راستہ بند کر دیا جس سے آپ کو اور آپ کے صحابہ کو بڑی پریشانی اٹھانی پڑی۔ بالکل اُسی طرح جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"... ۱۹۰۰ء میں ایسا اتفاق ہوا کہ میرے چچازاد بھائیوں میں سے امام دین ایک سخت مخالف تھا اس نے ایک فتنہ برپا کیا کہ ہمارے گھر کے آگے ایک دیوار کھینچ دی اور ایسے موقع پر دیوار کھینچی کہ مسجد میں آنے جانے کا راستہ رُک گیا اور جو مہمان میری نشست کی جگہ پر میرے پاس آتے تھے یا مسجد میں آتے تھے وہ بھی آنے سے رُک گئے اور مجھے اور میری جماعت کو سخت تکلیف پہنچی گویا ہم محاصرہ میں آ گئے۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۷۸)

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کی تعداد جب بڑھنے لگی تو کفار مکہ اس سے بہت گھبرائے اور یہ فیصلہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائے۔ جس رات کفار مکہ آپ کو قتل کرنے کی تیاری میں تھے اُسی رات خدا تعالیٰ کے اذن سے آپ نے ہجرت فرمائی اور کفار مکہ اپنے ارادہ میں ناکام ہوئے اور خدا کی تدبیر کفار کی تدبیر پر غالب آئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی مخالفین نے قتل کا مقدمہ کر کے آپ کو قتل کروانے کی سازش رچی لیکن خدا تعالیٰ نے اس سے آپ کو بری کیا اور مخالفین کی تمام تدبیروں کو خاکستر کر دیا۔ اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے تاریخ احمدیت میں لکھا ہے کہ:

"چنانچہ پادری مارٹن کلارک نے آپ کے خلاف یہ استغاثہ کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک مسلمان نوجوان کو میرے قتل کے لئے سکھا کر بھجوایا ہے اور ایک آوارہ گرد مسلمان لڑکے کو اقبالی مجرم بنا کر عدالت میں پیش کر دیا۔ اس مقدمہ میں ایک مشہور آریہ وکیل نے ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ کی مفت پیروی کی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بطور گواہ کے پیش ہوئے اور حضرت مرزا صاحب کو قاتل ثابت کرنے کے لئے ایک پورا جال بچھا دیا گیا۔ مگر جس کو خدا بچانا چاہے اُسے کون نقصان پہنچا سکتا ہے۔ خدا نے ایسا تصرف کیا کہ جس لڑکے کو اقبالی مجرم بنا کر کھڑا کیا گیا تھا اس سے اپنے بیان کے دوران میں ایسی حرکات سرزد ہوئیں کہ گورداسپور کے انصاف پسند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کیپٹن ڈگلس کو شبہ پیدا ہوا کہ یہ سارا مقدمہ محض ایک سازش ہے چنانچہ اس نے زیادہ چھان بین کی اور لڑکے کو پادریوں کے قبضہ سے نکال کر اس پر زور ڈالا تو اس نے اقبال کر لیا کہ مجھے ہرگز مرزا صاحب نے کسی کے قتل کے لئے مقرر نہیں کیا بلکہ میں نے عیسائی پادریوں کے کہنے کہانے سے ایسا بیان دیا تھا جس پر حضرت مسیح موعودؑ بڑی عزت کے ساتھ بری کئے گئے اور آپ کے مخالفوں کے ماتھے پر ناکامی کے علاوہ ذلت کا ٹیکہ بھی لگ گیا۔" (سلسلہ احمدیہ ص۷۶)

اس مقدمہ کی پوری تفصیل "کتاب البریہ" کتاب میں موجود ہے پس آپ پر قتل کا الزام لگا کر ہندو عیسائی مسلمان سب مل کر آپ کو سزا دلانا چاہتے تھے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازش میں ناکامی کے بعد کفار مکہ شرمندہ اور ناکام ہوئے بالکل اسی طرح آپ کے خلاف بھی یہ لوگ ناکام اور شرمندہ ہوئے۔

۸۔ تیسری بات یہ بیان فرمائی کہ وہ اس کوشش میں ہیں کہ تجھے یہاں سے نکال دیں۔ پس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے تنگ کیا اور آپ کو نکالنے کی کوشش کرتے رہے جس پر آپ نے ہجرت بھی فرمائی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس قدر پریشان کیا کہ جس کی کوئی انتہا نہیں اور اس کے پیچھے مقصد ہی یہ تھا کہ کسی طرح آپ کو قادیان سے نکال دیا جائے جس زمانہ میں امام دین صاحب نے آپ کے گھر کے سامنے دیوار کھینچ کر آپ کا راستہ بند کر دیا تھا اور سب لوگ تکلیف میں پڑ گئے تھے اس وقت آپ نے بھی قادیان کو چھوڑ دینے کا ارادہ فرمایا تھا۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ نے بھیرہ چلنے اور مولوی عبدالکریم صاحب نے سیالکوٹ چلنے اور شیخ رحمت اللہ صاحب نے لاہور چلنے کی دعوت دی تھی۔ لیکن حضور نے اس پر فرمایا تھا کہ اچھا وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ یہ سارا واقعہ تفصیل کے ساتھ سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۱ میں درج ہے۔

الغرض وہ تمام بدسلوکیاں جو کفار مکہ نے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیں بالکل اسی طرح کا سلوک جماعت احمدیہ کے مخالفین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کیا۔

۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کو جب شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا تھا تو مقاطعہ کے ساتھ ساتھ یہ پابندی بھی لگائی گئی کہ ان کا دانا پانی بند کر دیا جائے چنانچہ محصورین نے درختوں کے پتے تک کھائے اور پانی کے لئے بھی روکے گئے جس سے بے حد تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ حکیم بن حزام کبھی کبھی اپنی پھوپی حضرت خدیجہؓ کے لئے خفیہ خفیہ کھانا لے جاتے تھے۔ مگر ایک دفعہ ابوجہل کو کسی طرح اس کا علم ہو گیا تو اس کمبخت نے راستہ میں بڑی سختی کے ساتھ روکا اور باہم ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی۔" (تاریخ ابن ہشام) گویا کہ دانا پانی بند کرنے والے کوئی غیر نہیں اپنے رشتہ دار اور بھائی تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دعویٰ فرمایا اور کچھ لوگ آپ پر ایمان لے آئے تو یہ بات آپ کے رشتہ داروں کو بہت کھلنے لگی اس پر آپ کے رشتہ داروں نے ہی آپ کو اور آپ کے اصحاب اور مستورات کو اپنے خاندانی کنویں سے پانی بھرنے سے منع کر دیا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب نے چندہ جمع کیا اور حضورؑ کے گھر کے صحن میں ایک کنواں کھدوایا۔ اس طرح آپ کے مخالفین نے آپ کا بھی پانی بند کر کے ایک اور مشابہت قائم کر دی۔

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے روکا گیا۔ اسی تعلق سے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۝ (العلق آیت ۱۰۔۱۱)

یعنی (اے مخاطب!) تو اس شخص کی خبر دے جو ایک بندے کو نماز سے روکتا ہے۔ بڑا مشہور واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی ایک مرتبہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور کفار مکہ قریب ہی ایک جگہ بیٹھے آپ کو دیکھ رہے تھے اس وقت ابوجہل نے کہا کہ کون ہے تم میں سے جو اونٹ کی اوجھڑی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر رکھ آئے۔ اس حال میں کہ آپ سجدہ کی حالت میں تھے۔ ایک بدبخت اٹھا اور اس نے آپ کی پیٹھ پر گند سے بھری اوجھڑی رکھ دی وہ اس قدر وزنی تھی کہ آپ سجدہ سے سر نہ اٹھا سکتے تھے اسی دوران آپ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ اس طرف آئیں جو کہ چھوٹی بچی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے وہ اوجھڑی دھکیل کر اُتاری تب آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا گویا کہ آپ کو مخالفین نے نماز پڑھنے سے بھی روکا۔

دوسری طرف آپ کے صحابہ کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ مکہ والوں کے ظلم سے تنگ آ کر مکہ سے ہجرت کر رہے تھے تو آپ کو راستہ میں ابن دغنہ ملا اُس نے پوچھا کہ اے ابوبکرؓ تم کدھر جا رہے ہو تو آپ نے فرمایا میری قوم مجھے رہنے نہیں دیتی اس لئے میں مکہ چھوڑ کر جا تا ہوں۔ اس پر ابن دغنہ نے

نے کہا کہ ایسی بات ہے تو میں تمہیں اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔ اس پر آپ واپس مکہ آ گئے اور اپنے صحن خانہ میں نماز کے لئے ایک جگہ بنالی آپ وہاں نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے کفار مکہ کی عورتیں آپ کو دیکھتیں اور قرآن کریم سنتیں جس کا اُن کے دلوں پر بہت اثر ہوتا اس کو دیکھ کر کفار مکہ ابن دغنہ کے پاس گئے کہ تم نے ابوبکرؓ کو پناہ دے رکھی ہے اُس نے اپنے صحن خانہ میں مسجد بنالی ہے وہ نماز پڑھتا ہے اور قرآن پڑھتا ہے اس سے ہماری عورتوں اور بچوں کو سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ یا تو ابوبکرؓ کو ایسا کرنے سے منع کردو یا پھر اُسے اپنی پناہ سے آزاد کردو۔ اس پر ابن دغنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُس نے کہا کہ اے ابوبکرؓ میں نے تجھے اس لئے پناہ نہیں دی تھی کہ تو میری قوم کو تکلیف دے یا تو تو اس کام سے باز آجا اور یا میری پناہ مجھے واپس لوٹا دے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں تیری پناہ تجھے واپس لوٹاتا ہوں مگر میں اس کام سے باز نہ آؤں گا۔ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ کس طرح آپ اور آپ کے اصحاب کو نماز پڑھنے مسجد بنانے قرآن پڑھنے سے روکا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اور آپ کے اصحاب اور آپ کی جماعت کے ساتھ بھی اسی قسم کا سلوک ہوا۔

آپ کے بھائیوں نے ہی آپ کے راستہ میں جو کہ مسجد کو جانے کا بھی راستہ تھا دیوار کھینچ کر بند کر دیا اور نمازوں کے راستہ میں روکاوٹ پیدا کی۔ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو دور کے راستہ سے چل کر مسجد میں نماز ادا کرنے کیلئے جانا پڑتا تھا۔

اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ کے افراد کو لوگوں نے مساجد میں نماز پڑھنے سے روکا مسجدیں بنانے سے روکا۔ جس زمانہ میں مخالفت کا بہت شور اُٹھا اور جماعت احمدیہ کے افراد کو مساجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت سے اپنی

الگ مساجد بنانے کی اجازت طلب کی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں الگ مساجد بنانے کی ضرورت نہیں ہیں مسلمانوں کو سمجھا تا ہوں اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کو یہ بات سمجھائی کہ مساجد اللہ کے گھر ہیں ان میں لوگوں کو آنے سے روکنا گناہ ہے وغیرہ۔ اس پر آپ کے مخالفین نے ایک اشتہار شائع کیا وہ خود ہی مساجد اور نمازوں سے روکنے کی دلیل پیش کر رہا ہے لکھا ہے۔

"پس مخفی نہ رہے کہ باعث اس صلح نامہ کا یہ ہے کہ جب طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بہت خوار وذلیل ہوئے جمعہ وجماعات سے نکالے گئے اور جس مسجد میں جمع ہوکر نمازیں پڑھتے تھے اس میں سے بے عزتی کے ساتھ بدر کئے گئے اور جہاں قیصری باغ میں نماز جمعہ پڑھتے تھے وہاں سے حکماً روکے گئے تو نہایت تنگ ہوکر مرزا قادیانی سے اجازت مانگی کہ مسجد نئی تیار کریں تب مرزا نے ان کو کہا کہ صبر کرو میں لوگوں سے صلح کرتا ہوں اگر صلح ہوگئی تو مسجد بنانے کی کچھ حاجت نہیں۔ اور نیز اور بہت قسم کی ذلتیں اٹھائیں۔ معاملہ وبرتاؤ مسلمانوں سے بند ہوگیا۔ عورتیں منکوحہ ومخطوبہ بوجہ مرزائیت کے چھینی گئیں۔ مُردے ان کے بے تجہیز وتکفین اور بے جنازہ گڑھوں میں دبائے گئے وغیرہ وغیرہ"

(اظہار مخادعت مسیلمہ قادیانی بجواب اشتہار مصالحت پولس ثانی الملقب بہ کشط الغشا عن ابصار اھل العمی مؤلفہ عبدالاحد خانپوری) اس پر سن اشاعت نہیں صرف لکھا ہے مطبع چودھویں صدی شہر راولپنڈی میں باہتمام قاضی حاجی احمد مینجر کے چھپا)

اس حوالہ کے بعد اور کوئی بات کہنے والی رہ ہی نہیں جاتی یہ بیان ہمارے مخالف کا ہے۔ اور جو جو کام جماعت احمدیہ کے ساتھ مخالفین نے

گئے یہ سب آغاز اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ ہو چکے ہیں جس وقت مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو اُن کی عورتیں بھی محض اس لئے چھین کر اُن سے الگ کر دی گئیں کہ اُن کے خاوند مسلمان ہو چکے تھے بچوں کو ماں سے یا باپ سے اس لئے الگ کر دیا گیا کہ وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ یہ تمام تر سلوک جماعت احمدیہ کے ساتھ ہوتے رہے اور آج بھی جاری ہیں یہ ہیں ما انا علیہ واصحابی کے نمونے

۱۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا والوں کے سامنے کیا پیش فرمایا جسکی مخالفت تمام لوگوں نے کی وہ تھا اعلان توحید۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور اعلان رسالت محمد رسول اللہ جو لوگ بھی اس اعلان پر لبیک کہتے اُن کے ساتھ کیا سلوک ہوتا یہ بھی کسی پر پوشیدہ نہیں اور یہی دین اسلام کی بنیاد تھی اور یہ صرف دو واقعات پیش کر دیتا ہوں ویسے تو تاریخ اسلام ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

سیدنا بلال بن رباح اُمیہ بن خلف کے ایک حبشی غلام تھے۔ امیہ ان کو دوپہر کے وقت جبکہ اوپر سے آگ برستی تھی اور مکہ کا پتھریلا میدان بھٹی کی طرح تپتا باہر لے جاتا اور ننگا کر کے زمین پر لٹا دیتا اور بڑے بڑے گرم پتھر اُن کے سینہ پر رکھ کر کہتا کہ لات اور عُزّیٰ کی پرستش کر اور محمدؐ سے علیحدہ ہو جا ورنہ اسی طرح عذاب دے کر ماروں گا۔ بلالؓ زیادہ عربی نہ جانتے تھے۔ بس صرف اتنا کہتے احد احد یعنی اللہ ایک ہی ہے اللہ ایک ہی ہے اور یہ جواب سن کر امیہ اور تیز ہو جاتا اور اُن کے گلے میں رسہ ڈال کر انہیں شریر لڑکوں کے حوالے کر دیتا اور وہ ان کو مکہ کی پتھریلی گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے جس سے اُن کا بدن خون سے تر بتر ہو جاتا مگر ان کی زبان پر سوائے احد احد کے اور کوئی لفظ نہ آتا۔

۲۔ حضرت خباب بن الارت یہ بھی ایک غلام تھے ان کے متعلق آتا ہے

کہ آپ تلواریں بنایا کرتے آپکی مالکن آپ کو اسلام لانے کے جرم میں توحید اور رسالت کا اقرار کرنے کے جرم میں بے حد تکلیف دیا کرتی بھٹی سے دہکتی ہوئی لوہے کی سلاخیں آپ کے جسم پر لگایا کرتی اور یہی کہتی کہ اللہ اور محمد کا انکار کر دے لیکن آپ ہمیشہ اقرار ہی کرتے۔ ایک مرتبہ جبکہ آپ آزاد ہو چکے تھے کفار مکہ نے آپکو پکڑا اور دہکتے ہوئے کوئلوں پر بیٹھ کے بل آپ کو لٹا دیا اور چھاتی پر چڑھ گئے کہ آپ کروٹ بھی نہ لے سکے اسی حال میں دہکتے ہوئے کوئلے ٹھنڈے ہو گئے مگر آپ کی زبان سے اللہ اور رسول کی آوازیں ہی بلند ہوتی رہیں۔

وہ کلمہ طیبہ جو اسلام کی بنیاد کہلاتا ہے آغازِ اسلام میں اس کلمہ کے پڑھنے سے روکا گیا صرف روکا ہی نہیں گیا بڑی شدید قسم کی تکلیفیں پہنچائی گئیں جس سے تاریخ بھری پڑی ہے اس کے صرف دو نمونے ہی پیش کئے ہیں۔ اس دورِ آخر میں بھی جماعت احمدیہ کے ساتھ وہی سلوک کیا جا رہا ہے اس ظلم میں جو ملک سب سے آگے ہے وہ حکومت پاکستان ہے جہاں یہ آرڈیننس جاری کیا گیا ہے کہ اگر کوئی احمدی کلمہ پڑھتا ہے تو اس کو سزا دی جائے گی۔ اس جرم میں کہ افرادِ جماعت احمدیہ نے کلمہ پڑھا یا لکھا یا کلمہ کا بیج لگایا ہزاروں آدمی جیلوں میں ڈالے گئے جن پر مقدمات چل رہے ہیں۔ کلمہ پڑھنے سے روکنے کے علاوہ تمام مساجد سے کلمہ مٹایا بھی گیا جس کی خبریں پاکستان کے اخبارات میں بھی شائع ہوتی رہی ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

"ایک اور واقعہ ظفر گڑھ چک نمبر ۳۴ میں ہوا۔ ایک ایس۔ ایچ۔ او تھانیدار پولیس کانسٹبلوں کے ہمراہ احمدیہ مسجد میں آیا اور احمدی احباب کو حکم دیا کہ مسجد سے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مٹا دو۔ احمدیوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ پولیس نے کلمہ طیبہ بھی مٹا دیا اور مسجد کے مناروں کو بھی گرا دیا۔ اس کے فوراً بعد تھانیدار کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور پولیس کو بھیج کر مناروں کی مرمت کرا دی۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۳؍اکتوبر ۱۹۸۴ء)

"چنیوٹ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبّہ اور دیگر قرآنی آیات صاف کرائی گئی ہیں۔ مقامی پولیس اور انتظامیہ کے افسران نے محلہ راجے والی چنیوٹ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سے پہلے بھی کلمہ طیبّہ اور قرآنی آیات کو صاف کرا دیا تھا۔ لیکن بعد میں قادیانیوں نے دوبارہ لکھ لیا تھا۔" (نوائے وقت لاہور ۱۳ر فروری ۱۹۸۵ء)

اسی طرح ایک خبر یہ شائع ہوئی کہ:۔

"احمدیوں نے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے بیجز بنا کر اپنے سینوں پر آویزاں کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ ویسے بیجز لگانے والے ۱۱۹ احمدیوں کو پکڑ لیا گیا۔ ان احمدیوں پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے کلمہ طیبہ اپنے سینوں پر آویزاں کر لیا تھا۔ اور ان افراد کو فیصل آباد پولیس نے تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ (سی ۲۹۸) کے ذریعہ گرفتار کر لیا تھا۔ ان افراد کے وکلاء نے یہ بھی بتایا کہ کلمہ ان کے مذہب کا بنیادی ستون ہے۔ اور جس صدارتی حکم کے ماتحت ان پر پابندیاں عائد کی گئی تھیں اس میں بھی کلمہ کو منع نہیں کیا گیا چنانچہ فیصل آباد کے سیشن جج نے ان احمدیوں کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا۔" (بحوالہ روزنامہ مغربی پاکستان لاہور ۴ر فروری ۱۹۸۵ء)

پاکستان کے صدارتی حکم میں سی ۲۹۸ کی دفعہ یہ ہے کہ کوئی بھی احمدی اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتا ہے کلمہ نہیں پڑھ سکتا۔ اذان نہیں کہہ سکتا۔ السلام علیکم نہیں کہہ سکتا قرآن کی اشاعت نہیں کر سکتا مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتا اسلامی نام نہیں رکھ سکتا یہی وجہ ہے کہ تمام احمدیہ مسجدوں سے مسجد کا لفظ کلمہ طیبہ قرآنی آیات وغیرہ سب مٹا دی گئی ہیں۔ قبرستان میں لگے کتبوں سے بسم اللہ تک مٹائی گئی ہے۔ کئی احمدیوں کو اذان دینے کے جرم میں کئی لوگوں کو بسم اللہ لکھنے سلام کرنے کے جرم میں قید و بند کی تکلیفیں دی جا رہی ہیں۔

قارئین غور کریں آغاز اسلام میں کلمہ کو سینے سے لگانے والے اس کا ورد کرنے والے کون لوگ تھے ؟ اور مسلمانوں کے کلمہ پڑھنے کو جرم قرار

دینے والے کون لوگ تھے اور کلمہ پڑھنے کے جرم میں سزائیں دینے والے کون لوگ تھے پھر ان تکلیفوں کو خدا کی خاطر برداشت کرنے والے کون لوگ تھے؟ پھر سوچیں کہ مااناعلیہ واصحابی کے مصداق کون ہیں؟ اور کفار مکہ کا کردار ادا کرنے والے کون لوگ ہیں؟ پھر وہ لوگ جن کے ساتھ سب مل کر یہ سلوک کر رہے ہیں وہ ایک جماعت ہے فرقہ نہیں۔

پھر غور کریں اذان کہنے والے کون لوگ تھے؟ اذان کہنے سے روکنے والے کون لوگ تھے؟ نمازیں ادا کرنے والے کون لوگ تھے؟ نمازوں سے روکنے والے کون لوگ تھے؟ مساجد بنانے والے کون لوگ تھے؟ اور مسجدوں کو برباد کرنے والے کون لوگ تھے؟ پھر سوچیں کہ مااناعلیہ واصحابی کے مصداق آج کے دور میں کون ہیں؟

ایک احمدی جو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ پر دل وجان سے ایمان لاتا ہے اور محبت کرتا ہے اس سے تو یہ سلوک، لیکن جو کلمہ کو بگاڑ کر اس پر ایمان لاتا ہے اُس کے ساتھ محبت کی پینگیں چڑھائی جاتی ہیں۔ احمدی کا کلمہ تو وہی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جبکہ احمدیوں پر ظلم کر کے اُن کو کسی اور کا کلمہ پڑھنے پر مجبور کیا جاتا ہے جیسا کہ کفار مکہ مسلمانوں کو کیا کرتے، لیکن ان کے کلمے کیا ہیں؟ اس کے بھی چند نمونے یہاں پیش کرتا ہوں جس پر یہ ہمارے مخالف راضی ہیں لکھا ہے۔

"اسی موقعہ کے مناسب آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور بہت سے اہل صفا شیخ معین الدین رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اور اولیا اللہ کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ اسی اثناء میں ایک شخص باہر سے آیا۔ اور بیعت ہونے کی نیت سے خواجہ صاحب کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا۔ وہ بیٹھ گیا۔ اور اس نے عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں! شیخ صاحب اس وقت اپنی خاص حالت میں تھے

آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں وہ کہو اور بجا لا تب مرید کروں گا۔ اس نے عرض کی کہ جو آپ فرماویں۔ میں بجالانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟ اس نے کہا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ آپ نے فرمایا یوں کہو۔ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چشتی رسول اللّٰہ اس نے اسی طرح کہا خواجہ صاحبؒ نے اسے بیعت کر لیا۔"

(کتاب فوائد السالکین ص ۲۳ ترجمہ اردو ملفوظات حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی علیہ الرحمۃ)

اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے۔

"بعد ازاں اس موقعہ کے مناسب فرمایا کہ حقیقی مرید کی اور شرط یہ ہے کہ جو کچھ پیر فرمائے۔ اس پر فوراً یقین کرے اور کسی قسم کا شک دل میں نہ لائے۔ کیونکہ پیر مرید کے لئے بمنزلہ شاطہ ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے مرید کی کمالیت کے لئے کہتا ہے۔ پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ کوئی شخص شیخ شبلی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں بیعت کی نیت سے آیا ہوں۔ اگر آپ قبول فرمائیں۔ فرمایا مجھے منظور ہے لیکن جو کچھ میں کہوں گا اس پر عمل کرنا ہوگا۔ عرض کی بسروچشم۔ پوچھا کلمہ کس طرح پڑھتے ہو؟ عرض کی لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا نہیں اس طرح کہو لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شبلی رسول اللّٰہ۔ مرید درست اعتقاد تھا اس نے فوراً اسی طرح کہہ دیا۔"

(کتاب مفتاح العاشقین اردو ترجمہ ص ۴۲ ملفوظات حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شائع شدہ جسیم بک ڈپو ۵۲۰ مٹیا محل جامع مسجد دہلی)

تو زبانِ مبارک سے فرمایا کہ جب آپ سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے تو
اس رات یہود یوں کے بت خانوں میں سارے بت سرنگوں ہو گئے۔ اور
وہ بت پکار اُٹھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اسحٰق نبی اللّٰہ"
(کتاب راحت المحبین اردو ترجمہ ص ۱۶۶ حصّہ دوم افضل الفوائد)

اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے :-

"بعض بزرگوں کی بعض مواقع ضرورت پر عادت ہوتی ہے کہ طالب کی ارادت واعتقاد کا اس طریق پر امتحان کرتے ہیں کہ کوئی قول یا فعل ایسا کہتے اور کرتے ہیں جس کا ظاہر باطن کے خلاف ہوتا ہے۔ یعنی واقع میں تو وہ شریعت کے موافق ہوتا ہے اور ظاہر میں خلاف ہوتا ہے۔ جیسا شیخ صادق گنگوہیؒ نے ایک طالب کے سامنے کہہ دیا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ صادق رسول اللّٰہ۔"

(شریعت وطریقت مولانا اشرف علی تھانوی مرکزی ادارہ تبلیغ دینیات، جامع مسجد دہلی ص ۴۲۵ دوسرا ایڈیشن اپریل ۱۹۸۱ء)

ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں کہ ایسے کلمے پڑھانے سے ان بزرگوں کا مقصد کیا تھا۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ ہمارے مخالف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ کے علاوہ دوسرے کلمہ پر بھی راضی ہیں لیکن اس کے برعکس ایک احمدی بھی آپ کو ایسا نہ ملے گا جو کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ کے علاوہ کسی اور کلمہ پر راضی ہو۔ ایک احمدی قید و بند کی صعوبتیں تو برداشت کر سکتا ہے کلمہ کی عزت کی خاطر گردن کو کٹوا سکتا ہے لیکن اس میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کر سکتا بالکل وہی نمونہ ہے جو آغاز اسلام میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کا تھا۔

پس احمدی کی شان کلمہ ہے، نماز ہے، مسجد سے محبت ہے اذان سے محبت ہے رسول سے محبت ہے لیکن آج کے زمانہ کے علماء اس کے برخلاف عمل کر کے کلمہ سے روک کر نماز سے روک کر اذان سے روک کر مسجد کو مسجد

کہنے سے روک کر بسم اللہ لکھنے سے روک کر سلام کرنے سے روک کر تبلیغی کاموں میں روکاوٹیں پیدا کرنے کے وہی کردار ادا کر رہے ہیں جو کفار مکہ نے مسلمانوں کے ساتھ کیا "۔ پھر غور کرو اور سوچو کہ ما انا علیہ واصحابی کے نقش قدم پر کون ہیں ؟ کفار مکہ کا کردار پیش کرنے والے یا پھر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے ؟

جماعت احمدیہ ساری دنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے کیا کیا کام کر رہی ہے اس کی ایک معمولی سی جھلک ہمارے مخالف کی تحریر سے ہی آپ گذشتہ صفحات میں دیکھ چکے ہیں ہمارے مخالف چاہے ہزار مرتبہ بھی اس کو اسلام کے خلاف بیان کریں لیکن رتی بھر عقل رکھنے والے کے لئے حقیقت کو سمجھنے کے لئے کافی ہے ۔

اسلام کی شریعت قرآن کریم ہے ۔ جب تک قرآن کریم پر غور نہ کیا جائے ہم اسلام کو نہ تو سمجھ سکتے ہیں اور نہ ہی اس پر عامل ہو سکتے ہیں ۔ اس لئے قرآن کریم کو سمجھنا اور سمجھانا سب سے بڑی بات ہے ۔ جماعت احمدیہ کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک کارنامہ خدمتِ قرآن کا ہے ۔ میں خود بیان کروں تو کوئی خاص بات نہ ہوگی ۔ زرا پڑھیں ہمارے مخالف کی تحریر جو تعصّب سے بھرے پڑے ہیں وہ ہماری خدمت قرآن کے متعلق کیا کہتے ہیں ۔ پھر غور کریں کہ خادمِ قرآن ما انا علیہ واصحابی کے نقشِ قدم پر ہیں یا پھر تعصّب کی آگ میں جلنے والے جن کو ہر نیک کام پھر خاص کر خدمتِ قرآن بھی بُرا دکھتا ہے لکھتے ہیں ۔

" قادیانیّت کی سب سے کاری ضرب اُمّتِ اسلامیہ پر اُن کے ترجمہ قرآن سے پڑتی ہے ، وہ اپنی تائید میں مسلمانوں کی کتاب قرآن مجید کو استعمال کرتے ہیں ۔ اس کا تمام قابل ذکر زبانوں میں ترجمہ کرتے ہیں اور ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں شائع کرتے ہیں ، تمام ترجمہ کرنے والے قادیانی اور قادیانیت کے پُرجوش مبلّغین ہیں .....

ان تراجم کو اتنے بڑے پیمانے پر تمام ممالک میں پھیلا چکے ہیں کہ آپ اس کا صحیح اندازہ بھی نہیں کر سکتے ۔

قرآن پاک کے انگریزی ترجمے کے متعدد ایڈیشن کئی لاکھ کی تعداد میں وہ شائع کر چکے ہیں۔ انگریزی زبان میں پانچ جلدوں میں ایک قرآن کی تفسیر بھی شائع کی ہے جو تین ہزار تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر کی تخلیص بھی انگریزی زبان میں کی گئی ہے۔ جو پندرہ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ ہالینڈ کی ڈچ زبان میں قرآن کے ترجمے کے تین ایڈیشن اب تک وہ شائع کر چکے ہیں جرمنی کے ترجمے کے تین ایڈیشن، مشرقی افریقہ میں واقع کینیا کی سواحیلی زبان میں ترجمہ قرآن کے تین ایڈیشن یعنی تین ہزار نسخے شائع ہوئے ہیں، نائیجیریا کی زبان یوروبا میں قرآن کا ترجمہ کیا گیا، اس کے بھی تین ایڈیشن نکلے ہیں۔ ڈنمارک کی زبان ڈینش میں ترجمہ کر کے اس کو دس ہزار کی تعداد میں طبع کرا کے تقسیم کیا گیا، یوگنڈا کی زبان یوگنڈی میں، یورپ کی جدید زبان اسپرنٹو میں، انڈونیشیا کی زبان انڈونیشین، فرانس کی زبان فرنچ میں، روسی، اٹالین، سپینش، پرتگال اور بنگلہ زبان میں قرآن کے ترجمے کرائے گئے ہیں۔ مشرقی افریقہ کی بعض دوسری زبانوں کیکویو، لوگو، کیکامبہ میں بھی قرآن کا ترجمہ کیا جا چکا ہے، آسامی، پنجابی اور ہندی میں ترجمے کرائے جا چکے ہیں۔ جن میں سے بعض شائع ہو چکے ہیں۔ بعض طباعت کی انتظار میں ہیں، عنقریب وہ بھی شائع ہو جائیں گے مغربی افریقہ کی مقامی زبانوں میں مثلاً سیرالیون کی زبان بینڈی، گھانا کی زبان فینٹے، توائی نائیجیریا کی ایک زبان ہاؤسا اور فجی کی زبان فجیئن میں ترجمہ کا کام جاری ہے۔ مستقبل قریب میں وہ بھی شائع ہو جائیں گے، چینی زبان میں بھی ترجمہ قرآن کی تیاری ہو رہی ہے۔"

(دارالعلوم دیوبند احیاء اسلام کی عظیم تحریک ص ۱۹۹، ۲۰۰)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس وقت تک پچاس زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ

شائع کر چکی ہے اور سو زبانوں میں مکمل کرنے کا پروگرام جاری ہے۔

قارئین غور کریں! اور بتائیں کہ خدمتِ قرآن میں کون ہے جو جماعتِ احمدیہ کا مقابلہ کر سکے۔ خدمتِ قرآن کرنے والے، قرآن کی اشاعت کرنے والے، قرآن پر عمل کرنے والے، قرآن کی تعلیم کو عام کرنے والے، اور ہر فرد بشر کو قرآن سمجھانے والے یہ ما انا علیہ واصحابی کے مصداق ہیں یا وہ مصداق ہونگے جو قرآن کو اس لئے جلاتے ہیں کہ اسے جماعت احمدیہ نے شائع کیا ہے اور لوگوں کو پڑھنے سے روکتے ہیں کہ اسے جماعت احمدیہ نے شائع کیا ہے۔ خدا ہی ہے جو بصیرت بھی پیدا کرنے والا ہے اور بصارت بھی۔

۱۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے جواب میں اس جگہ لکھتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب مسلمانوں کی تبلیغ آہستہ آہستہ پھیلنے لگی اور کفار مکہ کی کوئی پیش نہ جاتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد آہستہ آہستہ لوگ جمع ہوتے جاتے مسلمانوں کی اس ترقی اور اس کے بالمقابل ہر میدان میں ناکامی نے رؤساءِ مکہ کے دلوں میں گھبراہٹ پیدا کر دی تو انہوں نے متفق ہو کر ایک فیصلہ کرنے کی ٹھانی اور آپسی اتحاد کے بارے میں اکٹھے ہو کر خانہ کعبہ میں غور کیا اس پر تمام قبائل کے رؤساء نے مل کر مسلمانوں کے ساتھ مقاطعہ کرنے اور اُن کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔ باقاعدہ ایک معاہدہ لکھا گیا جس پر تمام رؤساء نے دستخط کئے اس معاہدہ میں شامل ہونے والے قریش کے علاوہ قبائل بنو کنانہ کے رؤسا بھی شامل تھے۔ پھر وہ ایک اہم قومی عہد نامہ کے طور پر کعبہ کی دیوار پر آویزاں کر دیا گیا۔ اس معاہدہ کے لکھے جانے کے ساتھ ہی تمام بنو ہاشم اور بنو مُطلب شعبِ ابی طالب میں جو ایک پہاڑی درّہ کی صورت میں تھا محصور ہو گئے اس کے ساتھ ہی مسلمانوں پر تکلیفوں کے پہاڑ ٹوٹ گئے۔ ان تکالیف کا عرصہ تقریباً تین سال تک لمبا چلا۔ اور اس کا اختتام اس طرح ہوا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی کہ وہ معاہدہ جو مسلمانوں کے خلاف لکھا گیا تھا وہ اللہ کے نام کے سوا سب مٹ چکا ہے۔ اس کی خبر جب رؤساءِ مکہ تک پہنچی تو انہوں

نے دیکھا کہ واقعی ایسا ہی ہوا ہے اس طرح تین سال کے لمبے عرصہ کی قید سے مسلمانوں نے نجات پائی۔

تاریخ اسلام کا یہ پہلا واقعہ ہے کہ باہم اختلاف رکھنے والے قبیلے جو ایک نظر بھی دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے تھے مسلمانوں کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف آپ کے ماننے والوں کے خلاف متحد ہو کر بیٹھ گئے۔ بالکل ایسا ہی واقعہ اس زمانہ میں بھی پیش آیا اور چودہ سو سال پرانی تاریخ پھر دہرائی گئی۔

امام مہدی علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت جب چہار جہت پھیلنی شروع ہوئی اور اس زمانہ کے علماءِ سُو اس کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے تو اُن کے دلوں میں بھی ایک خوف پیدا ہوا۔ اور وہ دل جو کہ ایک دوسرے کے لئے پھٹے ہوئے تھے جن کے نمونے آپ پڑھ چکے ہیں وہ بھی جماعت احمدیہ کے بالمقابل اکٹھے ہو گئے اور پاکستان کی نام نہاد قومی اسمبلی میں ممبران اسمبلی سر جوڑ کر بیٹھے اور اسمبلی کے باہر مجلسِ عمل کے نمائندے جو پاکستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی نمائندہ تھی ایک ویسا ہی فتویٰ ان لوگوں نے بھی تیار کیا۔ مختلف دفعات لگاتے ہوئے فیصلہ یہ کیا کہ جو شخص بھی احمدیوں میں سے ان باتوں یا کاموں کو کرے گا تو اُسے تین سال قید ہوگی۔ خدا نے کفار مکہ کے ذریعہ مسلمانوں پر ہوئے تین سالہ ظلم کے عرصہ کو جوانہوں نے اپنے وقت کی قومی اسمبلی میں کیا تھا پاکستان کی قومی اسمبلی کے ممبران کے ہاتھوں کو باندھ کر لکھوایا۔ اور ہر دو قومی اسمبلی کے فیصلوں میں زبردست مشابہت قائم کر دی۔

اے پڑھنے والو! بتاؤ کہ آغاز اسلام میں قید وبند کی تکالیف دینے کا فیصلہ کرنے والے کون تھے؟ اور پھر جن پر یہ ظلم ہوا وہ کون تھے؟ آج بھی اگر وہی تاریخ پھر دہرائی جاتی ہے تو ما انا علیہ واصحابی کے مطابق ظلم کرنے والے کون ہوئے اور جس پر حد مقرر کی جاتی ہے وہ کون؟

۱۳ا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان کفار کے ظلم سے تنگ آکر دوسرے ممالک کی طرف ہجرت کرتے۔ اس ہجرت کا ایک مقصد تو یہ ہوتا کہ نئے علاقوں میں جاکر تبلیغ اسلام کریں اور دوسرا یہ مقصد ہوتا کہ تا سکون کی زندگی بسر کریں۔ لیکن کفار مکہ اُن مسلمانوں کا پیچھا کرتے اور دیگر ممالک کے بادشاہوں کو مسلمانوں کے خلاف اُکساتے۔ مسلمانوں کے حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا واقعہ بڑا مشہور ہے پھر کفار مکہ کا نجاشی کو جا کر مسلمانوں کے خلاف اکسانے کا واقعہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بالکل وہی طریق آج تمام مسلمانوں کے فرقوں کے علماء نے مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف اختیار کر رکھا ہے۔ اوّل تو اپنے ملکوں میں ظلم کرتے ہیں اور اگر احمدی دیگر ملکوں میں چلے جائیں تو ان کا پیچھا کرتے ہوئے وہاں ..... جاتے اور وہاں کی حکومتوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اکساتے ہیں۔ اور تبلیغی کاموں میں روکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس بات کی شہادت کے لئے آپ مطالعہ کریں کتاب دارالعلوم دیوبند احیاء اسلام کی عظیم تحریک صـ۲۷۳ تا صـ۲۸۱" جس میں خود ہمارے مخالف علماء نے اپنے خلاف شہادتیں جمع کر دی ہیں جس میں انہوں نے دیگر ممالک کے سربراہان کو جماعت کے خلاف اکسانے کی اپنی کوششوں کا ذکر کیا ہے بالکل اسی طرح جس طرح مسلمانوں کے خلاف کفار مکہ دیگر سربراہان ممالک کو مسلمانوں کے خلاف اکسایا کرتے تھے غور کریں اور بتائیں کہ اب کفار مکہ کے نقشِ قدم پر کون ہے اور ما انا علیہ واصحابی کا مصداق کون ؟

۱۴ا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم تَكُوْنَ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تعالٰی ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تعالٰی ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تعالٰی ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تعالٰی ثُمَّ تَكُوْنَ

خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ ۔

(مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر ص۴۶۱ بحوالہ حدیقۃ الصالحین ص۴۷۶)

یعنی حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور نبوت کی منہاج پر خلافت قائم ہوگی پھر اللہ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھالے گا پھر اس کی تقدیر کے مطابق کوتہ اندیش بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اُس کی دوسری تقدیر کے مطابق ظالمانہ بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ یہ فرماکر آپؐ خاموش ہو گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوا بعدہٗ وہ تمام حالات پیدا ہوئے جسکی پیشگوئی کی گئی تھی۔ ان تمام واقعات کے بیان کرنے کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی الفاظ دہرائے جو نبوت کے ختم ہونے پر خلافت راشدہ کے لئے بیان فرمائے تھے کہ ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْہَاجِ النَّبُوَّۃِ کہ پھر اس کے بعد خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہوگی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مااناعلیہ واصحابی کی نشانی کو آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کی مشابہت کے ساتھ واضح فرمادیا ہے کہ وہ جو میرے اور میرے صحابہ کے نقشِ قدم پر ہوں گے اُن میں خدا تعالیٰ خلافت کا ویسا ہی سلسلہ جاری کرے گا جیسا کہ میرے بعد جاری ہوگا۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد قدرتِ ثانیہ کی صورت میں خلافت کا سلسلہ جماعت احمدیہ میں جاری ہو چکا۔ مسلمانوں میں سے کون سا ایسا فرقہ ہے جو اپنے اندر یہ نشانی دکھا سکے پس مااناعلیہ واصحابی کے مصداق خلافت حقہ اسلامیہ پر ایمان لانے والے اور اس کو قبول کرنے والے ہیں یا پھر وہ لوگ ہوں گے جو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مکفر اور خلافت حقہ اسلامیہ سے مکذّب ؟

۱۵۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے جب بھی کوئی دنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور اس نے خدا کے پیغام کو دنیا والوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی تو مخالفین نے اس کے مقابل پر شور مچایا اور لوگوں کو منع کیا کہ نہ اس پیغام کو سنو اور نہ ہی پڑھو بلکہ جہاں کہیں ایسی باتیں ہو رہی ہوں تو شور مچا دو اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ٥ (حٰمٓ السجدۃ آیت ۲۷)

یعنی اور کفار نے کہا، اس قرآن کی تعلیم مت سنو اور اس کے سنانے کے وقت شور مچا دو۔ تاکہ اس طرح تم غالب آ جاؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ قرآن کریم کی تعلیم سننے سے لوگوں کو نہ صرف منع کیا کرتے تھے بلکہ ڈرایا بھی کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اس کی باتیں مت سنو یہ جادوگر ہے تاریخ اسلام میں ایسے بھی واقعات موجود ہیں کہ لوگ جادو کے خوف سے کہ کہیں بھول چوک سے بھی ـــــ ہمارے کانوں میں آواز نہ پڑ جائے اس لئے وہ لوگ اپنے کانوں میں روئی ڈال لیا کرتے تھے راستہ چلتے تو پوچھتے ہوئے، کہ کہیں اس طرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو نہیں جا رہے ہے۔ آج کے زمانے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اس جنتی جماعت کی بنیاد ڈالی تو اس کے ساتھ ہی ماننا علیہ واصحابی کے نمونے اس لحاظ سے بھی ان سے پھوٹنے لگے۔

علماء نے اعلان کئے کہ مرزا (غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام) جادوگر ہے نہ اس کی باتیں سنو اور نہ اس کی کتابیں پڑھو بلکہ اس کے سائے سے بھی بچو کہ اس سے بھی جادو ہو جاتا ہے۔ آج بھی علماء ہر جگہ یہی راگ الاپتے ہیں کہ احمدیوں سے مت ملو ان کی کتابیں مت پڑھو ان سے باتیں

مت کرو۔ ان کے قریب مت جاؤ ان کو قریب مت آنے دو کیوں ؟ اس لئے کہ یہ جادو کر دیتے ہیں۔ اور پھر احمدی جہاں کہیں بھی لوگوں کو جمع کر کے اسلام اور قرآن کی باتیں بتاتے ہیں وہاں مخالف لوگ جمع ہو کر شور کرتے ہیں تاکہ لوگ ہماری باتیں نہ سنیں۔ اس طرح شور کر کے وہ غالب آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کسی ایک ملک یا ایک خطے کی بات نہیں ساری دنیا میں مخالفین نے غالب آنے کی غرض سے یہی طریق اپنا رکھا ہے۔

مباحثات کے لئے دعوت دیتے ہیں پھر جب جواب نہیں بن پڑتا تو اپنی خفت کو مٹانے کے لئے شور ڈال دیتے اور لوگوں کو مشتعل کر دیتے ہیں۔ بمبئی میں آندھرا پردیش میں یوپی میں مہاراشٹرا کے دیگر علاقوں میں تو میرے ساتھ مخالفین نے یہی رویہ اختیار کیا اور ایسا ہر جگہ ہوتا ہے غور کریں اور سوچیں کہ ما انا علیہ واصحابی کے نقشِ قدم پر کون ہے اور کفار کے نقشِ قدم پر کون ؟

۱۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تبلیغ اسلام کی غرض سے گئے تو طائف والوں نے آپکے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پھر آپ کے اصحاب جب تبلیغ کے لئے جاتے تھے تو کفار اُن کے ساتھ کیا سلوک کرتے تھے یہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ تبلیغ اسلام کرنے والوں کو پتھر مارے جاتے گالیاں دی جاتیں مارا جاتا حتیٰ کہ قتل تک کر دیا جاتا۔ اس کام کو کوئی ایک قبیلہ نہ کرتا بلکہ سب مل کر کرتے۔ کوئی ایک واقعہ بھی آپ تاریخ اسلام سے ایسا پیش نہیں کر سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے لئے کسی کو مارا ہو، کسی کا قتل کیا ہو، کسی کو گالی دی ہو، کسی کو پتھر مارے ہوں البتہ یہ کام آپ کے مخالف آپؐ اور آپ کے صحابہ کے ساتھ کرتے تھے۔ پس ضروری تھا کہ اس دورِ آخر میں ما انا علیہ واصحابی کے مصداق لوگوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوتا۔ کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں گذرتا کہ دنیا کے کسی نہ کسی

علاقہ میں جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ ویسا سلوک نہ کیا جاتا ہو جو آپؐ اور آپ کے صحابہ کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ ــــ ۸ر اپریل ۱۹۹۵ء کو مالیگاؤں مہاراشٹرا میں افرادِ جماعتِ احمدیہ کے ساتھ وہاں کے مسلمانوں نے مل کر کیا سلوک کیا اخبارییں اس کی شہادت دیتی ہیں کہ تبلیغ کرنے کے دوران پتھروں سے لاٹھیوں سے جوتوں سے لاتوں سے انہیں مارا گیا گالیاں دی گئیں اور پھر شہر بدر کرنے کی دھمکیوں کے ساتھ پولیس پر دباؤ ڈال کر شہر میں داخلہ پہ پابندی عائد کرادی۔ سوچو اور غور کرو کہ مارنے والوں کا کردار کن سے مشابہت رکھتا ہے اور مار کھانے والوں کا کردار کن سے، پھر ما انا علیہ واصحابی کے مصداق کون لوگ ٹھہرے ماریں کھانے والے یا پھر مارنے والے؟ تاریخ احمدیت میں کتنے ہی نام ایسے ہیں جو محض تبلیغ اسلام کے جرم میں اور امام مہدیؑ کے مصدّق ہونے کے جرم میں شہید کئے گئے۔ پس غور کریں اور بتائیں کہ شہادت پانے والے کون ٹھہرے اور شہید کرنے والے کون؟ آغازِ اسلام میں کون کس کو قتل کیا کرتا تھا؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا ؛ خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا ؛ صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلادی ؛ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(دُرِّ ثمین)

قرونِ اولیٰ اور قرونِ آخرین مشابہات کی کتنی ہی نشانیاں ہیں جو ما انا علیہ واصحابی کے نمونے کو واضح کرنے کے لئے پیش کی جا سکتی ہیں لیکن میں اس پر اکتفاء کرتا ہوں۔ صاف دل جو تقویٰ سے معمور ہوں اُن کے لئے اس قدر واقعات پر غور کرنا ہی کافی ہے۔ پس جماعت احمدیہ کی صداقت اور ما انا علیہ واصحابی کی مصداق جماعت احمدیہ میں

ایک رتی بھر بھی شک کی گنجائش باقی نہیں رہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

جب کھل گئی سچائی پھر اسکو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے
(درثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"پھر عقلمند کو ماننے میں کیا تامّل ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان تمام اُمور کو جو بیان کئے جاتے ہیں۔ یکجائی نظر سے دیکھے گا۔ اب مدّعا اور منشا اس بیان سے یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ اور اسکی تائید میں صدہا نشان اس نے ظاہر کئے ہیں۔ اس سے اسکی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہؓ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آجاوے۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ آخَرِینَ مِنْھُمْ میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں۔ اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں۔ فیج اعوج (ٹیڑھی فوج) کے دشمن ہوں۔ اسلام پر تین زمانے گزرے ہیں۔ ایک قرون ثلاثہ اسکے بعد فیج اعوج کا زمانہ جسکی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْھُمْ۔ یعنی وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں اور تیرا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ سے ملحق ہے بلکہ حقیقت میں یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ فیج اعوج کا ذکر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھی فرماتے تو بھی قرآن شریف ہمارے ہاتھ میں ہے اور آخَرِینَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی ہے جو صحابہ کے مشرب کے خلاف ہے اور واقعات بتا رہے ہیں کہ اس ہزار سال کے درمیان اسلام بہت ہی مشکلات اور مصائب

کالعدم نہ رہا ہے۔ معدودے چند کے سوا سب نے اسلام کو چھوڑ دیا اور بہت سے فرقے معتزلہ اور اباحتی وغیرہ پیدا ہو گئے ہیں۔

. . . . مگر اب خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک گروہ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہ کا گروہ کہلائے۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لئے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کَزَرْعٍ (کھیتی کی طرح) ہوگی۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۹۴، ۹۵)

پس وہ ناجی جماعت جس کے متعلق قرآن کریم وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ فرماتا ہے امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام کیساتھ تعلق رکھنے والا ہے اور یہی جماعت مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ کی مصداق ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ،

" وَاَقُوْلُ قَوْلًا عَجَبًا لَمْ یَسْمَعْهُ اَحَدٌ وَّمَا اَخْبَرَ بِهٖ مُخْبِرٌ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِیَّایَ وَ بِفَضْلِهٖ وَکَرَمِهٖ آنکہ بعد از ہزار و چند سال از زمان رحمت آں سردار علیہ وآلہ الصلوٰت والتحیات زمانے بر آید کہ حقیقتِ محمدی از مقام خود عروج فرماید و بمقام حقیقت کعبہ متحد گردد۔ و ایں زماں حقیقتِ محمدی حقیقتِ احمدی نام یابد و مظہر ذاتِ احد جل سلطانہٗ گردد۔"

(رسالہ مبدأ معاد صفحہ ۵۸)

یعنی میں ایک عجیب بات خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کے خبر دینے سے بتاتا ہوں جسے کسی نے نہیں سنا اور نہ آج تک کسی خبر دینے والے نے اس کے متعلق خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے ایک ہزار چند سال بعد ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ جب حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت کعبہ سے متحد ہو جائیگی (یعنی حقیقت محمدیت جو اپنے اندر جلالی رنگ رکھتی ہے حقیقت کعبہ سے متحد ہو جائے گی

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدنی زندگی جو جلالی رنگ رکھتی ہے سے مکی زندگی کی طرف جو جمالی رنگ رکھتی ہے کی طرف لوٹیں گے) اس وقت حقیقت محمدیؐ حقیقت احمدؐ کے نام موسوم ہو گی۔ اور احمدیت خدا کی صفت احد کا مظہر ہو گی۔

اس حوالہ سے اوّل بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ امّت محمدیہ میں ایک ایسا سلسلہ قائم ہو گا۔ جو احمدیت کے نام سے موسوم ہو گا۔ دوسری بات یہ کہ اس کا قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے ایک ہزار سال سے کچھ اوپر سال گزرنے کے بعد ہو گا تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ سلسلہ جمالی رنگ رکھتا ہو گا اور وہ سلسلہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی سے مشابہت رکھتا ہو گا۔ جماعت احمدیہ کا حال بالکل مکّی زندگی کے مشابہ ہے اسی بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

" اور اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اسم محمد جلالی نام تھا اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا۔ جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔

سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا۔ اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن

یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی۔ اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے تاکہ اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔ سو اے دوستو! آپ لوگوں کو یہ نام مبارک ہو۔ اور ہر ایک کو جو امن اور صلح کا طالب ہے۔ یہ فرقہ بشارت دیتا ہے۔ نبیوں کی کتابوں میں پہلے سے اس مبارک فرقہ کی خبر دی گئی ہے۔ اور اسکے ظہور کیلئے بہت سے اشارات ہیں۔ زیادہ کیا لکھا جائے۔ خدا اس نام میں برکت ڈالے خدا ایسا کرے کہ تمام رُوئے زمین کے مسلمان اسی مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں تاکہ انسانی خونریزیوں کا زہر بکلّی ان کے دلوں سے نکل جائے۔ اور وہ خدا کے ہو جائیں اور خدا ان کا ہو جائے اے قادر و کریم تو ایسا ہی کر، آمین،،

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۸)

پس اے حق کی تلاش کرنے والو! حق آگیا اور باطل بھاگ گیا باطل کا کام ہی بھاگنا ہے۔ میری ان باتوں پر غور کرو خدا سے دعا کرو کہ وہ رہنمائی عطا فرمائے تا آپ بھی ناجی جماعت میں شامل ہو کر ایک جماعت کہلا سکیں ایک امام کے تابع آسکیں اور ما انا علیہ واصحابی کی صف میں کھڑے ہو سکیں اور آپکی موت جاہلیت کی موت نہ ہو بلکہ اس دنیا میں ہی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے مصداق ٹھہریں۔ آمین۔ ثم آمین

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

وہابیہ دیوبندیہ عقائد والوں کی نسبت ۲۸۴ علماء اہلسنت والجماعت کا متفقہ فتویٰ
واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

IN THE NAME OF ALLAH — MOST GRACIOUS MOST MERCIFUL

THIS IS TO INFORM YOU THAT — — —

TABLIEG JAMAAT LEADERS HAVE BEEN BRANDED KAAFIER (UNBELIEVERS) BY 32 MAKKA AND MEDINA ULEMA

QUESTION . WHAT IS TABLIEG ?

ANSWER . Tablieg in the Islamic contex means TO DELIVER . To deliver the message of Islam to those people WHO HAVE NOT YET RECIEVED THE MESSAGE .Tablieg to what ALLAH mention in the holy quraan and how RASOOLOELLAH (S.A.W) AND THE SAHABAS went about propagating islam is correct. This present TABLIEGIE JAMAAT WHO CONDEMNS MOULOED AND WHO CALL US DOGS OF HELL when we STAND AND READ SALAAM on our HOLY PROPHET (S.A.W) IS not that of ALLAH AND HIS RASOOL BUT ENTIRELY A NEW SECT . This Tabliegie Jamaat was founded by Molvie Iljaas a follower of the "WAHABI SECT" who is from Deoband- India . This TABLIEGIE CULT invented by Molvie Iljaas is a SECT AWAY FROM THE TRUE BELIEFS OF ISLAM and is financed by the enemies of Islam .!!

QUESTION . WHY HAVE THE ULEMA OF MAKKA AND MEDINA BRANDED THE TABLIEG JAMAAT LEADERS AS KAAFIER ?

ANSWER . They have been branded KAAFIER for their KUFR corrupt beliefs expressed in their own books whom they so desperately defends... EXAMPLE .. They belief that if another prophet appears after the era of OUR HOLY PROPHET (S.A.W) that it still does not alter the finality of prophethood . The QUADIYANIS have used this corrupt belief of the Tabliegie Jamaat Leaders to defend their sect who was founded by MIRZA GHULAM AHMED QUADIYANI. This Sect has also been branded KAAFIER throughout the muslim world .

QUESTION . CAN YOU NAME ANYONE OF THE TABLIEGIE SECT WHO ADMITTED THESE BELIEFS ?

ANSWER . YES . "SADIEK" DESAI OF MALABAR PORT ELIZABETH ADMITTED THAT ALLAH CAN SPEAK LIES . in the Durban ST. Mosque Uitenhage on The 21 DEC.1981 10p.m. in the presence of more than 100 witnesses .

QUESTION . WERE ANY OF OUR LOCAL SHIEKHS PRESENT WHEN THIS SHOCKING STATEMENT WAS MADE?

ANSWER . YES Sheikh Aboebakar Mohamed Of Uitenhage was present when Desai and the Tabliegie Jamaat admitted and defended more then one corrupt belief.

QUESTION . DOES SHEIKH JAMIEL JARDIEN KNOW ABOUT THIS STATEMENTS MADE BY THESE TABLIEGE JAMAAT AND THE DESAI GROUP OF MALABAR in the Durban St. Mosque ?

ANSWER . YES HE IS AWARE OF THESE STATEMENTS MADE BY THEM .

QUESTION . IF THIS IS THE BELIEFS OF THIS DEOBANDI TABLIEGIE JAMAAT "WAHABI SECT" THAN WHY DONT OUR LEADERS OPENLY AND DIRECTLY EXPOSE THEM AND PREVENT INNOCENT MUSLIMS BEING CAUGHT IN THEIR TRAP ?

ANSWER . It could be that they may not have all the facts or that they may shield the truth for personal reasons and to please Tabliegie friends. THOSE WHO ARE SINCERE IN THE DIEN OF ISLAM WILL OPENLY CONDEMN THIS CORRUPT TABLIEGIE JAMAAT "WAHABI SECT" IRRESPECTIVE OF WHOM IT MAY HURT .It is STRICTLY FORBIDDEN by SHARIAT "islamic law" to allow them to use our mosque for any of their functions .

بسم اللہ الرحمن الرحیم
إن الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا لست منهم في شيء
اب تو ہی بتا
تیرا مسلمان
کدھر جائے!
ناشر
محمد سعید
خواجہ خضر
کتب خانہ

حضرات گرامی! جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ آج کل بریلوی حضرات اس پاکستان میں کیا کر رہے ہیں آپ ان کے عقیدے پڑھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی یا دیوبندی اور اہل حدیثوں کے پیچھے اور یہ لوگ کعبہ کے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تو ان کا حج کرنے کا کوئی فائدہ نہیں عقیدے ملاحظہ ہوں۔

عقیدہ نمبر ۱ بریلوی ملاں مفتی اعظم، جعلی غزالی اپنی کتاب تسکین الخواطر میں لکھتے ہیں کہ خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر کہنا کفر ہے اور بعض بریلوی ملاؤں نے اللہ تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے کا انکار کر دیا۔ اور بعضوں نے کفر کا فتویٰ دے دیا۔ تسکین الخواطر صـ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ قارئین کرام یہ ہے ان بریلوی ملاؤں کا ایمان۔ کیا یہ مسلمان کہلانے کے حق دار ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲ رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہند میں اپنا نام تبدیل کر کے غریب نواز رکھا ہوا ہے۔ جو خود خواجہ غریب نواز کی شکل میں مدفون ہے۔ العیاذ باللہ۔ اپنا اللہ تعالیٰ نے ہند میں نام رکھ لیا غریب نواز ۔ حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے ہمیں۔ بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ صفحہ ۵۵۔ قارئین کرام۔ اس قسم کے خبیث اور غلیظ اشعار کہنا کیا مسلمانوں کا کام ہوتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۳ بریلوی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ شرکیہ اعمال مت کرو لیکن ہم تو کبھی نہیں مانیں گے عجب ہی مشکل پڑے گی بس اپنے پیر صاحب کو پکاریں گے شرک کہا کریں کہنے والے کام نہیں ہم کو اُن سے ۔ جب پڑی مشکل ہی نے پکارا بابا شرف الدین۔ بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ صـ۵۶۔ یہی وہ شرکیہ اعمال ہیں جن کی وجہ سے اللہ نے فرمایا۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ۔ قارئین حضرات کیا یہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے وہ مسلمان نہیں ہو سکتے۔

عقیدہ نمبر ۴ رضاخانیوں نے ایک بزرگ کی طرف منسوب کرتے ہوئے شیخ عبدالقادر جیلانی کی یوں مدح سرائی ہے۔ ؎ در ہر دو کون عزت کے نیست دستگیر۔ دستم بگیر از کرم اے جان عاشقاں۔ یعنی دونوں جہانوں میں آپ کے سوا کوئی دستگیر نہیں ہے۔ میرا ہاتھ پکڑ لیجئے کہ عاشقوں کی جان ہیں۔ بحوالہ تذکرہ سیدنا غوث اعظم صـ۔ حضرات گرامی، یہ تو مشرکین کا عقیدہ تھا کہ غیر اللہ کو دستگیر سمجھنا۔ اسلام تو یہ ہے کہ خالق کائنات کے سوا کوئی دستگیر نہیں ہے۔

عقیدہ نمبر ۵ حضرت علی ہجویری لاہوری نے فرمایا کہ میرے نزدیک فقیر وہ ہے جس کا نہ دل ہو اور نہ اس کا خدا ہو۔ بحوالہ فوائد فریدیہ صـ۔ حضرات گرامی! آپ اس بات کو خود اپنی عقل سے سوچ سکتے ہو کہ جو خدا کو نہ مانے وہ کافر ہوتا ہے یا نہیں بریلوی ملاؤں نے نعوذ باللہ اللہ کے ولی علی ہجویری پر بھی بہتان لگا دیا۔ حقیقت ہے کہ ولیوں کے گستاخ یہی لوگ ہیں۔

عقیدہ نمبر ۶ بریلوی کا عقیدہ ہے کہ بزرگ خدائی کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ اصل عبارت یہ ہے حضرت احمد ناصر جامی نے فرمایا ہم خدا نے ذوالجلال اور پاک ذات ہیں۔ بحوالہ فوائد فریدیہ صـ۔ حضرات گرامی، اگر یہ خدائی کا دعویٰ کر سکتے ہیں تو یہ ملاں کیوں ایسا نہیں کرتے خدائی کا دعویٰ کیوں نہیں کرتے تاکہ فرعون کے جھنڈے تلے آجائیں۔

عقیدہ نمبر ۷ بریلویوں کے مذہب کے مطابق نعوذ باللہ اللہ تو مشرک ہے لیکن شیطان ملعون پکا موحد ہے چنانچہ رضاخانی ملاں احمد یار گجراتی اپنی تفسیر نور العرفان میں لکھتے ہیں شیطان لوگوں سے شرک کرتا ہے خود کبھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا موحد ہے۔ ایسا موحد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی حضرت آدم کو بھی سجدہ تحیہ نہ کیا۔ بحوالہ نور العرفان صـ۔ حضرات گرامی، یہ ہے بریلویت کی تعلیم کہ رب ذوالجلال کو مشرک کہو اور شیطان ملعون کو پکا موحد سمجھو یہ کفر نہیں تو اور کیا ہے۔

عقیدہ نمبر ۸ خدائے ذوالجلال کے ساتھ کشتی کھیلنا۔ ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور میں نے پچھاڑ دیا۔ بحوالہ فوائد فریدیہ صـ۔ لعنت ہو لعنت ہو ایسے پیروں پر جو خدا کو اپنے برابر جانتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۹ یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے تیرا اور سب کا خدا احمد رضا۔ بحوالہ نغمہ روح صـ۔ اگر ان کا خدا احمد رضا ہے تو یہ پکے مشرک ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۰ بریلوی کا فتویٰ کرکٹ میچ دیکھنے والوں کے بارے میں

چنانچہ لکھتے ہیں کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کرکٹ میچ دیکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مفتی محمد حسین گجراتی بحوالہ روزنامہ امروز جمرات ۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء

حضرات! ان تمام عبارات کو پڑھنے کے بعد فیصلہ کریں کہ یہ کس درجے کے مسلمان ہیں در اصل مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگانا اور شرک و بدعت کا کرنا ان کا آبائی تحفہ اور عطیہ ہے۔ کرکٹ کا میچ لاکھوں مسلمانوں نے دیکھا ہے۔ اس بریلوی ملاں نے سب پر دھڑک کفر کا فتویٰ لگا دیا ہے نہ اپنوں کا فکر کیا نہ غیروں کا۔ حضرات مندرجہ بالا عقائد کی طرح اور بھی بہت سارے ایسے گندے عقائد خدا اور رسول اور اولیاء کے بارے میں انہوں نے لکھے ہیں اگر معلومات حاصل کرنے ہوں تو اوپر ان کی جن کتابوں کا حوالہ دیا ہے ان میں ملاحظہ ہو۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ ہم کو شرک اور بدعات سے بچا کر اپنی توحید پر قائم رکھے اور ان کفریہ عقائد کو بھی اللہ ہدایت دے۔ آمین!

خادم اسلام **محمد سلیمان طارق سیالکوٹی**

منظور احمد صابر — عبدالرحمن قریشی

سلسلۂ اشاعت نمبر ۷۰

۹۲/۷۸۶

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

جلد ششم

مصنفہ

مجدد دین وملت

اعلحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ

بفیض

تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلحضرت

حضور مفتی اعظم علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفے رضا خان قادری نوری رضی اللہ تعالی عنہ

ناشر

رضا اکیڈمی بمبئی

۱۳۰، علی عمر اسٹریٹ، بمبئی ۳

اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد جب کوئی حیلہ نہ چلے گا تو کذاب خبیثوں کا پچھلا داؤ چلیں گے کہ خدا کی قسم ہم نے تو یہ باتیں نہ کہیں نہ ہماری کتابوں میں ہیں ہم پر افترا ہے ناواقف کے سامنے یہی چل کھیلتے ہیں واحد قہار جل وعلا فرماتا ہے، بیشک ضرور وہ کفر کا بول بولے اور اسلام کے بعد کافر ہوگئے یعنی ان کی قسموں کا اعتبار نہ کرو وانہم لا ایمان لہم ان پیشوایان کفر کی قسمیں کچھ نہیں، اتخذوا ایمانہم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ فلہم عذاب مہین، وہ اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں لاجرم ان کے لئے ذلیل وخوار کرنے والا عذاب ہے ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی تو بہت کم ایمان لاتے ہیں وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بیشک جو اللہ ورسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے دنیا وآخرت میں ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے طیار کر رکھا ذلت دینے والا عذاب، طوائف مذکورین وہابیہ ونیچریہ وقادیانیہ وغیر مقلدین ودیوبندیہ وچکڑالویہ خذلہم اللہ تعالٰی اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار مرتدین ہیں ان میں ایک آدھ اگرچہ کافر فقہی تھا اور صدہا کفر اس پر لازم تھے، جیسے نمبر۲ والا دہلوی مگر اب اتباع واذناب میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ من شک فی کفرہ فقد کفر جو ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور احادیث کہ سوال میں ذکر کیں بلاشبہ ان کے اگلے پچھلے تابع متبوع سب ان کے مصداق ہیں، یقیناً وہ سب بدعتی اور استحقاق ناری جہنمی اور جہنم کے کتے ہیں مگر انھیں خوارج وروافض کے مثل کہنا روافض وخوارج پر ظلم اور ان وہابیہ کی کسرشان خباثت ہے رافضیوں خارجیوں کی قصدی گستاخیاں صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ تعالٰی عنہم پر مقصور ہیں اور ان کی گستاخیوں کی اصل مطمح نظر حضرات انبیاء کرام اور خود حضور پرنور شافع یوم النشور ہیں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم، ببیں تفاوت رہ از کجاست تابکجا، ان تمام مقاصد اور ان سے بہت زائد کی تفصیل فقیر کے رسائل سل السیوف وکوکبہ شہابیہ وسبحان السبوح وفتاوی الحرمین وحسام الحرمین وتمہید ایمان وانباء المصطفٰی وخالص الاعتقاد وقصیدۃ الاستمداد اور اس کی شرح کشف ضلال دیوبندیہ وغیرہا کثیرہ شہیرہ حافلہ کافلہ شافیہ وافیہ قالعہ قامعہ میں ہے وللہ الحمد ان کے پیچھے اقتدا باطل محض ہے کما حققناہ فی النہی الاکید، ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے مگر عالم کو بغرض رد ان سے میل جول قطعی حرام ان سے سلام وکلام حرام انھیں پاس بٹھانا حرام ان کے پاس بیٹھنا حرام بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انھیں غسل وکفن دینا حرام ان کا جنازہ اٹھانا حرام ان پر نماز پڑھنا حرام انھیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام ان کی قبر پر جانا حرام انھیں ایصال ثواب کرنا حرام مثل نماز جنازہ کفر، قال اللہ تعالٰی واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین ○ اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آئے پر ان ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار، اور نہ میل کرو ظالموں کی طرف کہ تمھیں دوزخ کی آگ چھوئے گی، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم، ان سے دور بھاگو اور انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈالدیں، دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا لا تجالسوہم ولا تؤاکلوہم ولا تشاربوہم واذا مرضوا فلا تعودوہم

جیسا کہ مولوی سعید بنارسی کے رسالہ ہدایۃ المرتاب صفحہ۱۸ اور ان کے بیٹے ابوالقاسم بنارسی کے رسالہ "العرجون القدیم صفحہ۳ اور نیز دیگر علمائے غیر مقلدین کے رسائل سے ظاہر ہے، پس بموجب حدیث صحیح لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک کے یہ خود مشرک اور بے ایمان ہوئے یا نہیں،

نمبر۳ اور نیز اس میں کہ رافضی تبرائی کافر مرتد ہے یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب جواب سوال اول بلاشبہ طائفہ تالفہ غیر مقلدین گمراہ بددین اور بحکم فقہ کفار ومرتدین، جن پر بوجوہ کثیرہ لزوم کفر بین مبین، ہمارے رسائل الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیہ وسل السیوف الھندیہ علی کفریات بابا النجدیہ والنہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید وغیرہا میں اس کا بیان شافی ووافی۔ یہاں انھیں بعض وجوہ سے کلام کریں جن کی طرف سائل فاضل نے اشارہ کیا، وباللہ التوفیق،

ہفت روزہ
لیل و نہار
فتویٰ
جوابِ
فتویٰ

وحشیانہ سزائیں

صفحہ ۶۵ سے آگے

یا اور مسلمان کو سپی مانتے تھے تو محکمہ احتساب نے بھی
پنی کارگزاری شروع کر دی اس کا قیام ۱۵۷۵ء میں فرڈیننڈ
اور ازابیلا کے حکم سے ہوا تھا۔ یہودی اور عرب نو مسیحیوں
کو ہمیشہ شبہ کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ چنانچہ جس خاندان
میں شادی بیاہ کے ذریعہ عرب یا یہودی خون ہوتا اسے
سرکاری عہدوں سے محروم رکھا جاتا اور ایسے لوگوں کو مجبور
کیا جاتا تھا کہ مقدس محکمہ احتساب کو جاسوسوں اور ایجنٹوں
کے نام بتائیں۔

اس محکمہ احتساب کے ذریعہ ہزاروں اشخاص پر بدعت
کا الزام لگایا گیا اور دوسرے ملکوں کی طرح بہ کثرت بدعتی زندہ
جلا دیئے گئے۔

ہسپانوی اور پرتگالی مقبوضات کے باشندے بھی احتساب
کے مظالم سے بچے نہ تھے چنانچہ وہاں بھی احتساب کے شیطانی
پنجوں نے لاتعداد آدمیوں کو مختلف طریقوں سے اذیتیں
پہنچائیں اور موت کے گھاٹ اتارا۔ ان میں سوسیو ڈیلان
بھی ہے جو فرانسیسی تھا اور ہندوستان کے پرتگالی مقبوضہ
دمن میں بدعت کے جرم میں گرفتار رہا تھا اس نے ۱۶۸۸ء
میں اپنی دردناک داستان فرانسیسی زبان میں لکھی تھی اور انگریزی ترجمہ

HISTORY OF
INQUISITION IN GOA

۱۸۱۲ء میں شائع ہوا تھا جس کا اردو ترجمہ آئندہ شمارہ
میں شائع ہوگا۔

گھڑی کے خلاف فتویٰ

شیخوپورہ کی جماعت اہل حدیث کے ایک مولوی محمد حسین
صاحب نے فتویٰ صادر فرمایا ہے کہ:۔

تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے اذانیں دیں اور
نمازیں ادا کیں بہ حساب اوقات گھڑیوں پر توجہ کرکے اور ترک کیا سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ حساب کھا سایہ کا واسطے
اذان اور نماز کے روزانہ اور توڑا تعلق سنت سے براہ راست۔

پھر اسی سند فتویٰ سے ایک اور حکم جاری ہوا ہے کہ:۔

۔ اور وہ لوگ بھی ظالم ہو کر کافر ہوئے جنہوں نے مسجدوں
میں گھڑیاں لگا دیں۔ اور پھر مسجدوں پر رات اور دن کے گھنٹے
میں تانے لگا دیئے۔ اور وہ لوگ بھی شیطان کے تابع دکار ہو کر
کافر ہوئے جنہوں نے داڑھی مونڈی یا منڈوائی اور ظلم ہوئے

بحوالہ پیغام صلح
۱۷ مارچ ۱۹۴۰ء لاہور

قائد اعظم پر کفر کا فتویٰ

صفحہ ۱۳ سے آگے

سے توجہی، پیغمبر زمرہ کے سیدھے سادھے فرائض۔ وہ خاموش
تقویٰ کے سلسلے میں حسن عقیدت پر کاربند ہونا چاہیے ... گویا
جماعت میں مسٹر جناح نے ہر کافر و مسلم ہر مذہب و بے دین کے
ساتھ محبت رکھنا مسلمانوں پر قرآنی فرض بتا دیا ہے۔ اتنا ہی
نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ پر بھی افترا کیا کہ وہ بھی ہر مذہب و
ملت کے انسان کے ساتھ محبت ہے ...... مسٹر جناح کے اس
سارے پیغام کا خلاصہ بھی یہی ہوا کہ اسلام غلط و باطل ہے
اور سب دین اور مذاہب صحیح و درست ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ
آہ! کیا ستم شعاری ہے کہ دہریت پر اسلام کا پردہ ڈال کر
اس کی اشاعت کی جارہی ہے۔ اُف کیسی جفاکاری ہے کہ
تعلیمات اسلام کے شہد میں الحاد و بے دینی کا زہر ملا کر مسلمانوں
کے قلوب میں پیوست کیا جارہا ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

بحکم شریعت مسٹر جناح اپنے ان عقائد کفریہ
کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ اور جو شخص اس
کے ان کفروں پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اُسے
کافر نہ مانے یا اس کے کافر مرتد ہونے پر شک کرے یا اس کو
کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد شرعاً ہے اور
بے توبہ مرا تو مستحق لعنت ابدی ہے علام۔

فیض اور دوسرے شعراء کی منظومات کے ریکارڈ

فیض احمد فیض

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گراموفون کمپنی
آف پاکستان لمیٹڈ عنقریب ملک کے نامور شاعروں
کے کلام پر مبنی لانگ پلے ریکارڈ جاری کر رہی ہے۔
ان ریکارڈوں کے ایک رخ پر تقریباً آدھ گھنٹے کا
پروگرام ریکارڈ ہوتا ہے۔ اس سلسلے کے پہلے ریکارڈ
کے اول اور دوم رخ پر جناب فیض احمد فیض کی شاعرانہ
زندگی کے پہلے اور دوسرے دس سالہ دور کے منتخب
کلام ... بعد ازاں محمد
علی کا ... ، فریدہ خانم، فیروزہ
بیگم وغیرہ کی آوازوں میں سن سکیں گے۔ یہ ریکارڈ آئندہ
چند ہفتوں میں دستیاب ہو سکیں گے بالکل اسی طرح
کمپنی مذکور جناب فیض احمد فیض کی ساٹھ سالہ جشن
سالگرہ کے موقع (فروری ۱۹۷۱ء) پر ان کے تیسرے
اور چوتھے دس سالہ دور کے منتخب کلام کے ریکارڈ
بھی جاری کر رہی ہے۔ امید ہے کہ جناب فیض احمد فیض
کے معتقدین یہ ریکارڈ محفوظ کر سکیں گے۔

باب دوازدہم
۱۲

دیوبندی اپنے کو مسلمانوں سے ایک الگ فرقہ سمجھتے ہیں

کیونکہ وہ

دیوبندیہ عورتوں کا نکاح غیر دیوبندی مسلمانوں سے ناجائز کہتے ہیں

۱۔ دیوبندی مذہب کے امام رشید احمد گنگوہی کا وضاحتی بیان

سوال :- اگر کوئی شخص . . . . . . قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو۔ اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو۔ یا بدعتی مثال جواز عرس و سوم وغیرہ ہو۔ اور یہ جانتا ہو کہ یہ افعال اچھے ہیں تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے۔ یا نہیں؟ کیونکہ یہود و نصاریٰ سے جائز ہے تو ان سے کیوں ناجائز؟

الجواب :- جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعی فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے۔ ایسے سے نکاح کرنا دختر مسلمہ کا اس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے ربط ضبط کرنا حرام ہے۔ الخ

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۳۲ سطر ۲ تا ۲)

اگر خان صاحب (مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند (اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، محمد قاسم نانوتوی) . . . . واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔ جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقاید کفریہ معلوم کر لیے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

شہاب ثاقب مصنفہ مولوی حسین احمد . . . ناظم تعلیمات و تبلیغ دیوبند

(بسوہ خبقان دہلی ص ۔ سطر آخر)

دیوبندی مذہب

مصنفہ

مناظر اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی صاحب

خطیب اعظم چشتیاں شریف

ناشر

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ

لاہور

۱۳۹

تاریخ وعقائد

تصنیف

امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

عطاء الرحمن ثاقب
سیکرٹری حضرت علامہ شہیدؒ

شعبۂ نشر و اشاعت

المعهد الإسلامي السلفي

رچھا ۔ ضلع بریلی۔

"غیر مقلدین گمراہ، بددین اور بحکم فقہ کفار و مرتدین ہیں۔"[۴۲]

مزید:

"غیر مقلد اہل بدعت اور اہل نار ہیں۔ وہابیہ سے میل جول رکھنے والے سے بھی مناکحت ناجائز ہے۔ وہابی سے نکاح پڑھوایا تو تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم، وہابی مرتد کا نکاح نہ حیوان سے ہو سکتا ہے، نہ انسان سے، جس سے ہوگا زنائے خالص ہوگا۔"[۴۳]

وہابیوں سے میل جول کو حرام قرار دینے والے کا ہندوؤں کی نذر و نیاز کے متعلق فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں:

"ان سے سوال کیا گیا کہ ہندوؤں کی نذر و نیاز کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا ان کا کھانا پینا جائز ہے؟

"جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ہاں ان باتوں پر آدمی مشرک نہیں ہو جاتا۔"[۴۴]

ایک دوسری جگہ ہر قسم کی نذر لغیر اللہ کو مباح قرار دیا ہے۔[۴۵]

مگر سید نذیر حسین محدث دہلویؒ اور ان کے شاگردوں کو ملعون قرار دیتے ہیں۔

---

[۴۲] بالغ النور مندرج در فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۳

[۴۳] فتاویٰ رضویہ جلد ۵ ص ۵،۲،۷،۹۰،۱۳۷،۱۹۴ وغیرہ

[۴۴] ایضاً جلد ۱۰ ص ۲۱۰۔ کتاب الحظر والاباحۃ

[۴۵] ایضاً جلد ۱۰ ص ۲۱۵

ورقوں سے استنجا نہ کیا جائے۔ حروف کی تعظیم کی وجہ سے نہ کہ ان کتابوں کی۔ نیز اشرف علی کے عذاب اور کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔"[۱۰۸]

ایک اور بریلوی مصنف نے یوں گل افشانی کی ہے:

"دیوبندیوں کی کتابیں اس قابل ہیں کہ ان پر پیشاب کیا جائے۔ ان پر پیشاب کرنا، پیشاب کو مزید ناپاک کرنا ہے۔ اے اللہ! ہمیں دیوبندیوں یعنی شیطان کے بندوں سے پناہ میں رکھنا۔"[۱۰۹]

دیوبندی حضرات اور ان کے اکابرین کے متعلق بریلوی مکتب فکر کے کفریہ فتوے آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ اب ندوۃ العلماء کے متعلق ان کے ارشادات سنیے۔ جناب برکاتی نے حشمت علی صاحب سے تصدیق کروا کے اپنی کتاب تجانب اہل السنہ میں لکھا ہے:

"ندوۃ العلماء کو ماننے والے دھریے اور مرتد ہیں۔"[۱۱۰]

خود خاں صاحب بریلوی کا ارشاد ہے:

"ندوہ کھچڑی ہے۔ ندوہ تباہ کن کی شرکت مردود، اس میں صرف بدمذہب ہیں۔"[۱۱۱]

---

[۱۰۸] فتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص ۱۳۶

[۱۰۹] حاشیہ سبحان السبوح ص ۵،

[۱۱۰] تجانب ص ۹۰

[۱۱۱] ملفوظات بریلوی ص ۲۰۱

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ خلفاء کرام کی پسندیدہ کتاب

أشرف الطريقة في الشريعة والحقيقة

شریعت و طریقت

مجدد الملۃ حکیم الامۃ حضرۃ مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ

ترتیب : جناب مولانا محمد دین صاحب چشتی اشرفی مدظلہم

اپنی اصلاح کی فکر رکھنے والوں کے لیے ایک اہم دستور العمل
شریعت و طریقت سے متعلق حضرت حکیم الامت کی
مجددانہ تعلیمات پر مشتمل شاہکار کتاب

مرکزی ادارہ تبلیغ دینیات
جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

امتحانِ طالب بعنوانِ موحش

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو عورتیں حضرت سلیمانؑ کے پاس ایک بچہ کے حصول کیلئے مقدمہ لے گئی تھیں۔ سلیمانؑ نے فرمایا کہ چھری لاؤ میں چیر کر دونوں میں تقسیم کر دوں۔ چھوٹی عورت نے عرض کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے ایسا نہ کیجیے۔ (میں نے چھوڑا) یہ اسی کا ہے۔ پس آپ نے اس چھوٹی عورت ہی کو بچہ دے دیا۔ بخاری و مسلم و نسائی نے اس کو روایت کیا۔

بعض بزرگوں کی بعض مواقع ضرورت پر عادت ہوتی ہے کہ طالب کی ارادت و اعتقاد کا اس طریق پر امتحان کرتے ہیں کہ کوئی قول یا فعل ایسا کہتے اور کرتے ہیں جس کا ظاہر باطن کے خلاف ہوتا ہے۔ یعنی واقع میں تو وہ شریعت کے موافق ہوتا ہے اور ظاہر میں خلاف ہوتا ہے۔ جیسا شیخ صادق گنگوہیؒ نے ایک طالب کے سامنے کہہ دیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَادِق رَّسُوْلُ اللّٰهِ مقصود تو یہ تھا کہ رسول اللہ صادق ہیں۔ اور ظاہر میں شبہ ہوتا تھا کہ یہ خود مدعی رسالت ہیں۔ اگر طالب کم سمجھ ہوا تو بھاگ جاتا ہے اور اگر سمجھدار ہوا تو اس کو احتمال امتحان کا ہوتا ہے اور وہ دوسرے اقوال و افعال کو بھی دیکھتا ہے۔ اگر علامات سے کمال ثابت ہو تو ایسے امور کی اجمالاً یا تفصیلاً تاویل کر کے طلب میں ثابت رہتا ہے۔ یہ حدیث اس عادت کا ماخذ ہو سکتی ہے کہ باطن میں مقصود چیرنا نہ تھا۔ مگر غیر والدہ کے امتحان کے واسطے ایسا مادہ موحشہ ظاہر فرمایا۔

تیز مزاجی

مسند دیلمی میں حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تیزی (جو لطافتِ طبیعت کی وجہ سے ہو) صرف میری امت کے صلحاء و ابرار میں ہوتی ہے۔ اور اسی سند سے بایں لفظ بھی روایت ہے کہ کوئی شخص (ایسی مذکورہ) تیزی کا صاحب ہونے سے زیادہ شایاں نہیں بسبب عزت قرآن کے جو اس کے جوف میں ہے۔

بعض بزرگ زیادہ لطیف المزاج ہوتے ہیں اور اس لطافت کے سبب ان کو

لہ الکشف ص ۳۹۷، ۳۵۹، ۳۵۱۰، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۳۳، ۳۵۹۰

دے تو اس کی بابت آپ کی کیا رائے ہے؟ خواجہ قطب الاسلام نے زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ بہتر ہے کہ وہ نماز ترک کرے اپنے پیر کی بات کا جواب دے۔ کیونکہ یہ نفلوں کی نماز سے افضل ہے اور اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

اسی موقعہ کے مناسب آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نفل کی نماز میں مشغول تھا۔ شیخ معین الدین ادام اللہ برکاتہ نے مجھے آواز دی۔ میں نے فوراً نماز ترک کی اور لبیک کہا۔ آپ نے فرمایا۔ ادھر آؤ! جب میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے پوچھا۔ کہ تو کیا کر رہا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نفل ادا کر رہا تھا۔ آپ کی آواز سن کر نماز ترک کر دی۔ اور آپ کو جواب دیا۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا کام کیا ہے۔ کیونکہ یہ نفلوں کی نماز سے افضل ہے۔ اپنے پیر کے دینی کام میں معتقد ہونا بہت اچھا کام ہے۔

اسی موقعہ کے مناسب آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور بہت سے اہل صفا شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اور اولیاء اللہ کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ اسی اثناء میں ایک شخص باہر سے آیا۔ اور بیعت ہونے کی نیت سے خواجہ صاحب کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا۔ وہ بیٹھ گیا۔ اور اس نے عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں! شیخ صاحب اس وقت اپنی خاص حالت میں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں۔ وہ کہہ۔ اور بجا لا تب مرید کروں گا۔ اس نے عرض کی کہ جو آپ فرمادیں۔ میں بجالانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟ اس نے کہا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ آپ نے فرمایا۔ یوں کہو! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چشتی رَسُوْلُ اللّٰہِ اس نے اسی طرح کہا۔ خواجہ صاحبؒ نے اسے بیعت کر لیا۔ اور خلعت و نعمت دی۔ اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا۔ پھر اس شخص کو فرمایا کہ سن! میں نے تجھے جو کہا تھا کہ کلمہ اس طرح پڑھو! یہ صرف تیرا عقیدہ آزمانے کی خاطر کہا تھا۔ ورنہ میں کون ہوں؟ میں تو ایک ادنیٰ سا غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں۔ کلمہ اصل میں وہی ہے۔ لیکن میں نے صرف حال کی کمالیت کی وجہ سے یہ کلمہ تیری زبان سے کہلوایا تھا۔ چونکہ تو مرید ہونے کے

بہشت کا سارا کارخانہ دکھایا گیا۔ آپ ہر ایک محل کو دیکھ کر پوچھتے کہ یہ کس کا ہے۔ آخر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محل اور چاروں یاروں کے محلوں کے پاس پہنچے۔ تو کھڑے ہو کر کہا کہ ان محلوں سے بڑھ کر کوئی اور محل اچھا نہیں۔ پروردگارا یہ کس کے لئے ہیں؟ فرمایا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے چاروں یاروں کے محل ہیں۔ پس ادریس علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں مناجات کی۔ کہ کاش! ادریس امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا۔

بعد ازاں اسی موقعہ کے مناسب فرمایا کہ جب حضرت ادریس علیہ السلام کو بہشت میں لے جایا گیا۔ تو فرمان الٰہی ہوا کہ اے ادریس! تیری عبادت یہی ہے کہ تو ہمیشہ [illegible] میں رہے۔ اور ایک دم بھی میری یاد سے غافل نہ رہے۔

پھر حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو زبان مبارک سے فرمایا کہ جب آپ سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ تو اسی رات یہودیوں کے بتخانوں میں سارے بت سرنگوں ہو گئے۔ اور وہ بت پکار اٹھے لا الٰہ الا اللہ اسحٰق نبی اللہ بعد ازاں جب آپ بڑے ہوئے۔ اور رسالت کی چادر پہنی۔ تو ہمیشہ طاعت اور عبادت میں مشغول رہتے۔ کسی وقت بھی خوف خدا سے خالی نہ رہتے ہمیشہ ڈر کے مارے کانپتے رہتے چنانچہ قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ جب رات ہوتی۔ تو گلے میں زنجیر ڈال کر پیٹھ باندھ لیتے۔ اور ساری رات اسی طرح بسر کرتے۔ اور دن کو تبلیغ رسالت کا کام کرتے۔ چنانچہ آپ کی ساری عمر اسی طرح بسر ہوئی۔ آپ کو معجزہ صرف یہ ملا۔ کہ آپ کی نسل سے ستر پیغمبر مرسل پیدا ہوئے۔ اور بنی اسرائیل کے صاحب ملت بنے

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ آپ سے عبادت کے وظیفہ میں ناغہ ہو گیا۔ اس غفلت کی ندامت سے ستر سال اس طرح روتے کہ رخساروں کا گوشت و پوست گل گیا جب سجدہ کرتے۔ تو بسا اوقات سال بھر یا کم و بیش سجدے میں رہتے۔ جب آپ سے پوچھا گیا۔ کہ آپ اس قدر کیوں روتے ہیں؟ تو فرمایا کہ مسلمانو! میں ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن مجھے میرے والد بزرگوار حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے روبرو کھڑا کر کے یہ نہ کہیں کہ تیرا بیٹا یہ تھا کہ جس سے عبادت کے وظیفے میں ناغہ ہوا۔ اس وقت میں انبیاء کو کیا منہ دکھاؤں گا۔

ھجاھم حسان فشفی واستشفی حدیث قدسی

حسان نے کافروں کی برائیاں بیان کیں تو مسلمانوں کو اس نے شفا دی اور اپنے آپ بھی شفا حاصل کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قادیانی فتنہ کیا ہے؟

بفیض

حضور مفتی اعظم شاہ محمد مصطفیٰ رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصنف

علامہ ارشد القادری

شائع کردہ

رضا اکیڈمی شاخ مالیگاؤں

۸۲۵، اسلامپورہ، مالیگاؤں ۴۲۳۲۰۳ مہاراشٹر

ہیڈ آفس۔ ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ، بمبئی ۳

یعنی اعلحضرت بریلوی نے اپنے فتوے میں وہی اقوال پیش کیے جو تحذیرالناس میں درج تھے اور جن کا ذکر گذر چکا۔

یہاں تک تو بات مکمل ہو چکی مگر تحذیرالناس کے حامی بڑے ڈھرلے سے یہ بات پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھیے فلاں فلاں جگہ مولانا نانوتوی نے عقیدۂ ختم نبوت امت مسلمہ کے مطابق پیش کیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کیا ہے لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دفعہ کا انکار سینکڑوں دفعہ کے اقرار پر پانی پھیر دیتا ہے۔ کوئی شخص اپنی کسی کتاب میں ہزار جگہ خدا کے معبود برحق ہونے کی گواہی دے اور محض ایک جگہ انکار کر دے تو کیا پھر بھی کوئی اسے مسلمان کہہ سکتا ہے؟ ۹۹ قطرہ گلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑ جائے سب پیشاب ہو جائے گا۔

اب خیر میں بغیر کسی تمہید کے ہم آپ کی غیرت ایمانی کو آواز دیں گے کہ محض اللہ و رسول کی خوشنودی اور اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے آپ خود فیصلہ کریں کہ قادیانی کو جس جرم کی بنا پر خارج از اسلام قرار دیا گیا اس جرم کا ارتکاب سب سے پہلے مولوی قاسم دیوبندی نے کیا پھر کیا وجہ ہے کہ بانی دیوبند اور دیوبند کیلئے آپ اپنے دلوں میں نرم گوشہ لیے بیٹھے ہیں؟

یقیناً اگر آپ اپنی عاقبت کی ذرا بھی فکر رکھتے ہیں تو بغیر کسی چوں و چرا کے قادیانیوں کی طرح دیوبندیوں سے بھی منہ موڑ کر خود کو اہلسنت و جماعت کا ایک سچا پیروکار ثابت کریں گے اس لیے کہ یہی وہ واحد جماعت ہے کہ جس نے جہاں مرزائے قادیانی کو گمراہ قرار دیا وہیں بغیر کسی ڈر کے مولوی محمد قاسم نانوتوی پر بھی شریعت مصطفےٰ کا حکم نافذ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں زید و عمرو کی حمایت سے بچائے اور قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حسب فرمائش	ملنے کے پتے
شیخ عبدالمجید حاجی شیخ امام بکھار والے	سنی بک ڈپو ۔ محمد علی روڈ ۔ مالیگاؤں
حاجی عارف حاجی احمد	مکتبۂ رضویہ ۔ نیو بس اسٹینڈ کے سامنے
شیخ خلیل حاجی شیخ حسن مرحوم	مکتبۂ عزیزیہ ۔ نزد نورانی مسجد ۔ نیا پورہ
رئیس احمد صغیر احمد ہوٹل والے	زینت میڈیکل اسٹورس ۔ سلیم نگر
انصاری شکیل احمد محمد مشتاق رضوی	محمد مسعود احمد ۔ ٹیشن چوک ۔ نزد جامعۃ الصالحات
محمد ظہیر اشرفی	محمد حنیف اناج والے ۔ فتح میدان مالیگاؤں
حاجی عبدالوکیل رضوی	عالم خان مٹی والے ۔ نزد مددبابا مسجد ۔ اسلامپورہ
اور اراکین رضا اکیڈمی ، مالیگاؤں	یادگار ملک سینٹر ۔ اسلامپورہ ۔ الصفا روڈ

پرنٹ ٹایپ اینڈ سٹرینز بمبئی ۸

اس پر آپ نے فرمایا۔

"بے شک تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ معمولی لوگوں پر حد جاری کرتے تھے اور معززین کو چھوڑ دیتے تھے اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ ایسا کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ [۱۱۷]

اس فکر انگیز ارشاد رسول کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قوموں کی ادبار و ہلاکت کا ایک اہم سبب عوام پر حد جاری کرنا اور خواص کے ساتھ رعایت کرنا بھی ہے۔ اور اسلام کا قانون اس قدر بے لاگ ہے کہ اس میں جگر گوشہ رسول کے لئے بھی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔

ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ غلام احمد قادیانی اور اسکے متبعین کو کافر اور خارج از اسلام قرار دے کر ہم نے کس حد تک دین کے تقاضے کی تکمیل کی۔ وہ گمراہ نظریات جن کی بنا پر غلام احمد قادیانی نے قسمت آزمائی کی تھی کیا وہ صوفی حلقوں میں رچے بسے نہیں ہیں۔ کیا وہ تصوف جس کی بنا پر غلام احمد قادیانی کو معتوب کیا جارہا ہے اس کو ہمارے مسلمان بھائی عین دین سمجھ کر سینے سے لگائے ہوئے نہیں ہیں۔ جب یہ سب کچھ ہے تصوف عین دین ہے اور سارے ہی صوفیاء عقیدتوں اور سرافگندیوں کے مستحق ہیں تو پھر

قادیانی ہی کافر کیوں۔؟

اقول قولی ھذا وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

Ph. 01872-20749
Fax. 01872-20105

IN THE NAME OF ALLAH, THE BENIFICENT, THE MERCIFUL

NAZARAT NASHR-O-ISHAAT

(Secretary for Publication)
SADR ANJUMAN AHMADIYA
QADIAN-143516 (PUNJAB) INDIA

Ref No. 311 Dated 6-2-96

بخدمت مکرم مولوی محمد عمران صاحب [illegible] مبلغ سلسلہ بمبئی ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

خدا کرے آپ مع احباب جماعت بخیریت ہوں ۔ آمین ۔

آپ کی چٹھی نمبر 80/13.1.96 بابت اشاعت مسودہ ملی ۔

آپ کی نئی وضاحت کی روشنی میں "شادی کو آسان بنائیں" کے عنوان سے کتاب شائع کرنے کی اجازت آپکو دی جاتی ہے ۔
اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔

والسلام
خاکسار

نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان

مزید معلومات کے لئے

رابطہ کریں

ظفر اینڈ سنز، محلہ احمدیہ قادیان

ضلع گورداسپور، پنجاب، انڈیا۔ پن ۱۴۳۵۱۶

۱۔ احمدیہ مسلم مشن

۱۷۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ روڈ

بمبئی ۴۰۰۰۰۸

۲۔ نظارت دعوت و تبلیغ

قادیان

ضلع گورداسپور

پنجاب۔ ۱۴۳۵۱۶